اسلامی قوانین کا شہرۂ آفاق اور مایۂ ناز مجموعہ

٦

فتاویٰ عالمگیریہ

تالیف

[illegible]

اہتمام

سلطان ابوالمظفر محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ

نگرانی

الشیخ نظام الدین برہانپوری رحمۃ اللہ علیہ صدر مجلس علما

معاونِ نظرِ ثانی

حضرت شاہ عبدالرحیم والد حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہما اللہ

عربی متن مع اردو ترجمہ نمبروار احکام کے ساتھ

پیشکش: مجلس منتظمہ اشاعتِ فتاویٰ عالمگیریہ

فتاویٰ عالمگیریہ مترجم

اُردو مع عربی نمبر وار احکام کے ساتھ

مترجم ——————— حضرت مولٰنا ابو السعید محمد صادق بن حافظ قادری

نظر ثانی ——————— اراکین مجلس منتظمہ و ممتاز علماء کرام و مفتیان عظام

کتابت ——————— خوشنویس راجہ غلام رسول صاحب بھوتہ شریف، ضلع گجرات

کاغذ ——————— اعلیٰ سفید

طباعت ——————— عکسی

تاریخ اشاعت ——————— رجب المرجب ۱۴۰۴ھ بمطابق اپریل ۱۹۸۴ء

مطبع ——————— المکتبۃ پریس، شارع فاطمہ جناح، لاہور

ناشر ——————— ناظم مجلس منتظمہ اشاعت فتاویٰ عالمگیریہ

طبع شدہ کی قیمتیں علاوہ محصول ڈاک

(جلد ۱) طہارت کی بحث، عنوانات ۹۵، احکام ۱۳۲۶، قیمت ۳۰.۰۰ (جلد ۲) نماز کی بحث، عنوانات ۱۳۳، احکام ۲۶۱۹، قیمت ۷۰.۰۰

(جلد ۳) زکوٰۃ کی بحث، " ۳۲، " ۵۲۱، " ۱۷.۰۰ (جلد ۴) روزہ کی بحث، " ۲۹، " ۵۱۰، " ۱۷.۰۰

(جلد ۵) حج کی بحث، " ۴۳، " ۱۰۱۹، " ۵۰.۰۰ (جلد ۱۶) حدود کی بحث، " ۲۰، " ۸۵۵، " ۳۸.۰۰

(جلد ۱۳) احکام المرتدین، " ۱۳، " ۳۹۰، " ۳۰.۰۰ (جلد ۵۵) جنایات یعنی قصاص و دیت کی بحث " ۱۹، " ۹۸۸، " ۴۶.۰۰

(۴۸) ذکر مصحف اور مسجد وغیرہ کے احکام ۲، " ۱۹۵، " ۱۲.۰۰ (۴۸) نذر، کھانے اور قبروں کی زیارت وغیرہ کے احکام ۱۳، ۴۴۴، " ۲۶.۰۰

(۶) نکاح، محرمات، ولی اور کفو کے احکام، عنوانات ۳۰، احکام ۵۰۷ (علمی شاہکار) تعارفی و سوانحی کتاب مجلد ——————— ۲۲.۰۰

مذکورہ کتب کا ایک سیٹ، عنوانات ۴۱۷، احکام ۹۲۹۴، قیمت ۴۰۶.۰۰ روپے

سکولوں اور کالجوں کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ

محکمہ تعلیم سے منظور شدہ بموجب چٹھی نمبر 71-10-2 / 2-GM/97009/96904 - ایجوکیشن ڈائریکٹر ریجن راولپنڈی پنجاب

" " " " 71-4-13/A.P.S.C/2-M/28386/28056 - ڈائریکٹر محکمہ تعلیم صوبہ سرحد

" " " " 71-7-14/1974/19650/8-11/E/F.P.U.B - ایجوکیشن ڈائریکٹر ریجن کراچی

" " " " 72-12-13/33145/33035/ - ناظم تعلیمات حکومت آزاد کشمیر مظفر آباد

العارض:- مولینا قربان حسین کمال آباد راولپنڈی معاون ناظم نشر و اشاعت مجلس منتظمہ اشاعت فتاویٰ عالمگیریہ، سہگل آباد ضلع جہلم

ملنے کا پتہ:- مولٰنا محمد صادق صاحب ناظم مجلس منتظمہ اشاعت فتاویٰ عالمگیریہ سہگل آباد۔ ضلع جہلم۔ پاکستان

فتاویٰ عالمگیریہ مترجم (عربی متن مع اردو ترجمہ نمبروار احکام) کے تہائی اشاعت پر

اہل علم حضرات کے ۳۰۰ سے زائد تبصروں کا خلاصہ

سلطنت مغلیہ کے درویش صفت سلطان، حافظ قرآن، عالم دین۔ محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر رح نے اپنے دور میں شیخ نظام الدین برہانپوری رح کی زیر نگرانی اور علماء ربانی کی عظیم جماعت کی وساطت سے مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی ضرورت کے پیش نظر فقہ اسلامی کی ترتیب کا جو سنہری کارنامہ

فتاویٰ عالمگیریہ

کے نام سے سرانجام دیا ہے وہ زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی اور اسلام کے تفصیلی احکام کا ایسا بے نظیر مجموعہ ہے جس سے امت محمدیہ ہر دور میں رہنمائی حاصل کر سکتی ہے اسلامی احکام کا یہ شہرہ آفاق مجموعہ فقہ حنفی کا ایسا جامع، معتمد اور مستند فتاویٰ ہے کہ اس کا نام آتے ہی سب قیل و قال دھری رہ جاتی ہے۔

اس فتاویٰ کے متعلق ایک عرصہ سے یہ ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی کہ اس کا ترجمہ موجودہ سلیس اردو میں عمدہ طباعت کے ساتھ ہو۔ اللہ تعالیٰ عز برہانہ نے اس اہم اور مہتم بالشان کام کے لئے مجلس منتظمہ اشاعتِ فتاویٰ عالمگیریہ کو اپنے خصوصی فضل و کرم سے اس گرانمایہ خدمت کے آغاز کی توفیق عطا فرمائی۔ مجلس کے ناظم فاضل عالم محقق حضرت مولانا ابو السعید محمد صادق بن حافظ قادری رح نے دینی جذبہ کے عزم کے ساتھ کافی محنت، تندہی اور سعی سے اس عظیم کام کو شروع کیا ہے۔

انہوں نے دین کے انمول موتیوں کو نکھار نکھار کر پیش کرنے اور اس کی افادیت عام کرنے کے لئے ایک طرف عربی عبارت اور دوسری طرف سلیس اردو میں ترجمہ پیش کیا ہے۔ نمبروار عنوانات اور باحوالہ شقیں سونے پر سہاگہ ہیں۔ ترجمہ محتاط انداز میں اور عام فہم ہے۔ اور اردو ایسی شگفتہ ہے کہ یہ ترجمہ ایک علیحدہ کتاب میں بھی مفید ہو سکتا ہے۔ عربی اور اردو یکجا ہونے سے ائمہ مساجد اور اردو دان بھی ارباب ذوق فقہ کے تفصیلی مسائل خود معلوم کر سکتے ہیں۔ اور یہ کتاب تمام مسلمانوں کے لئے ہر لحاظ سے مفید ہے۔

اس اشاعت میں کاغذ اعلیٰ سفید، دیدہ زیب ٹائیٹل اور طباعت آفسٹ ہے۔ اور بایں ہمہ اس حسین و جمیل مرقع کی قیمت بھی مناسب رکھی گئی ہے۔

اس فتاویٰ کی ہمہ گیر مقبولیت تو پہلے ہی بین الاقوامی ہے اور اب مذکورہ خصوصیات کے ساتھ منظر عام پر آنے سے اس کی افادیت بھی عام ہو گئی ہے ہمیں امید ہے کہ اس نادر تحفہ سے ہزاروں، لاکھوں مسلمان فائدہ اٹھائیں گے ہمارے تعلیمی ادارے اور لائبریریاں مستفید ہوں گی۔ اور یہ اشاعت پاکستان کی جدید اسلامی مملکت کیلئے دلیل راہ ثابت ہوگی۔

مجلس منتظمہ اشاعتِ فتاویٰ عالمگیریہ کا یہ کام ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ یہ کوشش دنیائے علم اور دنیائے اسلام کی عظیم خدمت ہے۔ اس کی یہ محنت پوری قوم کے شکریہ اور حوصلہ افزائی کی مستحق ہے۔ اور یہ کوشش سعی مشکور کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ مترجم کو ہمت، فرصت، صحت اور اسباب بخشے۔ مجلس منتظمہ کو توفیق اور ذرائع مہیا کرے۔ اور جملہ رفقاء و معاونین کے لئے اس دینی خدمت کے صدقہ جاریہ کو شرفِ قبولیت عطا فرما کر سب کے لئے سعادت دارین کا ذریعہ بنا دے۔ آمین!

ناظم نشر و اشاعت مجلس منتظمہ اشاعت فتاویٰ عالمگیریہ

سہگل آباد، ضلع جہلم مغربی پاکستان

وتمت کلمت ربک صدقا وعدلا

مجلس منتظمہ اشاعت فتاوی عالمگیریہ

فہرست فتاوی عالمگیری مترجم، حامل المتن، جلد ۶، کتاب النکاح

(ابواب ۱ تا ۵)

جس میں نکاح کی شرعی تفسیر، اس کی صفت، رکن، شرطیں اور احکام، جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتاہے اور جن سے نہیں، عقد نکاح کے لئے محرمات کے احکام، محرمات بالنسب، محرمات بالصہریت، محرمات بالرضاع، محرمات بالجمع جس میں اجنبیات کا جمع کرنا اور ذوات الارحام کا جمع کرنا، آزاد عورت پر یا اس کے ساتھ، باندیوں سے نکاح کرنا، وہ محرمات جن سے غیر کا حق متعلق ہو، محرمات بالشرک، محرمات بالملک، محرمات بالطلاق، ولی قرار پانے والوں، اور کفو قرار پانے والوں کے احکام کا بیان ہے۔

دفعات ۳۳۱ تا ۳۵۰، عنوانات ۲۰، تعداد شق ۵۰۷

دفعات نمبر	عنوانات عربی	عنوانات اردو	تعداد شق	صفحہ نمبر
	المجلد السادس، کتاب النکاح	چھٹی جلد، نکاح کی بحث		
	ابواب ۱۱، دفعات ۳۳۱ تا ۳۷۳	عنوانات - ۴۳		
	الباب الاول فی تفسیرہ شرعا وصفتہ ورکنہ وشرطہ وحکمہ	پہلا باب، نکاح کی شرعی تفسیر، اس کی صفت، رکن، شرط اور حکم		
	دفعات ۳۳۱ تا ۳۳۵	عنوانات - ۵	۷۷	
۳۳۱	تفسیر النکاح	نکاح کی تفسیر	۱	۹
۳۳۲	صفۃ النکاح	نکاح کی صفت	۱	۱۱
۳۳۳	رکن النکاح	نکاح کا رکن	۲	۱۱
۳۳۴	شروط النکاح	نکاح کی شرطیں	۶۳	۱۱
۳۳۵	احکام النکاح	نکاح کے احکام	۱۰	۲۹
	الباب الثانی فیما ینعقد بہ النکاح وما لا ینعقد بہ	دوسرا باب، جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتاہے اور جن سے نہیں		
	دفعات ۳۳۶ تا ۳۳۶	عنوان - ۱	۵۷	
۳۳۶	ما ینعقد بہ النکاح و ما لا	جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتاہے اور جن سے نہیں	۵۷	۳۳
	الباب الثالث فی بیان المحرمات	تیسرا باب، عقد نکاح کے لئے محرمات کے احکام کا بیان		
	دفعات ۳۳۷ تا ۳۴۸	عنوانات - ۱۲	۱۸۱	[illegible]

دفعات نمبر	عنوانات عربی	عنوانات اردو	تعداد شق	صفحہ نمبر
۳۳۷	القسم الاول المحرمات بالنسب	محرمات میں سے پہلی قسم، محرمات بالنسب	۷	۵۱
۳۳۸	القسم الثانی المحرمات بالصهرية	محرمات میں سے دوسری قسم، محرمات بالصہریت	۵۷	۵۳
۳۳۹	ومایتصل بذلک مسائل	مذکورہ سے ملتے جلتے مسائل	۱۹	۶۵
۳۴۰	القسم الثالث المحرمات بالرضاع	محرمات میں سے تیسری قسم، محرمات بالرضاع	۱	۷۱
	القسم الرابع المحرمات بالجمع	محرمات میں سے چوتھی قسم محرمات بالجمع		
۳۴۱	الجمع بین الاجنبیات	اجنبیات کا جمع کرنا	۱۲	۷۳
۳۴۲	الجمع بین ذوات الارحام	ذوات الارحام کا جمع کرنا	۲۵	۷۵
۳۴۳	القسم الخامس الاماء المنكوحة علی الحرة اومعها	محرمات میں سے پانچویں قسم آزاد عورت پر یا اسکے ساتھ باندیوں سے نکاح کرنا	۷	۸۵
۳۴۴	القسم السادس المحرمات التی یتعلق بها حق الغیر	محرمات میں سے چھٹی قسم وہ محرمات ہیں جن سے غیر کا حق متعلق ہو	۱۱	۸۵
۳۴۵	القسم السابع المحرمات بالشرک	محرمات میں سے ساتویں قسم محرمات بالشرک	۲۳	۸۹
۳۴۶	القسم الثامن المحرمات بالملک	محرمات میں سے آٹھویں قسم محرمات بالملک	۵	۹۵
۳۴۷	القسم التاسع المحرمات بالطلقات	محرمات میں سے نویں قسم محرمات بالطلاق	۲	۹۵
۳۴۸	ومایتصل بذلك مسائل	مذکورہ سے ملتے جلتے مسائل	۱۲	۹۷
	الباب الرابع فی الاولیاء	چوتھا باب، ولی قرار پانے والوں کے احکام،		
	دفعات ۳۴۹ تا ۳۴۹	عنوان - ۱	۱۲۰	
۳۴۹	الاولیاء	ولی قرار پانے والے	۱۲۰	۱۰۱
	الباب الخامس فی الاکفاء	پانچواں باب، کفو قرار پانے والوں کے احکام		
	دفعات ۳۵۰ تا ۳۵۰،	عنوان - ۱	۷۲	
۳۵۰	الاکفاء،	کفو قرار پانے والے	۷۲	
	حرف آخر			۱۶۸

دفعات و شق نمبر	الباب الاوّل فی تفسیرہ شرعا وصفتہ ورکنہ وشرطہ وحکمہ	تفسیر النکاح	حوالہ

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسّلام علے سیدنا محمد سید المرسلین علے آلہ واصحابہ وعلے عباد اللہ الصالحین اجمعین، آمین

الجلد السادس، کتاب النکاح

ابواب ١١، دفعات ٣٣١ تا ٣٧٣، عنوانات ٤٣

الباب الاوّل فی تفسیرہ شرعا وصفتہ ورکنہ وشرطہ وحکمہ

دفعات ٣٣١ تا ٣٣٥، عنوانات ٥، تعداد شق ٧

٣٣١ تفسیر النکاح

تعداد شق ١

١	(اما تفسیرہ) فھو عقد یرد علے ملک المتعۃ قصدا	کذا فی الکنز

١ حکم نمبر ١/١٠٨٢، ١/١٠٨٦ کے ابواب کے حواشی ملاحظہ ہوں۔ نیز کتاب النکاح کے یہ ابواب جن میں نکاح کی شرعی تفسیر، صفت، رکن، شرط، حکم، جن (الفاظ وغیرہ) سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اور جن سے منعقد نہیں قرار پاتا، کن عورتوں سے نکاح حرام ہے، نکاح کردینے کے لئے ولایت کا حق کسے ہے اور نکاح میں کفو قرار پانے کے احکام کا بیان ہے یہ بطور انتخاب ہیں جو کہ فتاوی عالمگیری، عربی کی بحث ٦ کتاب النکاح کے باب ١ تا ٥ سے متعلق ہیں اور اردو مع عربی کی اس اشاعت میں بطور جلد ٦ اشاعت پذیر ہیں (مترجم) ٢ یعنی معاہدہ نکاح، عورت سے قصداً حصول تمتع کی ملکیت کے لئے کیا جاتا ہے جس سے مرد اور عورت کا تعلق خاص جائز، اولاد کی نسب صحیح، باہمی حقوق و فرائض لازم اور متعلقہ اثرات مرتب قرار پاتے ہیں۔ اور قصداً کی قید سے ملکیت مثلاً باندی کا مالک ہونے کی بنا پر حصولِ تمتع کی ضمنی ملکیت، نکاح کی بحث سے خارج قرار پاتی ہے۔ اور درمختار ردالمحتار میں ہے کہ ایمان کی طرح نکاح کی مشروعیت عہد آدم علیہ السلام سے لیکر آخری شریعت تک حتی کہ جنت میں بھی کسی نہ کسی صورت میں باقی رکھی گئی ہے۔ معاہدہ نکاح، دینی و دنیوی ۱۲

دفعات و شق نمبر	پہلا باب، نکاح کی شرعی تفسیر، صفت، رکن، شرط اور حکم کے احکام — نکاح کی تفسیر کا بیان	حوالہ

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا

اور تیرے رب کی بات سچائی اور انصاف میں پوری ہے

مجلس منتظر اشاعت فتاویٰ عالمگیریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

سب تعریفیں اللہ تعالٰے کے لئے ہیں جو سب جہانوں کا رب ہے اور درود و سلام ہمارے سردار حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلّم پر، اُن کی آل پر، اِن کے اصحاب پر اور اللہ تعالٰے کے نیک بندوں پر، سب پر ہو۔ آمین۔

چھٹی جلد، نکاح کی بحث

ابواب ۱۱، دفعات ۳۳۱ تا ۳۷۳، عنوانات ۴۳

پہلا باب، نکاح کی شرعی تفسیر، اِسکی صفت، رکن، شرط اور حکم [1]

دفعات ۳۳۱ تا ۳۳۵، عنوانات ۵، تعداد شق ۷۷

۳۳۱ نکاح کی تفسیر

اور اس میں ۱ شق ہے

۱ نکاح کی تفسیر یہ ہے کہ (شریعت میں) نکاح ایک ایسا عقد (یعنی معاہدہ) ہے جو قصداً ملک متعہ پر وارد ہوتا ہے [2] — کنز

سے فوائد و مصالح کا حامل ہے۔ اسلامی شریعت میں اسکی ترغیب دی گئی ہے یہ ایک طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہونے کی بنا پر موجبِ ثواب قرار پاکر عبادات میں شامل ہے اور دوسری طرف زوجین میں ایک خاص قسم کے تعلق سے عائد شدہ حقوق و فرائض اور اثرات کی بنا پر معاملات میں شامل ہے۔ اسکی یہ حیثیت ذوجہتین ہے اور اسی لئے نکاح کی بحث، ارکانِ اسلام میں عبادات خالصہ یعنی طہارت و نماز، زکوٰۃ، روزہ، اور حج کی مباحث کے بعد اور (مذکورہ) بعض ترجیحات کی بنا پر، دیگر معاملات کی مباحث سے پہلے ہے اور لکھا ہے جس عورت سے عقد نکاح میں مانع شرعی نہ ہو اس سے عقدِ نکاح کی بنا پر، مرد کے لئے حصولِ تمتع حلال ہے الخ مفہوم فی الجملہ ملخصاً ماخوذ از درمختار ورد المحتار مطبوعہ المکتبہ الماجدیہ کوئٹہ ج ۲ ص ۲۸۰، ص ۲۸۱۔ حکم نمبر ۳۲۵ اور ۴۲/۳۴۹ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات وشق نمبر	الباب الاوّل فی تفسیرہ شرعا وصفتہ ورکنہ وشرطہ وحکمہ — صفۃ النکاح و رکنہ وشروطہ	حوالہ
۳۳۲	**صفۃ النکاح** تعداد شق ۱	
۱	(واما صفتہ) فھو انہ فی حالۃ الاعتدال سنۃ مؤکدۃ وحالۃ التوقان واجب وحالۃ خوف الجور مکروہ	کذا فی الاختیار شرح المختار
۳۳۳	**رُکن النکاح** تعداد شق ۲	
۱	(واما رکنہ) فالایجاب والقبول	کذا فی الکافی
۲	والایجاب ما یتلفظ بہ اولا من ایّ جانب کان والقبول جوابہ	ھکذا فی العنایۃ
۳۳۴	**شروط النکاح** تعداد شق ۶۳	
۱	(واما شروطہ) فمنھا العقل والبلوغ والحریۃ فی العاقد الا ان الاول شرط الانعقاد فلا ینعقد نکاح المجنون والصبی الذی لا یعقل والاخیران شرطا النفاذ فان نکاح الصبی العاقل یتوقف نفاذہ علی اجازۃ ولیہ	ھکذا فی البدائع
۲	(ومنھا) المحل القابل وھی المرأۃ التی احلھا الشرع بالنکاح	کذا فی النھایۃ
۳	(ومنھا) سماع کل من العاقدین کلام صاحبہ	ھکذا فی فتاوی قاضیخان
۴	ولو عقد النکاح بلفظ لا یفھمان کونہ نکاحا ینعقد ھو المختار	ھکذا فی مختار الفتاوی

ا؎ یعنی اگر نکاح کرنے والے شخص کو یہ خوف ہو کہ نکاح کے بعد، نکاح کے حقوق و فرائض کے احکام کی پابندی کرنے میں اس سے ظلم صادر ہوگا تو اس کے لئے نکاح کرنا مکروہ ہے (مترجم) ۲؎ حکم نمبر ۲/۳۳۳ نیز جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اسکے متعلق حکم نمبر ۳۳۹ ملاحظہ ہوں (مترجم) ۳؎ حکم نمبر ۱/۳۳۳ اور ۴۹/۳۳۴ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۴؎ نکاح کی (۱۱) شرطوں کے متعلق حکم نمبر ۱تا۶۳/۳۳۴ ملاحظہ ہوں (مترجم) ۵؎ جیساکہ درمختار و رد المحتار میں ہے اور رد المحتار میں بحوالہ العنایہ لکھا ہے کہ عقد نکاح کا محل ایسی عورت ہے جس سے نکاح میں مانع شرعی نہ ہو پس مرد کا مرد سے نکاح، خنثیٰ سے نکاح، اور جنّیہ کا انسان سے نکاح اور محرمات ابدیہ سے نکاح خارج قرار پائے گا نیز بحوالہ الاشباہ علی السراجیہ لکھا ہے کہ بنی آدم اور جن میں اور انسان الماء میں اختلاف جنس کی بناپر نکاح جائز نہیں قرار پاتا نیز لکھا ہے کہ مانع شرعی میں نسب کی وجہ سے نکاح حرام قرار پانا یا سبب کی وجہ سے مثلاً حرمت مصاھرہ یا رضاعت کی وجہ سے نکاح حرام قرار پاتا ہے اور حیض و نفاس اور احرام اور ظہار قبل الکفارہ وطی حلال ہونے کے لئے مانع شرعی

دفعات شق نمبر	پہلا باب، نکاح کی شرعی تفسیر، صفت، رکن، شرط اور حکم کے احکام — نکاح کی صفت، رکن اور شرطوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۲	**نکاح کی صفت** اور اس میں ۱ شق ہے	
۱	(الف) نکاح کی صفت یہ ہے کہ (انسان کیلئے) اعتدال کی حالت میں، نکاح کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ (ب) اور شہوت کی شدت کی حالت میں واجب ہے (ج) اور ظلم کے خوف کی حالت میں مکروہ ہے [1]	اختیار
۳۳۳	**نکاح کا رکن** اور اس میں ۲ شقیں ہیں	
۱	اور نکاح کا رکن، ایجاب اور قبول کرنا ہے [2]	کافی
۲	(عقد نکاح میں) ایجاب اس کلام کو کہتے ہیں جو پہلے بولا جائے (مرد کی طرف سے یا عورت کیطرف سے) جس جانب سے بھی ہو اور اس کے (مثبت) جواب کو قبول کرنا کہتے ہیں [3]	عنایہ
۳۳۴	**نکاح کی شرطیں** اور اسمیں ۶۳ شقیں ہیں	
۱	نکاح کی (۱۱) شرطوں میں سے ایک یہ ہے کہ عقد نکاح کرنے والا عاقل[1] ہو، بالغ ہو[2] اور آزاد[3] ہو البتہ پہلی شرط (یعنی عاقل ہونا) نکاح منعقد ہونے کی شرط ہے پس پاگل آدمی یا ایسا لڑکا جسے (نکاح کی) سوجھ بوجھ نہیں ہے نکاح کرے تو وہ نکاح منعقد نہیں ہوتا اور آخر کی دو شرطیں (یعنی بالغ اور آزاد ہونا) نکاح کے نفاذ کی شرطیں ہیں پس (نکاح کی) سوجھ بوجھ رکھنے والا (نابالغ) لڑکا نکاح کرے تو اس کا نفاذ اس کے ولی کی اجازت پر موقوف ہوگا [4]	بدائع
۲	نکاح کی شرطوں میں سے ایک[4] یہ ہے کہ محل (عقد) نکاح کے قابل ہو اور اس سے مراد یہ ہے کہ وہ عورت ایسی ہو جسے شریعت نے (اس سے) عقد نکاح کے لئے حلال قرار دیا ہو [5]	نہایہ
۳	نکاح کی شرطوں میں سے ایک[5] یہ ہے کہ عاقدین (یعنی عقد نکاح کرنے والا مرد اور عورت یا ان کا ولی یا وکیل) میں سے ہر ایک دوسرے کا کلام (یعنی ایجاب و قبول خود یا بذریعہ قاصد) سنے [6]	قاضیخان
۴	اگر (نکاح میں ایجاب و قبول کے لئے) ان دونوں نے ایسے لفظ سے نکاح کیا کہ وہ دونوں (یعنی وہ مرد اور عورت) اس لفظ کا بمعنی نکاح ہونا نہیں سمجھتے (البتہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس لفظ سے نکاح ہو جاتا ہے	

ہیں عقد نکاح کا محل ہونے کے لئے مانع شرعی نہیں ہیں اور یہاں عقد نکاح کی محلیت کا بیان ہے۔ نیز ردالمحتار میں ہے کہ الاصح یہ ہے آدمی کا نکاح جنّیہ سے اور بالعکس بنا بر اختلاف جنس صحیح نہیں قرار پاتا جیساکہ دیگر حیوانات سے انسان کا نکاح صحیح نہیں قرار پاتا۔ مفہوم فی الجملہ ملخصا ماخوذ از درمختار و ردالمحتار ج ۲ ص۲۸۱، ص۲۸۲۔ حکم نمبر $\frac{۱}{۳۳۴}$ مع حاشیہ اور $\frac{۲}{۳۴۷}$ کا حاشیہ ملاحظہ ہوں (مترجم)، [6] حکم نمبر $\frac{۱، ۲۷، ۲۹، ۴۲ \text{ تا } ۴۶}{۳۳۴}$ مع حواشی نیز اسکی نظیر کے متعلق حکم نمبر $\frac{۱۲}{۳۳۴}$ مع حاشیہ ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات شق نمبر	الباب الاوّل، فی تفسیرہ شرعا وصفتہ ورکنہ وشرطہ وحکمہ — شروط النکاح	حوالہ
-۳۳۴		
۵	(ومنها) الشهادة قال عامة العلماء[1] انها شرط جواز النكاح	هكذا فی البدائع
۶	وشرط فی الشاهد اربعة امور الحرية والعقل والبلوغ والاسلام فلا ينعقد بحضرة العبيد ولا فرق بين القن والمدبر والمكاتب ولا بحضرة المجانين والصبيان ولا بحضرة الكفار فی نكاح المسلمين	هكذا فی البحر الرائق
۷	ولو كان الزوج مسلما والمرأة ذمية فالنكاح ينعقد بشهادة الذميين سواء كانا موافقين لها فی الملة او مخالفين	كذا فی السراج الوهاج
۸	واسلام الشاهدين ليس بشرط فی نكاح الكافرين فينعقد نكاح الزوجين الكافرين بشهادة الكافرين سواء كانا موافقين لهما فی الملة او مخالفين	كذا فی البدائع
۹	ويصح بشهادة الفاسقين والاعميين	كذا فی فتاوی قاضيخان
۱۰	وكذا بشهادة المحدودين فی القذف وان لم يتوبا	كذا فی البحر الرائق
۱۱	وكذا يصح بشهادة المحدود فی الزنا	كذا فی الخلاصة

[1] جیسا کہ درمختار ورد المختار میں ہے نیز رد المختار میں ہے کہ یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ وہ عقد نکاح، تزویج یا نکاح کے لفظ سے ہو اور اگر وہ عقد نکاح (ان کے علاوہ) کنایۃ کے الفاظ سے ہو تو نکاح کی نیت یا قرینہ اور گواہوں کا یہ جاننا کہ یہ نکاح ہے، ضروری ہے۔ نیز رد المختار میں بحوالہ الدرر لکھا ہے کہ ایجاب وقبول کے الفاظ کے معانی جاننا شرط نہیں ہے البتہ وہ جانتے ہوں کہ اس لفظ سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے اگرچہ وہ اس کا حقیقی معنے نہ جانتے ہوں اور بحوالہ الفتح لکھا ہے کہ اگر کسی عورت کو یہ تلقین کی گئی کہ وہ (نکاح کے لئے) عربی کے یہ الفاظ کہے کہ "زوجت نفسی" یعنی میں نے اپنا نکاح (فلاں سے) کیا حالانکہ وہ عربی کے اس فقرہ کا معنے نہیں جانتی اور مرد نے قبول کر لیا اور گواہ مذکورہ فقرہ کا معنے جانتے ہوں یا نہ وہ ایجاب وقبول صحیح قرار پائے گا۔ مفہوم ماخوذ از درمختار ورد المختار ج ۲ صـ ۲۹۰ وھکذا فی صـ ۲۹۶ حکم نمبر ۷/۳۳۶ مع حاشیہ ملاحظہ ہو نیز اس کی نظیر کے متعلق حکم نمبر ۲۳/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو اور "یہی حکم مختار ہے" کے فقرہ سے اس حکم میں اختلاف کی طرف اشارہ ہے لہذا احتیاطاً اعادہ انسب ہے اور "المختار" کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر ۲ب/۴۹۷ کے حاشیہ ترتیب الدلائل کی تفصیل کے ۱ ج میں (۳) کا ۱۲ ملاحظہ ہو۔ نیز حکم نمبر ۱/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [2] نکاح کے گواہ اور گواہوں کے نصاب وغیرہ کے متعلق حکم نمبر ۱ ۵ تا ۱۵/۳۳۴ مع حواشی ملاحظہ ہوں۔ رد المختار میں ہے کہ نکاح کے لئے گواہ کرنا، عقدِ نکاح کے لئے خاص ہے باقی عقود، بغیر گواہوں کے نافذ ہو جاتے ہیں البتہ ان میں گواہ کرنا بنا بر آیت مستحب ہے۔ نیز لکھا ہے کہ نکاح کے لئے وکیل بنانے پر گواہ کرنا شرط نہیں ہے البتہ اس پر گواہ کرنے کا فائدہ، اس سے انکار کی صورت میں ثبوت مہیا کرنے سے ہے۔ مفہوم ماخوذ از رد المختار ج ۲ صـ ۲۹۵ (مترجم) [3] مدبر اور مکاتب

تعداد دفعات نمبر	پہلا باب، نکاح کی شرعی تفسیر، صفت، رُکن، شرط اور حکم کے احکام — نکاح کی شرطوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۲۴-	تو وہ نکاح منعقد قرار پائے گا یہی حکم مختار ہے ؎۱	مختار الفتاوی
۵	نکاح کی شرطوں میں سے ایک شرط (نکاح پر) گواہی کا ہونا ہے عام علماء کا قول یہی ہے کہ گواہی کا ہونا نکاح کے جائز قرار پانے کی شرط ہے ؎۲	بدائع
۶	(مسلمانوں کے نکاح کے) گواہ میں چار امور کا ہونا شرط ہے وہ آزاد ہو، عاقل ہو، بالغ ہو اور مسلمان ہو پس غلام کو گواہ بنانے سے نکاح منعقد نہ ہوگا اور اس میں کوئی فرق نہیں کہ وہ (محض) غلام ہو، مدبر ہو یا مکاتب ہو۔ اسی طرح پاگلوں اور لڑکوں کو گواہ بنانے سے نکاح منعقد نہ ہوگا ؎۳	بحرالرائق
۷	اگر (کسی نکاح کے انعقاد میں) خاوند مسلمان ہو اور عورت (اہل کتاب) ذمیہ ہو تو دو ذمی مردوں کی گواہی سے وہ نکاح منعقد قرار پائے گا خواہ وہ ذمی گواہ اس ذمیہ عورت کے ہم مذہب ہوں یا وہ اس کے مذہب کے خلاف مذہب پر ہوں ؎۴	سراج وہاج
۸	دو کافروں (یعنی کافر زوجین) کے نکاح میں گواہوں کا مسلمان ہونا شرط نہیں ہے پس کافر زوجین کا نکاح دو کافر گواہوں کی گواہی سے منعقد قرار پائے گا خواہ وہ کافر گواہ، کافر زوجین کے ہم مذہب ہوں یا وہ اِن کے مذہب کے خلاف مذہب پر ہوں ؎۵	بدائع
۹	نکاح (کا انعقاد) دو فاسقوں اور دو اندھوں کی گواہی سے صحیح قرار پاتا ہے ؎۶	قاضیخان
۱۰	اسی (مذکورہ حکم کی) طرح اِن دو گواہوں کی گواہی سے بھی نکاح (کا انعقاد) صحیح قرار پاتا ہے جن پر حدِ قذف لگی ہو خواہ انہوں نے توبہ نہ کی ہو ؎۷	بحرالرائق
۱۱	اسی (مذکورہ حکم کی) طرح جسے زنا کی حد لگی ہو اس کی گواہی سے بھی نکاح کا انعقاد صحیح قرار پاتا ہے ؎۸	خلاصہ

کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر ٢/٢٢٢ کا حاشیہ نیز حکم نمبر ۳۴۰،۱۳۰۵/۳۲۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہوں (مترجم)، ؎۴ ذمی شخص کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر ۷/۱۸۱ کا حاشیہ ملاحظہ ہو۔ نیز اس صورت کے متعلق ہدایہ مع بین السطور ہدایہ میں ہے کہ یہاں ذمیہ سے مراد ذمیہ کتابیہ ہے۔ ماخوذ از ہدایہ مع بین السطور ہدایہ ج ۲ صـ۳ پس اس صورت میں بعض اہلِ کتاب ذمیہ کے علاوہ ذمیہ شامل نہ ہوگی۔ حکم نمبر ۳۴۵ ملاحظہ ہو۔ نیز اس صورت میں بعض اہلِ علم کے ہاں ذمیہ کتابیہ سے نکاح کے بعد اگر اس ذمیہ عورت نے وقوعِ نکاح سے انکار کیا اور وہ مسلمان مرد، نکاح کا مدعی ہوا تو ان مذکورہ گواہوں سے اس نکاح کا قائم رہنا ثابت قرار پائے گا۔ لیکن اگر وہ ذمیہ کتابیہ عورت نکاح کی مدعیہ ہوئی اور اس مسلمان مرد نے اس نکاح کے وقوع سے انکار کیا تو ان مذکورہ گواہوں سے اس نکاح کا قیام ثابت نہ ہوگا چنانچہ فتاوی عالمگیری میں بحوالہ محیط السرخسی لکھا ہے کہ مسلمان کے خلاف کافر کی گواہی قبول نہ کی جائے گی اور بحوالہ البدائع لکھا ہے کہ ذمیوں کے مذہب خواہ مختلف ہوں ان کے بعض کی گواہی بعض کے خلاف قبول کی جاسکے گی جبکہ وہ شخص معتبر ہو۔ مفہوم ماخوذ از فتاوی عالمگیری بحث ۲۵ باب ۱۰۔ اور معتبر شخص کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر ۷/۲۶۷ کا چوتھا حاشیہ نیز حکم نمبر ۵/۳۲۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہوں (مترجم)، ؎۵ حکم نمبر ۵/۳۲۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ؎۶ حکم نمبر ۱۳،۱۲،۵/۳۲۴ مع حواشی نیز حکم نمبر ۳۳/۴۶۴ کا حاشیہ اور ۱/۱۱۷۴ کا دوسرا حاشیہ ملاحظہ ہوں (مترجم)، ؎۷ حد قذف کے متعلق حکم نمبر ۴۶۶ ملاحظہ ہو۔ نیز حکم نمبر ۱۳،۱۲،۵/۳۲۴ مع حواشی اور ۱/۱۱۷۴ کا دوسرا حاشیہ ملاحظہ ہوں (مترجم)، ؎۸ زنا کی حد کے متعلق حکم نمبر ۴۶۲ نیز حکم نمبر ۱۳،۱۲،۵/۳۲۴ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات وشق نمبر	الباب الاوّل، فی تفسیرہ شرعا وصفتہ ورکنہ وشرطہ وحکمہ — شروط النکاح	حوالہ
۳۳۴-۱۲	وینعقد بحضور من لا تقبل شہادتہ لہ اصلا کما اذا تزوج امرأۃ بشہادۃ ابنیہ منہا وکذا اذا تزوج بشہادۃ ابنیہ لا منہا او ابنیہا لا منہ	ھکذا فی البدائع
۱۳	والاصل فی ھذا الباب ان کل من یصلح ان یکون ولیا فی النکاح بولایۃ نفسہ صلح ان یکون شاھدا ومن لا فلا	کذا فی الخلاصۃ
۱۴	ویشترط العدد فلا ینعقد النکاح بشاھد واحد	ھکذا فی البدائع
۱۵	ولا یشترط وصف الذکورۃ حتی ینعقد بحضور رجل وامرأتین	کذا فی الھدایۃ
	ولا ینعقد بشہادۃ امرأتین بغیر رجل وکذا الخنثیین اذا لم یکن معہما رجل	ھکذا فی فتاوی قاضیخان
۱۶	(ومنھا) سماع الشاھدین کلامھما معا	ھکذا فی فتح القدیر
۱۷	فلا ینعقد بشہادۃ نائمین اذا لم یسمعا کلام العاقدین	کذا فی فتاوی قاضیخان
۱۸	وتکلموا فی الاصمین الذین لا یسمعان والصحیح انہ لا ینعقد	کذا فی شرح الجامع الصغیر لقاضیخان

لہ جیسا کہ اِن صورتوں کے متعلق درمختار اور رد المحتار میں ہے اور لکھا ہے کہ ان کی گواہی سے وہ نکاح منعقد قرار پائے گا اور اگر بعد میں خاوند یا بیوی انکار کردے تو (قاضی کے ہاں) اِس نکاح کا اظہار ثابت نہ ہوگا (بلکہ اس نکاح کو قائم رکھنے کے لئے قاضی قواعد شہادت کے مطابق فیصلہ دے گا) مفہوم ماخوذ از درمختار ورد المحتار ج ۲ ص ۲۹۷ اور قواعد شہادت کے متعلق فتاوی عالمگیری میں بحوالہ الحاوی لکھا ہے کہ والدین کی گواہی اولاد کے لئے خواہ وہ اولاد نیچے تک ہو اور اولاد کی گواہی والدین، دادا، دادیوں کے لئے خواہ وہ اوپر تک ہوں اور خاوند کی گواہی بیوی کیلئے خواہ وہ مملوکہ ہو اور بیوی کی گواہی خاوند کیلئے خواہ وہ مملوک ہو جائز نہیں قرار پاتی۔ مفہوم ماخوذ از فتاوی عالمگیری عربی ج ۳ ص ۴۶۹ بحث ۲۵، باب ۴، فصل ۳۔ حکم نمبر ۵/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ؎۲ جیساکہ درمختار ورد المحتار میں ہے اور رد المحتار میں لکھا ہے کہ "اپنی ولایت" کی قید سے مکاتب خارج ہوگیا اس لئے کہ اگرچہ وہ اپنی باندی کے نکاح کر دینے کی ولایت کا مالک قرار پاتا ہے لیکن اِس

دفعات و شق نمبر	پہلا باب، نکاح کی شرعی تفسیر، صفت، رکن، شرط اور حکم کے احکام — نکاح کی شرطوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۴-۱۲	جن لوگوں کی گواہی اس کے (یعنی نکاح کرنے والے کے) حق میں سرے سے قبول ہی نہیں ہوتی (نکاح میں) اسے گواہ بنانے سے اِس نکاح کا انعقاد (صحیح) ہوجاتا ہے مثلاً کسی آدمی نے ایک عورت سے نکاح کرنے میں اپنے اِن دو بیٹوں کو گواہ بنایا جو اسی عورت سے ہیں (یعنی اس نے اپنی بیوی کو طلاق بائنہ دی اس کے بعد اس سے نکاح کرنے میں اسی عورت سے اپنے دو بیٹوں کو گواہ بنایا) اسی طرح جب کسی آدمی نے کسی عورت سے نکاح میں اپنے اِن دو بیٹوں کو گواہ بنایا جو اس عورت سے نہیں ہیں یا کسی آدمی نے کسی عورت سے نکاح میں اس عورت کے ان دو بیٹوں کو گواہ بنایا جو اس مرد سے نہیں ہیں (تو ان سب صورتوں میں اس نکاح کا انعقاد صحیح قرار پاجائے گا) [1]	بدائع
۱۳	اور اِن مذکورہ احکام میں قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو اپنی ولایت سے نکاح میں ولی ہونے کی صلاحیت رکھتا ہو وہ نکاح میں گواہ ہونے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے اور جو ایسا نہیں ہے تو وہ (نکاح میں) گواہ ہونے کی صلاحیت بھی نہیں رکھتا [2]	خلاصہ
۱۴	اور (نکاح کے انعقاد کے لئے دو یا زائد گواہ ہونے کی) تعداد شرط ہے [3] پس ایک گواہ سے نکاح منعقد نہ ہوگا	بدائع
۱۵	(ل) نکاح کے (ہر) گواہ میں مذکر ہونے کی صفت شرط نہیں ہے حتی کہ ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہ بنانے سے نکاح منعقد ہوجاتا ہے۔ (ب) نکاح کے انعقاد میں، بغیر مرد کے (محض) دو عورتوں کی گواہی سے نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ (ج) اسی طرح دو خنثی کی گواہی سے، جبکہ اِن کے ساتھ مرد نہ ہو۔ نکاح منعقد نہیں ہوتا [4]	ہدایہ قاضیخان
۱۶	نکاح کی شرطوں میں سے ایک شرط یہ ہے کہ (نکاح کے) دونوں گواہ ان دونوں (یعنی نکاح کرنے والے دونوں) کا کلام (یعنی ایجاب و قبول) ایک ساتھ سُنیں [5]	فتح قدیر
۱۷	پس (مذکورہ حکم ۱۶/۳۳۴ کی بنا پر) سوئے ہوئے دو شخصوں کی گواہی سے جنہوں نے عاقدین (یعنی نکاح کرنے والے دونوں) کا کلام نہیں سنا، عقد نکاح منعقد نہ ہوگا [6]	قاضیخان
۱۸	مشائخ نے (عقد نکاح میں) نہ سن سکنے والے دو بہروں کی گواہی کے متعلق کلام کیا ہے اور صحیح حکم یہ ہے کہ وہ نکاح منعقد نہ ہوگا [7]	شرح جامع صغیر

کی یہ ولایت اپنی نہیں اس کے آقا سے مستفاد ہے۔ مفہوم ماخوذ از درمختار ور دالمختار ج ۲ ص۲۹۷۔ حکم نمبر ۵/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)
[3] حکم نمبر ۵/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [4] حکم نمبر ۵/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [5] حکم نمبر ۱۶ تا ۳۸/۳۳۴ مع حواشی اور ۴۲ تا ۴۶/۳۳۴ مع حواشی نیز اس کی نظیر کے متعلق حکم نمبر ۳/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [6] حکم نمبر ۱۶/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [7] حکم نمبر ۱۶/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات شق نمبر	الباب الاول، في تفسيره شرعا وصفته وركنه وشرطه وحكمه — شروط النكاح	حوالہ
٣٣٤-١٩	وينعقد النكاح بشهادة المعتقل والاخرس ان كان يسمع	كذا في الخلاصة
٢٠	ولو سمعا كلام احدهما دون الآخر او سمع احدهما كلام احدهما والآخر كلام الآخر لا يجوز النكاح	هكذا في البدائع
٢١	ولو كان بحضرة الرجلين واحدهما اصم فسمع السميع دون الاصم فصاح السميع او رجل آخر في اذن الاصم لا يجوز حتى يكون سمعهما معا	كذا في فتاوى قاضيخان
٢٢	وفي نظم الزندوسي اذا سمع احد الشاهدين كلام المرأة وسمع الشاهد الآخر كلام الزوج ثم اعادا العقد فالذي سمع كلام الزوج في العقد الاول سمع كلام المرأة في العقد الثاني لا غير والذي سمع كلام المرأة في العقد الاول سمع كلام الزوج في العقد الثاني لا غير فان كان العقدان في مجالسين مختلفين لا يجوز بالاتفاق وان كانا في مجلس واحد قال عامة العلماء لا ينعقد وقال بعضهم مثل ابي سهل ينعقد وقال الزندوسي لا نأخذ بقول ابي سهل	كذا في الذخيرة
٢٣	وان سمعا كلام العاقدين ولم يعرفا تفسيره قيل بانه يصح والظاهر خلافه وعن محمد اذا تزوج امرأة بحضرة تركيين او هنديين قال ان امكنهما ان يعبرا ما سمعا جاز والا فلا	كذا في فتاوى قاضيخان
	وهل يشترط فهم الشاهدين العقد ذكر في الفتاوى ان المعتبر السماع دون الفهم حتى لو تزوج بشهادة الاعجميين جاز قال الظهير والظاهر انه يشترط الفهم ايضا	كذا في السراج الوهاج

١ حکم نمبر ١٦/٣٣٤ مع حاشیہ اور اس کی نظیر کے متعلق حکم نمبر ٢/٣٣٦ ملاحظہ ہوں (مترجم)، ٢ حکم نمبر ١٦/٣٣٤ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)
٣ حکم نمبر ١٦/٣٣٤ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ٤ جیسا کہ اس صورت کے متعلق بحوالہ شرح النقایہ ردالمحتار میں ہے کہ اس لئے کہ اس قسم کی

دفعات شق نمبر	پہلا باب: نکاح کی شرعی تفسیر، صفت، رکن، شرط اور حکم کے احکام — نکاح کی شرطوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۴-۱۹	ہکلا شخص (یعنی جس کی زبان بند ہوجاتی ہو) اور گونگا شخص اگر سُن سکتا ہو تو ان کو گواہ کرنے سے وہ نکاح منعقد قرار پائے گا[۱]	خلاصہ
۲۰	اگر (عقد نکاح کی گواہی میں) دونوں گواہوں نے ان دونوں (یعنی عاقدین) میں سے ایک کا کلام سنا دوسرے کا کلام نہ سنا (یعنی صرف ایجاب سنا یا صرف قبول سنا) یا دونوں گواہوں میں سے ایک گواہ نے عاقدین میں سے ایک کا کلام اور دوسرے گواہ نے عاقدین میں سے دوسرے کا کلام سنا (یعنی ایک گواہ نے ایجاب سنا اور دوسرے گواہ نے قبول سنا) تو (ان صورتوں میں) وہ نکاح جائز نہ ہوگا[۲]	بدائع
۲۱	اگر عقد نکاح دو آدمیوں کی موجودگی میں ہوا اور ان میں سے ایک گواہ بہرہ تھا پس سننے والے گواہ نے (ایجاب وقبول) سنا اور بہرے نے نہ سنا پھر سننے والے نے یا کسی اور آدمی نے بہرے کے کان میں چیخ کر کہا (تو اس صورت میں) وہ نکاح جائز نہ قرار پائے گا جبتک کہ ان دونوں کا سننا ایک ساتھ نہ ہو[۳]	قاضیخان
۲۲	(ا) نظم الزندوسیؒ میں ہے کہ اگر (عقد نکاح میں) ایک گواہ نے (فقط) عورت کا کلام سنا اور دوسرے گواہ نے (فقط) خاوند کا کلام سنا پھر انہوں نے عقد نکاح کو دہرایا تو جس گواہ نے پہلے عقد میں فقط خاوند کا کلام سنا تھا اس نے دوسرے عقد میں فقط عورت کا کلام سنا اور جس گواہ نے پہلے عقد میں فقط عورت کا کلام سنا تھا اس نے دوسرے عقد میں فقط خاوند کا کلام سنا تو (اس صورت کے متعلق حکم یہ ہے کہ) اگر وہ مذکورہ دونوں عقد دو مجلسوں میں ہوئے تو بالاتفاق وہ نکاح جائز نہ قرار پائے گا (ب) اور اگر وہ دونوں عقد ایک ہی مجلس میں ہوئے تو (بھی) عام علماءؒ کا قول یہ ہے کہ وہ نکاح منعقد نہ قرار پائے گا اور بعض علماء (مثلاً ابو سہلؒ) کا قول یہ ہے کہ (بھی) وہ نکاح منعقد قرار پائے گا۔ اور الزندوسیؒ کا قول یہ ہے کہ ہم ابو سہلؒ کا (مذکورہ) قول اختیار نہیں کرتے[۴]	ذخیرہ
۲۳	(ا) اگر (عقد نکاح میں) دونوں گواہوں نے عاقدین کا کلام سنا اور وہ اس کی تفسیر نہ سمجھے تو (اس کے حکم کے متعلق بعض کا قول یہ ہے کہ وہ نکاح صحیح قرار پاجائے گا (ب) اور ظاہر حکم اس کے خلاف ہے (ج) اور امام محمدؒ سے مروی ہے کہ کسی (مثلاً عربی) مرد نے کسی (مثلاً عربی) عورت سے دو ترکی یا دو ہندی گواہوں کے سامنے نکاح کیا تو (اس کے حکم کے متعلق) آپ کا قول یہ ہے کہ اگر وہ دونوں گواہ اس حکم کی تعبیر (یعنی مفہوم) بیان کرسکتے ہیں جو انہوں نے عاقدین سے سنا ہے تو وہ نکاح جائز قرار پائے گا ورنہ نہیں۔	قاضیخان
	(د) اور کیا گواہ صاحبان کے لئے عقد نکاح کے مفہوم کو سمجھنا شرط ہے؟ اسکے متعلق الفتاوی میں مذکور ہے کہ (عقد نکاح میں) گواہوں کا سننا معتبر ہے سمجھنا شرط نہیں ہے حتی کہ اگر کسی (عربی مرد و عورت) نے دو غیر عربی گواہوں کے سامنے نکاح کیا تو جائز ہے (س) اور امام ظہیر الدین مرغینانیؒ کا قول ہے کہ ظاہر حکم یہ ہے کہ (عقد نکاح کے گواہوں کو) عقد نکاح کا مفہوم سمجھنا بھی شرط ہے۔	سراج وہاج

صورتوں میں دو عقد نکاح پائے گئے ہیں جنمیں سے کسی ایک میں بھی دو گواہوں کی موجودگی نہیں پائی گئی۔ مفہوم ماخوذ از رد المحتار ج ۲ ص ۲۹۶۔ حکم نمبر ۱۶/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات شق نمبر	الباب الاوّل فی تفسیرہ شرعا وصفتہ ورکنہ وشرطہ وحکمہ — شروط النکاح	حوالہ
٣٣٤-	وھو الصحیح	کذا فی الجوھرۃ النیرۃ
٢٤	ولو تزوج امرأۃ بحضرۃ السکاری وھم عرفوا امر النکاح غیر انھم لا یذکرونہ بعد ما صحوا انعقد النکاح	ھکذا فی خزانۃ المفتین
٢٥	وفی فتاوی ابی اللیث رحمہ اللہ رجل قال لقوم اشھدوا انی تزوجت ھذہ المرأۃ التی فی ھذا البیت فقالت المرأۃ قبلت فسمع الشھود مقالتھا ولم یروا شخصا فان کانت فی البیت وحدھا جاز النکاح وان کانت فی البیت معھا اخری لا یجوز	کذا فی الذخیرۃ
٢٦	رجل زوج ابنتہ من رجل فی بیت وقوم فی بیت آخر یسمعون ولم یشھدھم ان کان من ھذا البیت الی ذلک البیت کوۃ رأوا الاب منھا تقبل شھادتھم وان لم یروا الاب لا تقبل	کذا فی الذخیرۃ
٢٧	رجل بعث اقواما لخطبۃ امرأۃ الی والدھا فقال الاب زوجت وقبل عن الزوج واحد من القوم لا یصح النکاح وقیل یصح النکاح وھو الصحیح وعلیہ الفتوی	کذا فی محیط السرخسی والتجنیس
٢٨	ومن تزوج امرأۃ بشھادۃ اللہ تعالی ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجوز النکاح	کذا فی التجنیس والمزید
٢٩	امرأۃ وکلت رجلا لیزوجھا من نفسہ فقال الوکیل بحضرۃ الشھود تزوجت فلانۃ ولم یعرف الشھود فلانۃ لا یجوز النکاح ما لم یذکر اسمھا واسم ابیھا وجدھا لانھا غائبۃ والغائبۃ تعرف بالتسمیۃ	کذا فی محیط السرخسی
	وکان القاضی الامام رکن الاسلام علی السغدی رحمہ اللہ فی الابتداء لم یشترط ذکر الجد ثم رجع فی آخر عمرہ وکان یشترط وھو الصحیح وعلیہ الفتوی	کذا فی المضمرات

١ حکم نمبر ١٦/٣٣٤ مع حاشیہ اور اس کی نظیر کے متعلق حکم نمبر ٤/٣٣٤ مع حاشیہ ملاحظہ ہوں (مترجم) ٢ حکم نمبر ١٦/٣٣٤ مع حاشیہ نیز اسکی نظیر کے متعلق ٧ص ٣٥٠ ملاحظہ ہوں (مترجم) ٣ حکم نمبر ١٦، ٢٩/٣٣٤ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ٤ حکم نمبر ١٦/٣٣٤ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ٥ حکم نمبر ١٦/٣٣٤ مع

دفعات وشق نمبر	پہلا باب، نکاح کی شرعی تفسیر، صفت، رکن، شرط اور حکم کے احکام — نکاح کی شرطوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۴ -	(س) اور یہی (مذکورہ) حکم صحیح ہے [۱]	جوہرہ نیرہ
۲۴	اگر کوئی مرد کسی عورت سے ایسے گواہوں کے سامنے نکاح کرے جو نشہ میں ہوں اور گواہوں نے امر نکاح کو پہچانا البتہ نشہ اُترنے کے بعد انہیں وہ نکاح یاد نہ رہا تو (اس صورت میں) وہ نکاح منعقد قرار پاگیا [۲]	خزانۃ المفتین
۲۵	فتاوی ابو اللیث رحمہ اللہ میں ہے کہ کسی مرد نے کچھ لوگوں سے کہا کہ تم گواہ رہو کہ میں نے اس عورت سے نکاح کیا جو اس مکان میں ہے تو اس عورت نے کہا کہ میں نے قبول کیا اور ان گواہوں نے اس عورت کا کلام سنا البتہ انہوں نے اس کی شخصیت نہ دیکھی تو (اس کے متعلق حکم یہ ہے کہ) اگر وہ عورت اس مکان میں تنہا تھی تو وہ نکاح جائز ہے اور اگر اس مکان میں اس عورت کے ساتھ کوئی اور عورت بھی تھی تو پھر (اس صورت میں) وہ نکاح جائز نہ قرار پائے گا [۳]	ذخیرہ
۲۶	کسی آدمی نے ایک مکان میں اپنی لڑکی کا نکاح ایک مرد سے کیا اور دوسرے مکان میں کچھ لوگ ہیں جو سُن رہے ہیں اور عاقد نے (یعنی نکاح کر دینے والے نے) انہیں گواہ کیا تو (اس نکاح کے جواز کے متعلق حکم یہ ہے کہ) اگر اس مکان سے اس مکان تک کوئی دریچہ ہے اس سے ان گواہ لوگوں نے اس لڑکی کے باپ کو دیکھا تو (اس نکاح میں) ان لوگوں کی گواہی قبول کی جائے گی اور اگر انہوں نے اس لڑکی کے باپ کو نہیں دیکھا تو (اس نکاح میں ان لوگوں کی گواہی) قبول نہ ہوگی [۴]	ذخیرہ
۲۷	کسی آدمی نے کچھ لوگ کسی عورت سے پیغامِ نکاح کے لئے اس کے باپ کے پاس بھیجے تو باپ نے کہا کہ میں نے (اس سے) نکاح کر دیا اور ان لوگوں میں سے کسی ایک نے بھیجنے والے آدمی کی طرف سے قبول کر لیا تو (اس کے متعلق حکم یہ ہے کہ) وہ نکاح صحیح نہ قرار پائے گا یہی حکم صحیح ہے اور اسی پر فتوی ہے [۵]	محیط سرخسی، تجنیس
۲۸	کسی مرد نے کسی عورت سے نکاح میں خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گواہ کیا تو وہ نکاح جائز نہ قرار پائے گا [۶]	تجنیس، مزید
۲۹	(د) کسی عورت نے ایک مرد کو وکیل کیا کہ وہ اس کا نکاح اپنے ساتھ کر دے پس اس وکیل نے گواہوں کے سامنے یہ کہا کہ میں نے فلاں (غائب) عورت سے نکاح کیا اور گواہوں نے یہ نہ پہچانا کہ وہ فلاں عورت کون ہے تو (اس صورت میں) وہ نکاح جائز نہ قرار پائے گا جبتک کہ وہ وکیل اس عورت کا نام اور اس کے باپ دادا کا نام ذکر نہ کرے اس لئے کہ وہ عورت غائب ہے (یعنی غیر حاضر ہے) اور غائب کی شناخت نام بیان کرنے سے ہوتی ہے	محیط سرخسی
	(ب) (مذکورہ صورت میں) قاضی امام رکن الاسلام علی السغدی رحمہ اللہ، دادا کا نام بیان کرنا، ابتدا میں شرط نہ کرتے تھے اور پھر انہوں نے اپنی آخر عمر میں اس سے رجوع کیا اور دادا کا نام بیان کرنا بھی شرط کرنے لگے اور یہی حکم صحیح ہے اور اسی پر فتوی ہے [۷]	مضمرات

[۱] حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [۲] حکم نمبر ۱۲/۳۳۴ نیز ۵۱/۴۹۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [۳] اور اگر مذکورہ صورت میں وہ عورت حاضر ہو تو خواہ اسکے چہرے پر نقاب ہو اور گواہ اسے نہ پہچانتے ہوں تو اسکے حکم کے متعلق حکم نمبر ۳۰/۳۳۴، ۲۵/۳۳۴ اور اگر وہ عورت غائب ہو اور خاوند نے اسکا صرف نام لیا اور گواہ یہ جانتے ہوں کہ اسکی مراد وہی عورت ہے جسے وہ جانتے ہیں تو اسکے متعلق حکم نمبر ۳۱/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات و شق نمبر	الباب الاول، فی تفسیرہ شرعاً وصفته ورکنه وشرطه وحکمه — شروط النکاح	حــــوالــــه
۳۰-۳۳۴	وان كانت حاضرة متنقبة ولا يعرفها الشهود جاز النكاح وهو الصحيح وان اراد الاحتياط يكشف وجهها حتى يراها الشهود او يذكر اسمها واسم ابيها وجدها	كذا فى محيط السرخسى
۳۱	ولو كان الشهود يعرفونها وهى غائبة فذكر الزوج اسمها لا غير وعرف الشهود انه اراد به المرأة التى يعرفونها جاز النكاح	كذا فى محيط السرخسى
۳۲	ومن امر رجلا ان يزوج صغيرته فزوجها عند رجل والاب حاضر صح والا فلا	كــذا فى الكنز
۳۳	قالوا اذا زوج ابنته البكر البالغة بامرها وبحضرتها ومع الاب شاهد آخر صح النكاح	كذا فى محيط السرخسى
۳۴	ولو وكل رجلا ان يزوج عبده فزوج الوكيل العبد امرأة بشهادة رجل او امرأتين والعبد حاضر لا يجوز النكاح	كذا فى التبيين
۳۵	واذا اذن الرجل لعبده فى النكاح فتزوج العبد بحضرة المولى بشهادة رجل واحد سوى المولى الصواب انه يجوز عند اصحابنا رح	كذا فى التجنيس
۳۶	ولو زوج المولى عبده البالغ امرأة بحضرة رجل واحد والعبد حاضر صح وان كان العبد غائبا لم يجز وعلى هذا الامة وقال المرغينانى رح لا يجوز	كذا فى التبيين

۱؎ حکم نمبر ۲۹، ۱۶، ۲۵ / ۳۳۴ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، ۲؎ جیساکہ ردالمحتار میں ہے نیز لکھا ہے کہ مجلسِ نکاح سے زوج غائب ہونے کی صورت میں بھی یونہی حکم ہے یفہوم فی الجملہ ملخصا ماخوذ از ردالمحتار ج ۲ ص ۲۹۰، ص ۲۹۵ نیز حکم نمبر ۲۹ / ۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ۳؎ جیساکہ درمختار و ردالمحتار میں ہے اور ردالمحتار میں ہے کہ نکاح کا وکیل، سفیر اور مؤکل کی عبارت کو تعبیر کنندہ ہوتا ہے پس جب مؤکل (مجلسِ نکاح میں) خود حاضر ہو تو تعبیر اس کی طرف منتقل ہونے کی وجہ سے وہ خود نکاح کا مباشر قرار پاتا ہے۔ البتہ اگر وہ مؤکل (مجلسِ نکاح میں) خود حاضر نہ ہو تو پھر یہ حکم نہیں ہے اور درمختار میں ہے کہ جب (مجلسِ نکاح میں) آمر خود حاضر ہو جائے تو وہ مباشر قرار پاتا ہے (اور مجلسِ نکاح میں حاضر مامور گواہ قرار پاتا ہے)

دفعات و شق نمبر	پہلا باب، نکاح کی شرعی تفسیر، صفت، رکن، شرط اور حکم کے احکام — نکاح کی شرطوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۰-۳۳۴	(د) اور اگر (مذکورہ صورت میں) وہ عورت حاضر ہو اس کے چہرے پر نقاب ہو اور گواہ لوگ اسے نہ پہچانتے ہوں تو وہ نکاح جائز قرار پائے گا اور یہی حکم صحیح ہے (ب) اور اگر وہ احتیاط کرنا چاہے تو اس کا چہرہ کھولے تاکہ گواہ اسے دیکھ لیں یا وہ اس عورت کا نام اور اس کے باپ دادا کا نام بیان کر دے ۱؎	محیط سرخسی
۳۱	اور اگر (مذکورہ صورت میں) گواہ لوگ اس عورت کو پہچانتے ہوں اور (عقد نکاح کے وقت) وہ عورت غائب ہو، پس خاوند نے اس عورت کا صرف نام بیان کیا اور گواہوں نے جان لیا کہ اس نے اسی عورت کو مراد لیا ہے جسے وہ گواہ پہچانتے ہیں تو وہ نکاح جائز قرار پائے گا ۲؎	محیط سرخسی
۳۲	جس آدمی نے کسی آدمی سے کہا (یعنی اسے وکیل کیا) کہ وہ اس کی چھوٹی (یعنی نابالغہ) لڑکی کا نکاح کر دے تو اس نے ایک اور آدمی کی موجودگی میں نکاح کر دیا اور (اس لڑکی کا) باپ بھی حاضر تھا تو وہ نکاح صحیح قرار پا گیا ورنہ نہیں ۳؎	کنز
۳۳	مشائخؒ نے کہا ہے کہ کسی آدمی نے اپنی بالغہ باکرہ (یعنی کنواری) لڑکی کا نکاح، اس کی اجازت سے اور (مجلسِ نکاح میں) اس کی موجودگی میں کیا اور باپ کے ساتھ ایک مرد گواہ اور موجود ہے تو وہ نکاح صحیح قرار پا گیا ۴؎	محیط سرخسی
۳۴	اگر کسی شخص نے دوسرے آدمی کو وکیل کیا کہ وہ اس کے غلام کا نکاح کر دے پس وکیل نے اس غلام کا نکاح ایک مرد گواہ یا دو عورتوں کی موجودگی میں (کسی عورت سے) کر دیا اور وہ غلام بھی (مجلس نکاح میں) حاضر تھا تو وہ نکاح صحیح نہ قرار پائے گا ۵؎	تبیین
۳۵	جب کسی آدمی نے اپنے غلام کو نکاح کی اجازت دی تو اس غلام نے اپنے آقا کی موجودگی میں آقا کے علاوہ ایک مرد کو گواہ بنا کر نکاح کیا تو ٹھیک یہ ہے کہ وہ نکاح ہمارے اصحاب کے ہاں جائز قرار پائے گا ۶؎	تجنیس
۳۶	(د) اگر آقا نے اپنے بالغ غلام کا نکاح کسی عورت سے ایک گواہ کی موجودگی میں کیا اور وہ غلام (بھی) حاضر تھا تو وہ نکاح صحیح قرار پا جائے گا۔ اور اگر وہ غلام (مجلسِ نکاح سے) غائب تھا تو (پھر) وہ نکاح جائز نہ قرار پائے گا (ب) اور (اگر مذکورہ صورت میں غلام کی بجائے) باندی ہو تو اس کے متعلق بھی یہی حکم ہے (ج) اور امام المرغینانیؒ کا قول ہے کہ وہ نکاح جائز نہ ہو گا ۷؎	تبیین

البتہ مامور کی وہ گواہی اس صورت میں قبول ہوتی ہے کہ وہ اپنا نکاح ہونا ظاہر نہ کرے تاکہ اپنے فعل پر خود گواہ بننا نہ قرار پائے۔ مفہوم ماخوذ از درمختار ردالمحتار ج ۲ ص ۲۹۷، ص ۲۹۸ ۔ حکم نمبر ۳۲ تا ۳۸/۳۳۴ اور ۱۲/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہوں (مترجم) ۴؎ حکم نمبر ۳۲/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۵؎ حکم نمبر ۶، ۱۳/۳۳۴ مع حاشیہ اور ۳۲/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہوں (مترجم) ۶؎ حکم نمبر ۳۲/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)
۷؎ حکم نمبر ۳۲/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات وشق نمبر	الباب الاول، فی تفسیرہ شرعا وصفته ورکنه وشرطه وحکمه — شروط النکاح	حوالہ
۳۳۴-۳۷	ومن هذا الجنس مسئلة ذکرت فی مجموع النوازل امرأة وکلت رجلا بان یزوجها رجلا فزوجها بحضرة امرأتین والمؤکلة حاضرة قال الامام نجم الدین رح یجوز النکاح	هکذا فی الذخیرة
۳۸	و وقت حضور الشهود وقت الایجاب والقبول لا وقت الاجازة حتی لو کان العقد موقوفا علی الاجازة ولم یحضرا عند العقد لم یجز	هکذا فی البدائع
۳۹	(ومنها) رضا المرأة اذا کانت بالغة بکرا کانت او ثیبا فلا یملک الولی اجبارها علی النکاح عندنا	کذا فی فتاوی قاضیخان
۴۰	(ومنها) ان یکون الایجاب والقبول فی مجلس واحد حتی لو اختلف المجلس بان کانا حاضرین فاوجب احدهما فقام الآخر عن المجلس قبل القبول او اشتغل بعمل یوجب اختلاف المجلس لا ینعقد	هکذا فی البدائع
۴۱	وکذا اذا کان احدهما غائبا لم ینعقد حتی لو قالت امرأة بحضرة شاهدین زوجت نفسی من فلان وهو غائب فبلغه الخبر فقال قبلت او قال رجل بحضرة شاهدین تزوجت فلانة وهی غائبة فبلغها الخبر فقالت زوجت نفسی منه لم یجز وان کان القبول بحضرة ذینک الشاهدین وهذا قول ابی حنیفة رح ومحمد رح	هکذا فی البدائع
۴۲	ولو ارسل الیها رسولا او کتب الیها بذلک کتابا فقبلت بحضرة شاهدین سمعا کلام الرسول وقراءة الکتاب جاز لاتحاد المجلس من حیث المعنی وان لم یسمعا کلام الرسول وقراءة الکتاب لا یجوز عندهما رح وعند ابی یوسف رح یجوز	هکذا فی البدائع

۱ حکم نمبر ۳۲/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۲ حکم نمبر ۱۶/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۳ حکم نمبر ۱/۳۳۴ اور ۳، ۴۷، ۵۰/۳۴۹ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۴ حکم نمبر ۱، ۴۰ تا ۴۸/۳۳۴ نیز حکم نمبر ۵/۳۴۳ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات شق نمبر	پہلا باب: نکاح کی شرعی تفسیر، صفت، رکن، شرط اور حکم کے احکام — نکاح کی شرطوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۴-۳۷	اور اسی (مذکورہ) جنس کا مسئلہ مجموع النوازل میں ہے کہ کسی عورت نے، ایک مرد کو وکیل کیا کہ وہ اس کا نکاح کسی مرد سے کر دے پس اس نے اس کا نکاح دو عورتوں کی موجودگی میں کر دیا اور مؤکلہ عورت (خود) بھی حاضر تھی تو (اس کے حکم کے متعلق) امام نجم الدین ؒ کا قول ہے کہ وہ نکاح جائز قرار پائے گا [۱]	ذخیرہ
۳۸	(عقد نکاح میں) گواہوں کی موجودگی کا وقت، ایجاب وقبول کا وقت ہے نہ کہ اجازت کا وقت حتی کہ اگر کوئی عقدِ نکاح موقوف باجازت ہو اور گواہ لوگ عقد نکاح (کی مجلس) میں حاضر نہ تھے تو وہ نکاح جائز نہ قرار پائے گا [۲]	بدائع
۳۹	نکاح کی شرطوں میں سے ایک شرط یہ ہے کہ عقد نکاح میں (منکوحہ) عورت کی رضامندی شرط ہے جبکہ وہ عورت بالغہ ہو باکرہ ہو یا ثیبہ (یعنی غیر کنواری) ہو پس ہمارے ہاں اس کا ولی اسے (اس نکاح) پر مجبور نہیں کر سکتا [۳]	قاضیخان
۴۰	عقد نکاح کی شرطوں میں سے ایک شرط یہ ہے کہ عقد نکاح میں ایجاب اور قبول دونوں ایک ہی مجلس میں ہوں حتی کہ اگر مجلس مختلف ہوگئی مثلاً یہ کہ وہ دونوں (یعنی نکاح کے عاقدین) ایک مجلس میں تھے ان میں سے ایک نے ایجاب کیا اور دوسرا قبول کرنے سے پہلے اُٹھ کھڑا ہوا یا وہ کسی ایسے کام میں مشغول ہو گیا جو اختلافِ مجلس کا موجب ہوتا ہے تو وہ نکاح منعقد نہ قرار پائے گا [۴]	بدائع
۴۱	اور اسی (مذکورہ حکم کی) طرح یہی حکم اس صورت میں ہے کہ جب ان دونوں (یعنی نکاح کے عاقدین) میں سے ایک (مجلسِ نکاح سے) غائب تھا تو وہ نکاح منعقد نہ قرار پائیگا حتی کہ اگر کسی عورت نے دو گواہوں کے سامنے کہا کہ میں نے اپنا نکاح فلاں مرد سے کیا اور وہ مرد (اس مجلس سے) غائب تھا تو پھر اسے (محض) وہ خبر پہنچی تو اس نے کہا کہ میں نے (اس) عورت سے نکاح، قبول کیا یا کسی مرد نے دو گواہوں کے سامنے کہا کہ "میں نے فلاں عورت سے نکاح کیا" اور وہ عورت (اس مجلس سے) غائب تھی پھر اسے (محض) وہ خبر پہنچی تو اس نے کہا کہ میں نے اس مرد سے نکاح (قبول) کیا تو (ان صورتوں میں وہ نکاح) جائز نہ قرار پائے گا خواہ وہ قبول کرنا ان ہی دو گواہوں کے سامنے ہو اور یہ امام ابوحنیفہ ؒ اور امام محمد ؒ کا قول ہے [۵]	بدائع
۴۲	(الف) اگر (مذکورہ صورت میں) کسی عورت کی طرف نکاح کے لئے قاصد بھیجا یا کسی مرد نے کسی عورت کو (نکاح کے لئے) تحریر لکھی تو اس عورت نے (اس مرد سے نکاح کو) دو گواہوں کے سامنے قبول کیا جنہوں نے اس قاصد کا کلام سنایا انہوں نے اس تحریر کا پڑھنا سُنا تو (اس صورت میں وہ نکاح) جائز قرار پائے گا اس لئے کہ من حیث المعنی اتحاد مجلس موجود ہے (ب) اور اگر (اس صورت میں) ان دونوں گواہوں نے اس قاصد کا کلام نہ سنایا اس تحریر کا پڑھنا نہ سُنا تو ان دونوں (یعنی امام ابوحنیفہ ؒ اور امام محمد ؒ) کے ہاں وہ نکاح جائز نہ ہوگا اور امام ابویوسف رحمہ کے ہاں وہ نکاح جائز قرار پائے گا [۶]	بدائع

[۵] حکم نمبر ۴۰، ۴۲/۳۳۴ اور ۶/۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [۶] حکم نمبر ۴۰، ۴۱/۳۳۴ اور ۶/۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات و شق نمبر	الباب الاول، فی تفسیرہ شرعا وصفتہ ورکنہ وشرطہ وحکمہ — شروط النکاح	حوالہ
۳۳۴-۴۳	واذا بلغها الکتاب وقرأته ولم تزوج نفسها منه فی ذلک المجلس وانما زوجت نفسها منه فی مجلس آخر بین یدی الشهود وقد سمع الشهود کلامها وما فی الکتاب یجوز النکاح	کذا فی الخلاصة
۴۴	ولو قالت ان فلانا کتب الی یخطبنی فاشهدوا انی قد زوجت نفسی منه صح النکاح لان الشهود سمعوا کلامها بایجاب العقد وسمعوا کلام الخاطب باسماعها ایاهم	هکذا فی الذخیرة
۴۵	ولو کتب الایجاب والقبول لا ینعقد	کذا فی فتح القدیر
۴۶	والحر والعبد والصغیر والکبیر والعدل والفاسق فی الرسالة سواء لانها تبلیغ عبارة المرسل	هکذا فی الخلاصة
۴۷	ولو عقدا وهما یمشیان او یسیران علی الدابة لم یجز وان کانا فی سفینة سائرة جاز	کذا فی البحر الرائق
۴۸	والفور فی القبول لیس بشرط عندنا	کذا فی العینی شرح الهدایة
۴۹	(ومنها) ان لا یخالف القبول الایجاب فاذا قال لآخر زوجتک ابنتی علی الف درهم فقال الزوج قبلت النکاح ولا اقبل المهر کان باطلا ولو قبل النکاح وسکت عن المهر ینعقد النکاح بینهما ذکره فی فتاوی ابی اللیث رح	کذا فی الذخیرة
۵۰	وفی مجموع النوازل عبد تزوج امرأة علی رقبته بغیر اذن سیده فقال السید اجزت النکاح ولا اجیزه علی رقبته فالنکاح جائز ولها الاقل من مهر مثلها ومن قیمة العبد یباع فیه	کذا فی الذخیرة

ـــلـہ یعنی یہ ضروری نہیں کہ جس مجلس میں عقدِ نکاح کے لئے تحریر پہنچے تو اسی مجلس میں وہ قبول کرے حکم نمبر ۴۸/۳۳۴ نیز ۳، ۱۶، ۴۵/۳۳۴ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، ـــ۲ـہ حکم نمبر ۳، ۱۶، ۴۰/۳۳۴ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، ـــ۳ـہ حکم نمبر ۳، ۱۶، ۴۰/۳۳۴ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، ـــ۴ـہ حکم نمبر ۴۰/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ـــ۵ـہ حکم نمبر ۴۰/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات/شق نمبر	پہلا باب نکاح کی شرعی تفسیر، صفت، رکن، شرط اور حکم کے احکام — نکاح کی شرطوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۴-۴۳	اور (اگر مذکورہ صورت میں) جب اس عورت کو (اس مرد کی طرف سے عقد نکاح کے لئے) تحریر ملی اور اس نے (زبان سے) اسے پڑھا اور اس نے اس مجلس میں اس مرد سے اپنا نکاح (قبول) نہ کیا (البتہ اس نے دوسری مجلس میں اپنا نکاح اس مرد سے دو گواہوں کے سامنے کیا اور ان گواہوں نے اس عورت کا کلام اور جو کچھ اس تحریر میں لکھا ہے وہ سنا تو (اس صورت میں) وہ نکاح جائز قرار پائے گا ۱	خلاصہ
۴۴	اگر کسی عورت نے (گواہوں سے) کہا کہ فلاں مرد نے مجھے مجھ سے نکاح کے لئے لکھا ہے پس تم گواہ رہو کہ میں نے اس سے اپنا نکاح کیا تو وہ نکاح صحیح قرار پائے گا اس لئے کہ ایجاب عقد کے لئے گواہوں نے عورت کا کلام سن لیا اور نکاح کا پیغام دینے والے مرد کا کلام، گواہوں نے انہیں اس عورت کے سنانے کی وجہ سے سن لیا ۲	ذخیرہ
۴۵	اگر (عقد نکاح میں) ایجاب وقبول (زبان سے ادا کئے بغیر صرف) تحریر کر دیا گیا تو اس سے نکاح منعقد نہ ہوگا ۳	فتح قدیر
۴۶	(نکاح کا قاصد بننے میں) آزاد اور غلام شخص، چھوٹا (یعنی نابالغ) اور بڑا (یعنی بالغ شخص) اور عادل اور فاسق شخص کا حکم قاصد بننے میں برابر ہے اس لئے کہ قاصد بننا بھیجنے والی کی عبارت کو پہنچا دینا ہے ۴	خلاصہ
۴۷	(ا) اگر (عقد نکاح میں) ان دونوں (یعنی عاقدین) نے عقد نکاح اس حال میں کیا کہ وہ دونوں پیدل چل رہے ہیں یا وہ دونوں (اپنی اپنی) سواری کے جانور پر (سوار) جا رہے ہوں تو وہ نکاح جائز نہ ہوگا (ب) اور اگر وہ دونوں چلتی کشتی میں ہوں تو (وہ نکاح) جائز قرار پائے گا ۵	بحر رائق
۴۸	(عقد نکاح کے ایجاب وقبول میں) ایجاب کے فوراً بعد قبول کرنا ہمارے ہاں شرط نہیں ہے ۶	عینی شرح ہدایہ
۴۹	عقد نکاح کی شرطوں میں سے ایک شرطیہ ہے کہ ایجاب قبول کے خلاف نہ ہو پس جب کسی آدمی نے دوسرے سے کہا کہ "میں نے اپنی لڑکی کا نکاح ایک ہزار درہم (حق مہر پر) تجھ سے کیا" تو زوج نے کہا کہ "میں نے قبول کیا اور میں اس حق مہر کو قبول نہیں کرتا"، تو وہ نکاح باطل قرار پائے گا۔ اور اگر اس نے (اس صورت میں) نکاح قبول کیا اور حق مہر سے خاموشی اختیار کی تو ان میں وہ نکاح منعقد قرار پائے گا یہ فتاوی ابو اللیثؒ میں مذکور ہے ۷	ذخیرہ
۵۰	مجموع النوازل میں ہے کہ کسی غلام نے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر، اپنی گردن کو (یعنی اپنے آپ کو) حق مہر قرار دیکر ایک عورت سے نکاح کیا تو آقا نے کہا کہ میں نے اس نکاح کی اجازت دے دی البتہ میں اس غلام کی گردن کو حق مہر قرار دینے کی اجازت نہیں دیتا تو وہ نکاح جائز قرار پائے گا اور اس عورت کے مہر مثل، اور اس غلام کی قیمت جس میں وہ غلام فروخت ہو، ان (دونوں) میں جس کی مقدار کم ہو وہ مقدار اس عورت کا حق مہر ہوگا ۸	ذخیرہ

۶ حکم نمبر ۴۰، ۴۳/۳۳۴ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۷ حکم نمبر ۱، ۴۹ تا ۵۱/۳۳۴ اور ۲/۳۳۳ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۸ حکم نمبر ۴۹/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات وشق نمبر	الباب الاول فی تفسیرہ شرعا وصفتہ ورکنہ وشرطہ وحکمہ — شروط النکاح	حوالہ
۳۲۴-۵۱	ولو زوجت نفسها منه بالف فقبلها بالفين او بخمسمائة صح وتوقف لزوم الزيادة على قبولها فى المجلس على ما عليه الفتوى	كذا فى النهر الفائق
۵۲	(ومنها) ان يضيف النكاح الى كلها او ما يعبر به عن الكل كالرأس والرقبة بخلاف اليد والرجل ولو اضاف النكاح الى ظهرها او بطنها ذكر الحلوانى رح قال مشايخنا الا شبه من مذهب اصحابنا رح انه ينعقد	كذا فى البحر الرائق
۵۳	ولو اضاف النكاح الى نصف المرأة فيه روايتان والصحيح انه لا يصح كذا فى فتاوى قاضيخان والظهيرية وفى التفاريق تزوج نصفها فقد ذكر بعضهم انه يجوز هو المختار	كذا فى مختار الفتاوى
۵۴	(ومنها) ان يكون الزوج والزوجة معلومين فلو زوج بنته وله بنتان لا يصح الا اذا كانت احداهما متزوجة فينصرف الى الفارغة	كذا فى النهر الفائق
۵۵	جارية سميت فى صغرها باسم فلما كبرت سميت باسم آخر قال تزوج باسمها الآخر اذا صارت معروفة باسمها الآخر والاصح عندى ان يجمع بين الاسمين	كذا فى الظهيرية
۵۶	رجل له بنت واحدة اسمها فاطمة قال لرجل زوجت منک ابنتى عائشة ولم تقع الاشارة الى شخصها ذكر فى فتاوى الفضلى رح انه لا ينعقد النكاح	كذا فى المحيط
۵۷	ولو قال زوجت ابنتى منک ولم يزد على هذا وله بنت واحدة جاز	كذا فى المحيط

ل حکم نمبر ۴۹،۴۰/۳۲۳ مع حواشی ملاحظہ ہوں۔ نیز اس حکم میں واللہ اعلم "پانچسو درہم" سے مراد، مذکورہ ہزار درہم حق مہر پر پانچسو درہم کا اضافہ مراد ہے اور اس کا قرینہ ما بعد کی عبارت میں کمی کے ذکر کی بجائے زائد کے لازم ہونے کے متعلق حکم کا ذکر ہے تاہم عبارت گنجلک سی ہے۔ واللہ اعلم چنانچہ اس صورت کے متعلق رد المحتار میں ہے کہ اسمیں بظاہر اس عورت نے حق مہر ہزار لازم کیا اور اس خاوند نے پانچسو قبول کیا تو پھر اس نکاح کا صحیح قرار پانا مشکل ہے اسلئے کہ صاحب حق تو کمی کر سکتا ہے اور وہ عورت ہے نہ کہ مرد پس یہ صورت بظاہر ایجاب و قبول میں اختلاف واقع ہونے سے ہے پس وہ نکاح صحیح نہ قرار پائیگا یہ البحر میں ہے، اور الرحمتی سے بھی یہی مستفاد ہے مفہوم ماخوذ از رد المحتار ج ۲ صفحہ ۲۹۔ حکم نمبر ۶۴/۳۵۰ ملاحظہ ہو (مترجم) ۲ے حکم نمبر ۲۱،۵۲،۳۰/۳۳۴ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات شق نمبر	پہلا باب نکاح کی شرعی تفسیر، صفت، رکن، شرط اور حکم کے احکام — نکاح کی شرطوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۴-۵۱	اگر کسی عورت نے اپنا نکاح کسی مرد سے ایک ہزار درہم پر کیا تو اس مرد نے اس عورت سے نکاح دو ہزار درہم یا پانچ سو درہم (زائد) حق مہر پر قبول کیا تو (وہ نکاح) صحیح قرار پاگیا اور مفتیٰ بہ قول کے بموجب زائد کا لازم ہونا، اسی مجلس میں اس عورت کے قبول کرنے پر موقوف ہوگا ؎۱	نہر فائق
۵۲	عقد نکاح کی شرطوں میں سے ایک شرط یہ ہے کہ نکاح کی اضافت (یعنی نسبت) اس عورت کے کل کی طرف ہو یا اس عورت کے اس عضو کی طرف ہو کہ اس سے کل کی تعبیر کی جاتی ہے مثلاً (محاورہ عرب میں) سر اور گردن بخلاف ہاتھ اور پاؤں کے (کہ ان اعضاء سے کل بدن کی تعبیر نہیں کی جاتی) اور اگر کسی نے عورت کی پیٹھ یا اس کے پیٹ کی طرف نکاح کی اضافت کی تو (اس کے حکم کے متعلق) الحلوانیؒ نے کہا ہے کہ ہمارے مشائخ رح کا قول یہ ہے کہ ہمارے اصحاب کے مذہب سے اشبہ حکم میں وہ نکاح منعقد قرار پائے گا ؎۲	بحر رائق
۵۳	(ا) اگر (عقد نکاح میں) کسی شخص نے نکاح کی اضافت عورت کے نصف کی طرف کی تو اس کے متعلق) دو روایتیں ہیں اور صحیح حکم یہ ہے کہ وہ نکاح صحیح نہ قرار پائے گا۔	قاضیخان، ظہیریہ
	(ب) التفاریق میں ہے کہ (عقد نکاح میں) کسی شخص نے عورت کے نصف سے نکاح (منسوب) کیا تو اس (کے حکم) کے متعلق بعض اہل علم نے ذکر کیا ہے کہ وہ نکاح جائز قرار پائے گا یہی حکم مختار ہے ؎۳	مختار الفتاوی
۵۴	عقد نکاح کی شرطوں میں سے ایک شرط یہ ہے کہ (عقد نکاح میں) خاوند اور بیوی معلوم ہوں پس اگر کسی آدمی نے اپنی ایک بیٹی کا نکاح کیا حالانکہ اسکی دو بیٹیاں ہیں تو (صرف ایک غیر متعین بیٹی کا نکاح کہنے سے) وہ نکاح صحیح نہ قرار پائے گا لیکن اگر اس کی ان دو بیٹیوں میں ایک منکوحہ ہو تو (مذکورہ صورت میں) وہ نکاح (نکاح سے) فارغہ کی طرف راجع ہوگا ؎۴	نہر فائق
۵۵	کسی لڑکی کے بچپن میں اس کا ایک نام رکھا گیا پھر جب وہ بڑی ہوئی تو اس کا ایک اور نام رکھدیا گیا تو (اس کے متعلق) آپ نے فرمایا کہ اس کا نکاح اس کے دوسرے نام سے ہوگا جبکہ وہ اپنے اس دوسرے نام سے مشہور ہوگئی ہو اور میرے ہاں زیادہ صحیح حکم یہ ہے کہ (عقد نکاح میں) اس کے وہ دونوں نام جمع کر دیئے جائیں ؎۵	ظہیریہ
۵۶	کسی آدمی کی ایک ہی بیٹی ہے جس کا نام (مثلاً) فاطمہ ہے اس آدمی نے ایک مرد سے کہا کہ میں نے اپنی بیٹی عائشہ کا نکاح تجھ سے کیا اور اس نے اس کی (یعنی اپنی بیٹی کی) شخصیت کی طرف اشارہ نہیں کیا تو (اس نکاح کے متعلق) فتاوی الفضلی رح میں ہے کہ وہ نکاح منعقد نہ قرار پائے گا ؎۶	محیط
۵۷	اگر کسی آدمی نے یوں کہا کہ میں نے اپنی بیٹی کا نکاح تجھ سے کیا، اس نے اس پر (کسی بات کا) اضافہ نہ کیا اور اس کی بیٹی ایک ہی ہے تو (وہ نکاح) جائز قرار پائے گا ؎۷	محیط

؎۳ حکم نمبر ۵۲/۳۴۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو اور المختار کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر ۲ب/۲۹۴ کے حاشیہ ترتیب الدلائل کی تفصیل کے ن۲ج میں (۳) کا ۱۲ ملاحظہ ہو
؎۴ حکم نمبر ۵،۱۱ تا ۶۲/۳۴۴ اور ۸۶ تا ۹۳/۳۴۹ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، ؎۵ حکم نمبر ۵۴/۳۴۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ؎۶ حکم نمبر ۵۴/۳۴۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ؎۷ حکم نمبر ۵۴/۳۴۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات/شق نمبر	الباب الاول فی تفسیرہ شرعا وصفته ورکنه وشرطه وحکمه شروط النکاح	حوالہ
۳۳۴-۵۸	ولو کان لرجل بنتان کبری اسمها عائشة وصغری اسمها فاطمة واراد ان یزوج الکبری وعقد باسم فاطمة ینعقد علی الصغری ولو قال زوجت ابنتی الکبری فاطمة لا ینعقد علی احداهما	کذا فی الظهیریة
۵۹	ابو الصغیرة اذا قال زوجت بنتی فلانة من ابن فلان وقال فلان قبلت لابنی ولم یسم الابن ان کان له ابنان لا یجوز وان کان له ابن واحد یصح	کذا فی الظهیریة وفتاوی قاضیخان
۶۰	ولو ذکر ابو البنت اسم الابن فقال زوجت بنتی من ابنک فلان فقال ابو الابن قبلت صح	کذا فی الظهیریة وفتاوی قاضیخان
۶۱	خنثیان صغیران قال ابو احدهما لابی الآخر بمحضر من الشهود زوجت ابنتی هذه من ابنک هذا وقبل الآخر ثم ظهر ان الجاریة کانت غلاما والغلام کان جاریة کان النکاح جائزا	کذا فی الظهیریة وفتاوی قاضیخان
۶۲	ولو قال ابو الصغیرة لابی الصغیر زوجت ابنتی ولم یزد علیه شیئاً وقال ابو الصغیر قبلت یقع النکاح للاب هو المختار	کذا فی مختار الفتاوی
۶۳	وهو الصحیح	کذا فی الظهیریة
۳۳۵ -	**احکام النکاح** تعداد شق ۱	
۱	(واما احکامه) فحل الاستمتاع کل منهما بالآخر علی وجه المأذون فیه شرعا	کذا فی فتح القدیر

ا؎ حکم نمبر ۵۴/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۲؎ حکم نمبر ۵۴/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۳؎ حکم نمبر ۵۴/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۴؎ حکم نمبر ۵۴/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۵؎ حکم نمبر ۵۴/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو اور "المختار" کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر ۲ب/۴۹۷ کے حاشیہ ترتیب الدلائل کی تفصیل کے "۱۰ ج" میں (۳) کا ۱۲ ملاحظہ ہو (مترجم) ۶؎ حکم نمبر ۵۴/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو اور "الصحیح" کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر ۲ب/۴۹۷ کے حاشیہ ترتیب الدلائل کی تفصیل کے "۱۰ ج" میں (۳) کا ۲ ملاحظہ ہو (مترجم) ۷؎ حکم نمبر ۱ تا ۱۰/۳۳۵، ۱/۳۳۱ مع حواشی نیز حکم نمبر ۳۵، ۶۸ تا ۷۰/۴۶۳ مع حواشی اور نکاح متعہ اور نکاح موقت

دفعات وشق نمبر	پہلا باب: نکاح کی شرعی تفسیر، صفت، رکن، شرط اور حکم کے احکام — نکاح کی شرطوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۴-۵۸	(ف) کسی آدمی کی دو بیٹیاں ہیں ایک بڑی ہے جس کا نام عائشہ ہے اور (دوسری اس سے) چھوٹی ہے جس کا نام فاطمہ ہے اس آدمی نے بڑی بیٹی کا نکاح کرنا چاہا اور عقد نکاح میں فاطمہ کا نام لیا تو وہ نکاح چھوٹی بیٹی (یعنی فاطمہ) سے منعقد قرار پائے گا (ب) اور اگر اس آدمی نے (مذکورہ صورت میں[۱]) یوں کہا کہ میں نے اپنی بڑی بیٹی فاطمہ کا نکاح کیا تو ان دونوں میں سے کسی کا نکاح بھی منعقد نہ ہوگا	ظہیریہ
۵۹	(ف) چھوٹی (یعنی نابالغہ) بیٹی کے باپ نے کہا کہ میں نے (اپنی فلاں بیٹی کا نکاح، فلاں آدمی کے بیٹے سے کیا اور اس آدمی نے کہا کہ میں نے اپنے بیٹے کے لئے قبول کیا اور بیٹے کا نام نہ لیا تو (اس کے متعلق حکم یہ ہے کہ) اگر اس آدمی کے دو بیٹے ہوں تو یہ نکاح جائز نہ قرار پائے گا (ب) اور اگر (اس صورت میں) اس کا ایک ہی بیٹا تھا تو (پھر) وہ نکاح صحیح قرار پائے گا [۲]	ظہیریہ، قاضیخان
۶۰	اور اگر (مذکورہ صورت میں) اس بیٹی کے باپ نے (اس آدمی کے) بیٹے کا نام لیا پس اس نے یوں کہا کہ میں نے اپنی (فلاں) بیٹی کا نکاح تیرے فلاں بیٹے سے کیا تو بیٹے کے باپ نے کہا کہ میں نے قبول کیا تو (وہ نکاح) صحیح قرار پائے گا [۳]	ظہیریہ، قاضیخان
۶۱	دو خنثی (یعنی ہیجڑے) تھے ان میں سے ایک کے باپ نے دوسرے کے باپ سے گواہوں کے سامنے کہا کہ میں نے اپنی اس بیٹی کا نکاح تیرے اس بیٹے سے کیا اور دوسرے نے قبول کیا پھر بعد میں یہ ظاہر ہوا کہ جس کو لڑکی قرار دیا تھا وہ لڑکا نکلا اور جس کو لڑکا قرار دیا تھا وہ لڑکی ہے تو (اس صورت میں) وہ نکاح جائز ہوگا [۴]	ظہیریہ، قاضیخان
۶۲	اگر (عقد نکاح میں) چھوٹی (یعنی نابالغہ لڑکی) کے باپ نے چھوٹے (یعنی نابالغ لڑکے) کے باپ سے کہا کہ میں نے اپنی لڑکی نکاح میں دے دی اور اس نے اسپر (کسی بات کا) اضافہ نہ کیا اور چھوٹے لڑکے کے باپ نے کہا کہ میں نے قبول کیا تو (اس صورت میں) وہ نکاح اس باپ کے لئے قرار پائے گا۔ اور یہی حکم مختار ہے [۵]	مختار الفتاوی
۶۳	اور یہی (مذکورہ) حکم صحیح ہے [۶]	ظہیریہ
۳۳۵ -	**نکاح کے احکام** اور اسمیں ۱۲ شقیں ہیں	
۱	نکاح کے (۱۲) احکام یہ ہیں کہ ان[۱] دونوں (یعنی خاوند اور بیوی) میں سے ہر ایک کو دوسرے سے ایسا استمتاع حلال قرار پاتا ہے جس کی اجازت شریعت نے دی ہو [۷]	فتح القدیر

[۱] کے متعلق حکم نمبر ۱ تا ۶ / ۳۴۸ مع حواشی نیز حکم نمبر ۴۲ / ۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات شق نمبر	الباب الاول فی تفسیرہ شرعا وصفته ورکنه وشرطه وحکمه — شروط النکاح	حوالہ
۳۳۵-۲	وملک الحبس وهو صیرورتها ممنوعة عن الخروج والبروز	هکذا فی البحر الرائق
۳	ووجوب المهر والنفقة والکسوة علیه	هکذا فی البحر الرائق
۴	وحرمة المصاهرة	هکذا فی البحر الرائق
۵	والارث من الجانبین	هکذا فی البحر الرائق
۶	ووجوب العدل بین النساء وحقوقهن	هکذا فی البحر الرائق
۷	ووجوب اطاعته علیها اذا دعاها الی الفراش	هکذا فی البحر الرائق
۸	وولایة تأدیبها اذا لم تطعه بان نشزت	هکذا فی البحر الرائق
۹	واستحباب معاشرتها بالمعروف	هکذا فی البحر الرائق
۱۰	وتحریم الجمع بین الاختین ومن فی معناهما	کذا فی السراج الوهاج

۱؎ حکم نمبر ۱/۳۳۵ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ۲؎ حکم نمبر ۱/۳۳۵ مع حاشیہ ملاحظہ ہو اور حق مہر کے احکام فتاوی عالمگیری کی بحث ۶ کے باب ۷ میں اور نان نفقہ اور لباس کے احکام فتاوی عالمگیری کی بحث ۸ کے باب ۱۷ میں ہیں (مترجم)، ۳؎ حکم نمبر ۱/۳۳۵ مع حاشیہ ملاحظہ ہو اور حرمت مصاہرہ کے احکام حکم نمبر ۳۳۸ میں ہیں (مترجم)، ۴؎ حکم نمبر ۱/۳۳۵ مع حاشیہ اور میراث کے احکام فتاوی عالمگیری کی بحث ۶۱ میں ہیں (مترجم)، ۵؎ حکم نمبر ۱/۳۳۵، ۲۳/۳۴۵ مع حواشی اور مرد کے ذمہ اس کی منکوحہ عورتوں میں عدل، برابری اور ساتھ رہنے میں باری کی تقسیم کے احکام، فتاوی عالمگیری کی بحث ۶ کے باب ۱۱ میں ہیں (مترجم)، ۶؎ حکم نمبر ۱/۳۳۵ مع حاشیہ نیز حکم

دفعات شق نمبر	پہلا باب: نکاح کی شرعی تفسیر، صفت، رکن، شرط اور حکم کے احکام　　نکاح کی شرطوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۵-۲	اور (عقد نکاح کی بنا پر مرد کے لئے عورت پر، [۲]ملک الحبس ہو جاتی ہے اور ملک الحبس سے مراد، عورت کو باہر نکلنے اور بے پردہ ہونے سے منع کرتا ہے [۱ھ]	بحر رائق
۳	اور (عقد نکاح سے) مرد کے ذمہ عورت کا حق مہر[۳]، نان[۴] نفقہ اور لباس[۵] واجب قرار پاتا ہے [۲ھ]	بحر رائق
۴	اور (عقد نکاح سے) حرمت[۶] مصاہرہ واجب قرار پاتی ہے [۳ھ]	بحر رائق
۵	اور (عقد نکاح سے) جانبین[۷] (یعنی خاوند اور بیوی) میں میراث کا حق واجب قرار پاتا ہے [۴ھ]	بحر رائق
۶	اور (عقد نکاح سے اس مرد کی منکوحہ) عورتوں[۸] کے مابین عدل کرنا اور ان کے حقوق کی حفاظت کرنا واجب قرار پاتا ہے [۵ھ]	بحر رائق
۷	اور (عقد نکاح سے) عورت[۹] پر خاوند کی اطاعت واجب قرار پاتی ہے جب وہ اسے بستر پر بلائے [۶ھ]	بحر رائق
۸	اور (عقد نکاح سے) مرد[۱۰] کو (اس کی منکوحہ) عورت کی تادیب کا حق حاصل ہو جاتا ہے جبکہ وہ اس کی اطاعت نہ کرے یعنی جب وہ سرکشی کرے [۷ھ]	بحر رائق
۹	اور (عقد نکاح سے) اس[۱۱] (منکوحہ) عورت کے ساتھ رہن سہن میں بھلائی اختیار کرنا مستحب قرار پاتا ہے [۸ھ]	بحر رائق
۱۰	اور (عقد نکاح سے) یہ[۱۲] حرام قرار پاتا ہے کہ (منکوحہ بیوی کے نکاح کی موجودگی میں اس کی بہن کو یعنی) دو بہنوں کو یا جو ان کے معنی میں ہیں (مثلاً اس کی حقیقی خالہ یا پھوپھی سے نکاح کر کے) جمع کرے [۹ھ]	سراج وہاج

۱۹ب/۴۶۷ اور ۲۷/۳۴۹ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، ۷ھ حکم نمبر ۱/۳۳۵ مع حاشیہ نیز حکم نمبر ۱۹ب/۴۶۷ مع حاشیہ ملاحظہ ہو۵ (مترجم)، ۸ھ حکم نمبر ۱/۳۳۵ مع حاشیہ نیز حکم نمبر ۱۹ب/۴۶۷ کے حاشیہ کا ۱، ۲ ملاحظہ ہوں (مترجم)، ۹ھ حکم نمبر ۱/۳۳۵ مع حاشیہ نیز حکم نمبر ۳۴۰ تا ۳۴۳، ۳۴۷ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم

دفعہ وشق نمبر	الباب الثانی فیما ینعقد بہ النکاح وما لا ینعقد بہ — ماینعقد بہ النکاح ومالا	حوالہ
	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	
	الباب الثانی فیما ینعقد بہ النکاح وما لا ینعقد بہ دفعات ٣٣٦ تا ٣٣٦ ، عنوان ١ تعداد شق ٥٥	
٣٣٦-	**ماینعقد بہ النکاح ومالا** تعداد شق ٥٥	
١	ینعقد بالایجاب والقبول وضعا للمضی اووضعا احدھما للمضی والآخر لغیرہ مستقبلا کان کالامر اوحالا کالمضارع[1]	کذا فی النہر الفائق
٢	فاذا قال لہا اتزوجک بکذا فقالت قد قبلت یتم النکاح وان لم یقل الزوج قبلت[2]	کذا فی الذخیرۃ
٣	ولو قال تزوجینی نفسک فقبلت انعقد ان لم یقصد بہ الاستقبال[3]	ھکذا فی النہر الفائق
٤	وکما ینعقد بالعبارۃ ینعقد بالاشارۃ من الاخرس ان کانت اشارۃ معلومۃ[4]	کذا فی البدائع
٥	ولا ینعقد بالتعاطی[5]	کذا فی النہایۃ
٦	ولا ینعقد بالکتابۃ من الحاضرین فلو کتب تزوجتک فکتبت قبلت لم ینعقد	ھکذا فی النہر الفائق

١ ایجاب وقبول کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر ٣٣٣ ملاحظہ ہو نیز حکم نمبر ١ تا ٤/٣٣٦ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ٢ حکم نمبر ١/٣٣٦ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ٣ حکم نمبر ١/٣٣٦ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ٤ حکم نمبر ١/٣٣٦ مع حاشیہ اور اس کی نظیر کے متعلق حکم نمبر ١٩/٣٣٤ ملاحظہ ہوں (مترجم) ٥ تعاطی مثلاً یہ کہ مرد اور عورت میں ایجاب وقبول کے بغیر، مرد عورت کے سامنے حق مہر

دفعات شق نمبر	دوسرا باب جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اور جن سے نہیں انکے احکام جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اور جن سے نہیں انکے احکام کا بیان	حوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دوسرا باب جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اور جن سے نہیں

دفعات ۳۳۶ تا ۳۳۶، عنوان ۱، تعداد شق ۵۷

دفعات شق نمبر	متن	حوالہ
۳۳۶	**جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد ہوتا ہے اور جن سے نہیں۔** اور اسمیں ۵۷ شقیں ہیں	
۱	عقد نکاح ایسے ایجاب وقبول سے منعقد قرار پاتا ہے جن کے الفاظ زمانہ ماضی کے لئے موضوع ہوں یا ان میں سے ایک زمانہ ماضی کے لئے موضوع ہو اور دوسرا غیر ماضی کے لئے ہو خواہ وہ (دوسرا لفظ) زمانہ مستقبل کے لئے موضوع ہو مثلاً وہ فعل امر ہو یا وہ زمانہ حال کے لئے موضوع ہو مثلاً وہ فعل مضارع ہو [۱]	نہر فائق
۲	جب (عقد نکاح میں) مرد نے عورت سے کہا کہ میں تجھ سے اتنے حق مہر پر نکاح کرتا ہوں اور عورت نے کہا کہ میں نے قبول کیا تو اس سے عقد نکاح تمام قرار پائے گا اگرچہ خاوند نے (پھر یہ) نہ کہا کہ میں نے قبول کیا [۲]	ذخیرہ
۳	اگر (عقد نکاح میں) مرد نے (عورت سے) کہا کہ تو اپنے آپ کو میرے نکاح میں کردے تو عورت نے کہا کہ میں نے قبول کیا تو اس سے نکاح منعقد قرار پا گیا بشرطیکہ مرد نے مذکورہ قول میں آئندہ زمانہ میں نکاح مراد نہ لیا ہو [۳]	نہر فائق
۴	عقد نکاح کا منعقد ہونا جس طرح عبارت سے (یعنی الفاظ سے) ہوتا ہے اسی طرح گونگے کے اشارہ سے بھی ہو جاتا ہے بشرطیکہ وہ اشارہ معلوم اشارہ ہو [۴]	بدائع
۵	تعاطی (یعنی صرف لینے دینے) سے نکاح منعقد قرار نہیں پاتا [۵]	نہایہ
۶	(عقد نکاح) ان دونوں (یعنی مرد اور عورت) کے حاضر ہونے کی صورت میں (ایجاب وقبول محض) تحریر کردینے سے (نکاح) منعقد نہیں قرار پاتا پس اگر مرد نے (محض) یہ تحریر کیا کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا پھر عورت نے (محض) یہ تحریر کیا کہ میں نے قبول کیا تو (اس سے) نکاح منعقد نہ قرار پائے گا [۶]	نہر فائق

[۶] حکم نمبر ۴۱، ۴۲ / ۳۳۶ رکھ دے عورت اسے اٹھالے اور وہ مرد اس عورت کو ساتھ لے جائے۔ حکم نمبر ۱ / ۳۳۶ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) اور ۱ / ۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات وشق نمبر	الباب الثانی فیما ینعقد به النکاح وما لا ینعقد به	ما ینعقد به النکاح وما لا	حـــوالـــہ
۳۳۶-۷	(ومما ینعقد النکاح فهو نوعان) صریح وکنایة فالصریح لفظ النکاح والتزویج وما عداهما وهو ما یفید ملک العین فی الحال کنایة	کذا فی النهر الفائق ناقلا عن المبسوط
۸	فینعقد بلفظ الهبة	هکذا فی الهدایة
	ولو قالت وهبت نفسی منک فقال الرجل اخذت قالوا لا یکون نکاحا	کذا فی فتاوی قاضیخان
۹	ولو قال وهبت بنتی لخدمة منك وقبل الآخر لا یکون نکاحا	کذا فی الذخیرة
۱۰	اذا طلب الرجل من امرأة زنا فقالت وهبت نفسی منک فقال الرجل قبلت لا یکون نکاحا	کذا فی فتاوی قاضیخان
۱۱	وینعقد بلفظ التملیك والصدقة وبلفظ البیع هو الصحیح	هکذا فی الهدایة
۱۲	وکذا بلفظ الشراء فی الصحیح	هکذا فی فتاوی قاضیخان
۱۳	وکذا بلفظ الجعل علی الصحیح	کذا فی العینی شرح الکنز والتبیین
۱۴	ولو قال لامرأة کنت لی او صرت لی فقالت نعم او صرت لک کان نکاحا	کذا فی الذخیرة

۱ درمختار ورد المحتار میں ہے کہ (اس صورت میں) فی الحال کی قید سے وصیت کی صورت خارج قرار پائی اور لکھا ہے کہ ملک عین سے مراد ملکِ عین کاملہ ہے پس لفظ شرکت کی صورت خارج ہوگئی۔ مفہوم ماخوذ از درمختار ورد المحتار ج ۲ ص ۲۹۱ ۔حکم نمبر ۳۴،۳۱ / ۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں۔ نکاح کے منعقد ہونے کیلئے صریح الفاظ تو نکاح اور تزویج ہیں اور کنایۃ کے الفاظ جو ما بعد میں مذکور ہیں انکا تعلق عربی وفارسی محاورات سے ہے (مترجم)، ۲ اس حکم کے ماخذ فتاوی قاضیخان میں مزید لکھا ہے کہ جب کسی آزاد عورت نے کسی مرد سے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو تجھے ہبہ کیا اور اس نے یہ علی وجہ النکاح کہا پس اس مرد نے یوں کہا کہ میں نے قبول کیا تو وہ نکاح قرار پاگیا۔ مفہوم ماخوذ از فتاوی قاضیخان علی ھامش عالمگیری عربی ج ۱ ص ۳۲۱ ۔ اور درمختار ورد المحتار میں ہے کہ ہبہ کے لفظ سے نکاح اس صورت میں قرار پاتا ہے جبکہ وہ ہبہ نکاح کے قصد (یعنی نیت) سے ہو اور لکھا ہے کہ جان لو کہ (عقد نکاح میں) ہبہ (کے لفظ) کی صورت میں وہ منکوحہ یا تو باندی ہوگی یا آزاد پس جب اس نے ہبہ کی اضافت باندی کی طرف کی تو اگر صورت حال نکاح پر دلالت کرتی ہو مثلاً گواہوں کی حاضری، حق مہر کا ذکر وغیرہ تو اس صورت میں وہ ہبہ، نکاح قرار پائے گا اور اگر صورت حال نکاح پر دلالت نہ کرے تو اگر اس نے نکاح کی نیت سے ایسا کہا اور موہوب لہ نے بھی اسکی تصدیق کی تو اس نیت کے قرینہ کی بنا پر وہ ہبہ (بھی) نکاح قرار پائے گا اور اگر اسنے (اس صورت میں) وہ ہبہ نکاح کی نیت سے نہ کیا تو وہ ہبہ ملکِ رقبہ یعنی ملکیت میں دینا قرار پائے گا اور جب ہبہ کی اضافت آزاد عورت کی طرف ہوئی تو مذکورہ نیت کے قرینہ کے بغیر بھی وہ ہبہ نکاح قرار پائے گا اس لئے کہ (اس صورت میں) محل، ہبہ کا حقیقی معنی قبول نہیں کرتا یعنی آزاد عورت مملوکہ نہیں ہوسکتی لہذا لفظ ہبہ کا مجازی معنی پر محمول ہونا ہی

دفعات/شق نمبر	دوسرا باب، جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اور جن سے نہیں انکے احکام۔ جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اور جن سے نہیں انکے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۶-۷	جن (الفاظ وغیرہ) سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے وہ دو قسم پر ہیں صریح (یعنی نکاح کے لئے واضح الفاظ) اور کنایہ (یعنی غیر واضح) صریح لفظ (نکاح کے انعقاد میں) نکاح اور تزوج کا لفظ ہے اور ان کے علاوہ جو لفظ ایسے ہوں جو فی الحال، ملک عین کا فائدہ دیتے ہوں وہ کنایہ ہیں [۱]	نہر فائق
۸	(ا) پس (عقد نکاح میں) ہبہ کرنے کے لفظ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے۔	ہدایہ
	(ب) اگر کسی عورت نے یوں کہا کہ میں نے اپنے آپ کو تجھے ہبہ کر دیا اور اس مرد نے کہا کہ "میں نے لے لیا" تو (اس کے حکم کے متعلق) مشائخ کا قول یہ ہے کہ (اس سے) وہ نکاح منعقد نہ قرار پائے گا [۲]	قاضیخان
۹	اگر کسی آدمی نے یوں کہا کہ میں نے اپنی لڑکی تیری خدمت کے لئے ہبہ کی اور (اس) دوسرے نے قبول کر لیا تو (محض اس سے) وہ نکاح نہ قرار پائے گا [۳]	ذخیرہ
۱۰	جب کسی مرد نے کسی عورت سے زنا کا مطالبہ کیا تو اس عورت نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو تجھے ہبہ کیا پھر اس مرد نے کہا کہ میں نے قبول کیا تو (اس سے) وہ نکاح نہ قرار پائے گا [۴]	قاضیخان
۱۱	عقد نکاح، تملیک (یعنی مالک بنا دینے)، صدقہ کر دینے اور بیع کر دینے کے لفظ سے منعقد قرار پاتا ہے یہ حکم صحیح ہے [۵]	ہدایہ
۱۲	اور اسی طرح (عقد نکاح میں) خرید کرنے کے لفظ سے صحیح حکم میں، وہ نکاح منعقد قرار پاتا ہے [۶]	قاضیخان
۱۳	اور اسی طرح (عقد نکاح میں) جعل (یعنی کر دینے) کے لفظ سے وہ نکاح منعقد قرار پاتا ہے [۷]	عینی شرح کنز
۱۴	اگر (عقد نکاح میں) کسی مرد نے عورت سے یوں کہا کہ کنتِ لی (یعنی تو میرے لئے ہوئی) یا یوں کہا کہ صرت لی (یعنی تو میرے لئے ہوگئی) تو اس عورت نے کہا کہ "ہاں"، یا اس عورت نے یوں کہا کہ میں تیرے لئے ہوگئی تو (اس سے) وہ نکاح قرار پا گیا [۸]	ذخیرہ

[۱] قرینہ قرار پاکر نکاح منعقد قرار پائے گا۔ اور اگر لفظ ہبہ میں کوئی قرینہ عدم نکاح پر قائم ہو تو پھر لفظ ہبہ سے نکاح منعقد نہ ہوگا چنانچہ اگر کسی مرد نے کسی عورت سے زنا کا مطالبہ کیا تو اس عورت نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو تجھے ہبہ کیا اور اس مرد نے کہا کہ میں نے قبول کیا تو اس صورت میں لفظ ہبہ سے نکاح منعقد نہ قرار پائے گا جیسا کہ کسی (لڑکی) کے باپ نے کسی مرد سے کہا کہ میں نے اپنی بیٹی تیری خدمت کے لئے ہبہ کردی اور اس مرد نے کہا کہ میں نے قبول کی تو اس سے نکاح منعقد نہ ہوگا لیکن اگر اس (لڑکی کے باپ) نے ایسا کہنے میں نکاح کر دینے کا ارادہ کیا تو پھر اور حکم ہے یہ البحر میں ہے مفہوم ماخوذ از درمختار و ردالمختار ج ۲ ص ۲۹۱ وھکذا فی فتاوی قاضیخان علی ھامش عالمگیری عربی ج ۱ ص ۳۲۱ حکم نمبر ۱،۷ تا ۱۰ / ۳۳۶ اور ۱۹۱ و ۳ / ۳۴۹ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [۲] حکم نمبر ۸ / ۳۳۶ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [۳] حکم نمبر ۸ / ۳۳۶ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [۴] [۵] حکم نمبر ۱،۷ / ۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [۶] حکم نمبر ۱،۷ / ۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [۷] حکم نمبر ۱،۷ / ۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [۸] حکم نمبر ۱،۷ / ۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

حوالہ	الباب الثانی فیما ینعقد به النکاح وما لا ینعقد به ما ینعقد به النکاح وما لا	دفعات شق نمبر
كذا فی الوجیز للکردری	وكذا او قال کونی امرأتی بمائة فقبلت او اعطیتك مائة على ان تکونی امرأتی فقبلت کان نکاحا	٣٣٦-١٥
كذا فی الذخیرة	اذا قال ثبت حقی فی منافع بضعك بالف فقالت قبلت صح النكاح	١٦
هكذا فی فتاوی قاضیخان	ولو قالت امرأة عرستك نفسی فقال قبلت یکون نکاحا	١٧
كذا فی محیط السرخسی	ولو قالت المبانة رددت نفسی الیك فقال الزوج قبلت بحضرة الشاهدین یکون نکاحا	١٨
كذا فی الذخیرة	وفی اجناس الناطفی[١] اذا طلق امرأته ثلاثا او بائنا ثم قال لها راجعتك على كذا ورضیت المرأة بذلك وكان بحضر من الشهود كان نكاحا صحیحا وان لم یذكر المال فان اجمعا على ان الزوج اراد به النكاح كان نكاحا والا فلا	١٩
كذا فی فتاوی قاضیخان	ولو قال ذلك لاجنبیة لم یكن بینهما نكاح بمحضر من الشهود فقالت المرأة رضیت لا یكون نكاحا	٢٠
كذا فی الخلاصة	رجل قال لامرأة مرا باشیدی فقالت المرأة باشیدم[٦] لا ینعقد الا اذا قال لها باشیدی بزنی فقالت باشیدم[٦] یكون نكاحا وقیل ینعقد النكاح وهو الظاهر بحکم العرف	٢١

١ـہ حکم نمبر ١، ٧/٣٣٦ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ٢ـہ حکم نمبر ١، ٧/٣٣٦ مع حواشی، ملاحظہ ہوں (مترجم) ٣ـہ حکم نمبر ١، ٧/٣٣٦ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ٤ـہ حکم نمبر ١، ٧/٣٣٦ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ٥ـہ حکم نمبر ١، ٧، ٢٠/٣٣٦ مع حواشی، ملاحظہ ہوں (مترجم) ٦ـہ حکم نمبر ١، ٧، ١٩/٣٣٦ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ٧ـہ أكنت لی فقالت كنت۔ عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی کیا تو میری ہوئی تو اس عورت نے کہا کہ میں ہوئی (مترجم) ٨ـہ أكنت للزوجیة فقالت كنت۔ عربی حاشیہ

دفعات وشق نمبر	دوسرا باب: جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اور جن سے نہیں ان کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۶-۱۵	اسی (مذکورہ حکم کی) طرح اگر (عقد نکاح میں) کسی مرد نے (ایک عورت سے) کہا کہ تو ایک سو (حق مہر) پر میری عورت ہو جا تو اس عورت نے قبول کیا یا اس مرد نے یوں کہا کہ میں نے تجھے ایک سو اس شرط پر دیئے تو میری عورت ہو جائے تو اس عورت نے قبول کیا تو (اس سے) وہ نکاح قرار پا گیا ؎۱	وجیز کردری
۱۶	جب (عقد نکاح میں) کسی مرد نے (ایک عورت سے) یوں کہا کہ تیرے بضعہ (یعنی عضو مخصوص) سے منافع حاصل کرنے میں ایک ہزار پر میرا حق ثابت ہوا تو اس عورت نے کہا کہ میں نے قبول کیا تو (اس سے) وہ نکاح صحیح قرار پا گیا ؎۲	ذخیرہ
۱۷	اگر (عقد نکاح میں) کسی عورت نے (ایک مرد سے) یوں کہا کہ میں نے اپنے آپ کو تیری عروسی میں دے دیا تو اس مرد نے کہا کہ میں نے قبول کیا تو (اس سے) وہ نکاح قرار پا گیا ؎۳	قاضیخان
۱۸	اگر (عقد نکاح میں) بائنہ طلاق یافتہ عورت نے (سابقہ شوہر سے) یوں کہا کہ میں نے اپنے آپ کو تیری طرف واپس کیا تو اس (سابق) شوہر نے کہا کہ میں نے قبول کیا اور یہ دو گواہوں کے سامنے ہوا تو (اس سے) وہ نکاح صحیح قرار پائے گا ؎۴	محیط سرخسی
۱۹	(الف) اجناس الناطفی رح میں ہے کہ جب کسی مرد نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں (اور حلالہ ہو گیا) یا اس نے بائنہ طلاق دی پھر اس مرد نے اس عورت سے کہا کہ میں نے اتنے مال پر تیری طرف رجوع کیا اور اس پر وہ عورت راضی ہو گئی اور یہ گواہوں کے سامنے ہوا تو (اس سے) وہ نکاح صحیح قرار پا گیا (ب) اور اگر (اس صورت میں) اس مرد نے مال کا ذکر نہ کیا تو اگر ان دونوں (یعنی اس مرد اور عورت) نے اس پر اتفاق کیا کہ اس (سابقہ) شوہر نے ایسا کہنے میں نکاح کا ارادہ کیا تھا تو وہ نکاح قرار پائے گا ورنہ نہیں ؎۵	ذخیرہ
۲۰	اور (مذکورہ صورت میں) اگر اس مرد نے وہ (مذکورہ) کلام کسی ایسی اجنبیہ عورت سے کیا کہ ان دونوں میں کبھی نکاح نہ ہوا تھا وہ (کلام) گواہوں کے سامنے ہوا اور اس عورت نے کہا کہ میں راضی ہوں تو (اس سے) وہ نکاح نہ قرار پائے گا ؎۶	قاضیخان
۲۱	(الف) (عقد نکاح میں) ایک مرد نے ایک عورت سے یوں کہا کہ تو میری ہوئی تو اس عورت نے کہا کہ میں ہوئی تو اس سے نکاح منعقد نہ قرار پائے گا لیکن جب اس مرد نے اسے یوں کہا کہ تو میری بیوی ہوئی تو اس عورت نے کہا کہ میں ہوئی تو اس سے وہ نکاح قرار پائے گا (ب) اور بعض کا قول یہ ہے کہ وہ نکاح (ہر دو صورتوں میں) قرار پائے گا اور حسب عرف یہی حکم ظاہر ہے ؎۹	خلاصہ

فتاوی ہذا یعنی کیا تو میری بیوی ہوئی تو اس عورت نے کہا کہ میں ہوئی (مترجم)، ؎۹ حکم نمبر ۲۱/۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات/شق نمبر	الباب الثانی فیما ینعقد به النکاح وما لا ینعقد به — ماینعقد به النکاح ومالا	حوالہ
۳۳۶-۲۲	اذا قال لغیرہ دختر خویش مرادہ[1] فقال دادم[2] ینعقد النکاح وان لم یقل الخاطب پذیرفتم[3] ولو قال مرا دادی[4] فقال دادم[5] لا ینعقد النکاح ما لم یقل الخاطب پذیرفتم[6] الا اذا اراد بقوله دادی[7] التحقیق دون السوم فحینئذ ینعقد وان لم یقل الخاطب پذیرفتم وفی مجموع النوازل عن الشیخ الامام نجم الدین النسفی ان فی قوله دختر خویش مرادہ لا بد ان یقول بزنی ده[8] ویقول الآخر بزنی دادم[9] فاما بدون ذلك فلا ینعقد النکاح عند بعض المشائخ وعند بعضهم ینعقد فلا بد من هذه الزیادة لتصیر المسألة متفقا علیها	کذا فی المحیط
۲۳	قیل لامرأة خویشتن را بفلان بزنی دادی[11] فقالت دادم[12] وقیل للزوج پذیرفتی[13] فقال پذیرفت[14] ینعقد النکاح وان لم تقل المرأة دادم والزوج پذیرفتم	ھکذا فی الذخیرة
۲۴	قیل لامرأة خویشتن رازن من کردی[16] فقالت کردم[17] ینعقد النکاح	ھکذا فی الذخیرة
۲۵	وکذا لو قال خویشتن را زن من کردانیدی فقالت کردانیدم[19]	ھکذا فی الذخیرة

۱ اعطنی بنتک - عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی تو اپنی بیٹی مجھے دے دے (مترجم) ۲ اعطیتها عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی میں نے دے دی (مترجم) ۳ قبلت - عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی میں نے قبول کیا (مترجم) ۴ اعطیتنی - عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی تو نے (اپنی بیٹی) مجھے دے دی (مترجم) ۵ اعطیتک - عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی میں نے تجھے دے دی (مترجم) ۶ قبلت - عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی میں نے قبول کیا (مترجم) ۷ اعطیت - عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی تو نے دے دی (مترجم) ۸ للزوجیة - عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی بیوی قرار پانے کے لئے (مترجم) ۹ اعطیتها للزوجیة - عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی میں نے اسے بیوی قرار پانے کے لئے دے دیا (مترجم) ۱۰ حکم نمبر $\frac{۱، ۷، ۴۴}{۳۳۶}$ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۱۱ هل اعطیت نفسک فلانا للزوجیة عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی کیا تو نے اپنے آپ کو فلاں کی بیوی قرار پانے کے لئے دے دیا (مترجم) ۱۲ اعطیت - عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی

دفعات شق نمبر	دوسرا باب، جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اور جن سے نہیں انکے احکام جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اور جن سے نہیں انکے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۶-۲۲	(ا) (جب عقد نکاح میں) کسی مرد نے دوسرے سے کہا کہ تو اپنی بیٹی مجھے دے دے تو اس نے کہا کہ میں نے دے دی تو (اس سے) نکاح منعقد قرار پائے گا اگرچہ اس نکاح کا پیغام دینے والے نے یہ نہ کہا کہ میں نے قبول کیا۔ اور اگر اس نے یوں کہا کہ (تو نے اپنی بیٹی) مجھے دے دی تو اس نے کہا کہ میں نے دے دی تو جبتک نکاح کا پیغام دینے والا یوں نہ کہے کہ میں نے قبول کی، وہ نکاح منعقد نہ قرار پائے گا لیکن اگر اس نے اپنے قول (تو نے اپنی بیٹی) "مجھے دے دی" میں دے دینا متحقق مراد لیا ہو (دریافت کرنا اور) جکا مراد نہ لیا ہو تو پھر وہ نکاح منعقد قرار پائے گا اگرچہ نکاح کا پیغام دینے والے نے یوں نہ کہا کہ میں نے قبول کیا (ب) مجموع النوازل میں شیخ امام نجم الدین نسفیؒ سے مروی ہے کہ اس کا (مذکورہ) یہ قول کہ تو اپنی بیٹی مجھے دے دے اس میں یہ (لفظ بھی) کہنا ضروری ہے کہ (تو اپنی بیٹی مجھے) میری بیوی قرار پانے کے لئے (دے دی) اور وہ دوسرا یوں کہے کہ میں نے بیوی قرار پانے کے لئے دے دی پس ایسا کہے بغیر بعض مشائخ کے ہاں نکاح منعقد نہ قرار پائے گا اور بعض کے ہاں منعقد قرار پائے گا بس اس (لفظ) کا اضافہ ضروری ہے تاکہ اس مسئلہ کا حکم متفق علیہ قرار پائے ۱۴	محیط
۲۳	(عقد نکاح میں) کسی عورت سے کہا گیا کہ تو نے اپنے آپ کو فلاں مرد کی بیوی قرار پانے کے لئے دے دیا تو اس نے کہا کہ دے دیا پھر شوہر سے کہا گیا کہ تو نے قبول کیا تو اس نے کہا کہ قبول کیا تو (اس سے) نکاح منعقد قرار پائے گا اگرچہ اس عورت نے یوں نہ کہا کہ میں نے دے دیا اور اس شوہر نے یوں نہ کہا کہ میں نے قبول کیا ۱۵	ذخیرہ
۲۴	(عقد نکاح میں) کسی عورت سے کہا گیا کہ تو نے اپنے آپ کو میری بیوی کر دیا تو اس نے کہا کہ کردیا تو (اس سے) نکاح منعقد قرار پائے گا ۱۸	ذخیرہ
۲۵	اسی (مذکورہ حکم کی) طرح اگر (عقد نکاح میں) کسی مرد نے (ایک عورت سے) یوں کہا کہ تو نے اپنے آپ کو میری بیوی بنا دیا تو اس نے کہا کہ بنا دیا (تو اس سے نکاح منعقد قرار پائے گا) ۲۰	ذخیرہ

اس نے دے دیا (مترجم) ۱۳ھ هل قبلت - عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی کیا تو نے قبول کیا (مترجم) ۱۴ھ قبل بدون ضمیر المتکلم الذی هو المیم الآتی بعد قوله دادم و پذیرفتم یعنی قبول کیا اور اس نے لفظ دادم کے آخر "م" متکلم اور لفظ پذیرفتم کے آخر "م" متکلم کے بغیر کہا (مترجم)
۱۵ھ حکم نمبر (۱، ۲)/۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۱۶ھ هل جعلت نفسک لی امرأة - عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی کیا تو نے اپنے آپ کو میری بیوی کردیا (مترجم) ۱۷ھ جعلت - عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی میں نے (ایسا) کردیا (مترجم) ۱۸ھ حکم نمبر (۱، ۲)/۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۱۹ھ هذه العبارة معناها مثل التی قبلها - عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی اس عبارت کا معنی اس سے ماقبل (فارسی) عبارت (مندرجہ ۲۴/۳۳۶) کے معنی کی طرح ہے (مترجم) ۲۰ھ حکم نمبر (۱، ۲)/۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات شق نمبر	الباب الثانی فیما ینعقد بہ النکاح وما لا ینعقد بہ — ما ینعقد بہ النکاح وما لا	حوالہ
۳۳۶-۲۶	قیل لامرأۃ ھل زوجت نفسک من فلان فقالت لا ثم قالت فی اثناء الکلام من ویرا خواستم[1] وقال الرجل قبلت صح النکاح	کذا فی الخلاصۃ
۲۷	سئل نجم الدین عمن قال لامرأۃ خویشتن را بھزار درھم کابین بمن بزنی دادی[3] فقالت بالسمع والطاعۃ قال ینعقد النکاح ولو قالت سپاس دارم[4] لا ینعقد لان الاول اجابۃ والثانی وعد	کذا فی المحیط
۲۸	امرأۃ قالت لرجل زوجت نفسی منک فقال الرجل بخداوندکاری پذیرفتم[6] یصح النکاح ولو لم یقل الرجل ذلک لکنہ قال لھا شاباش[7] ان لم یقل بطریق الطنز یصح النکاح	کذا فی الخلاصۃ
۲۹	ولا ینعقد بلفظ الاجارۃ فی الصحیح والاعارۃ والاباحۃ والاحلال والتمتع والاجازۃ والرضا ونحوھا	کذا فی التبیین
۳۰	ولا بلفظ الاقالہ والخلع والصلح والبراءۃ	ھکذا فی فتاوی قاضیخان
۳۱	ولا بلفظ الشرکۃ والکتابۃ	ھکذا فی محیط السرخسی
۳۲	ولا بلفظ الاعتاق والولاء والایداع	کذا فی غایۃ السروجی
۳۳	ولا بلفظ الفداء	کذا فی البحر الرائق

[1] اناتزوجتہ ۔عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی میں نے اس سے نکاح کیا اور خواستگاری کے مفہوم کے متعلق غیاث اللغات میں ہے کہ کسی چیز کی طلب کرنا (مانگنا) چاہنا اور نکاح کے معنی میں بھی مستعمل ہے ۔مفہوم ۔ماخوذ از غیاث اللغات صـ۱۶۶ (مترجم) [2] حکم نمبر ۱،۱/۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، [2] حکم نمبر ۱،۱/۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [3] ھل اعطیتنی نفسک للزوجیۃ بالف درھم مھرا ۔عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی کیا تو نے ایک ہزار حق مہر پر اپنے آپ کو میری بیوی قرار پانے کے لئے دے دیا (مترجم) [4] قولھا سپاس دارم بمنزلۃ ولک الفضل ۔عربی حاشیہ فتاوی ہذا ۔یعنی اس عورت کا "سپاس دارم" کہنا بمنزلہ یہ کہنے کے ہے کہ آپ کا احسان ہوگا (مترجم) [5] حکم نمبر ۱،۱/۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، [6] قبلتک للسیادۃ ۔عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی میں نے آقا قرار پانا قبول کیا (مترجم) [7] قولہ شاباش

دفعات وشق نمبر	دوسرا باب، جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اور جن سے نہیں انکے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۶-۲۶	(عقد نکاح میں) کسی عورت سے کہا گیا کہ کیا تو نے اپنے آپ کو فلاں آدمی کے نکاح میں کر دیا تو اس عورت نے کہا کہ نہیں پھر اس نے اس گفتگو کے دوران کہا کہ دیرا فواستم (یعنی میں نے اسے چاہا، مانگ لیا یعنی نکاح کرلیا) اور اس مرد نے کہا کہ میں نے قبول کیا (اس سے) وہ نکاح صحیح قرار پا گیا [6]	خلاصہ
۲۷	(ا) شیخ نجم الدین رح سے اس بارے میں پوچھا گیا کہ (عقد نکاح میں) ایک مرد نے کسی عورت سے کہا کہ کیا تو نے ایک ہزار درہم حق مہر پر اپنے آپ کو میری بیوی قرار پانے کے لئے دے دیا تو اس عورت نے کہا کہ بسرو چشم تو (شیخ رح نے کہا کہ (اس سے) نکاح منعقد قرار پائے گا (ب) اور اگر (اس صورت میں) عورت نے یوں کہا کہ مجھ پر آپ کا احسان ہوگا تو (اس سے) نکاح منعقد نہ ہوگا اس لئے کہ پہلی صورت (میں اس کا کلام نکاح کو قبول کرلینا ہے اور دوسری صورت (میں اس کا کلام نکاح کا) وعدہ قرار پاتا ہے [7]	محیط
۲۸	(ا) (عقد نکاح میں) کسی عورت نے ایک مرد سے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو تیرے نکاح میں دے دیا تو اس مرد نے کہا کہ میں نے آقا (یعنی خاوند) قرار پانا قبول کیا تو (اس سے) نکاح صحیح قرار پائے گا (ب) اور اگر اس مرد نے یوں نہ کہا لیکن اس نے اس عورت سے کہا کہ "شاباش" یعنی تو خوش و خرم رہے) تو اگر اس نے یوں بطور طنز۔ نہ کہا تو وہ نکاح صحیح قرار پائے گا [8]	خلاصہ
۲۹	اور (عقد نکاح میں) اجارہ (یعنی اجرت اور مزدوری پر دینے) کے لفظ سے صحیح حکم میں اور مانگے دینے، مباح کر دینے، حلال کر دینے، فائدہ اٹھانے، اجازت دینے (محض) راضی ہونے اور اس قسم کے الفاظ سے نکاح منعقد نہیں ہوتا [9]	تبیین
۳۰	اور اسی طرح (عقد نکاح میں) اقالہ (یعنی فسخ کرنے) خلع، صلح اور برارت کے لفظ سے بھی (نکاح منعقد نہیں ہوتا) [10]	قاضیخان
۳۱	اور اسی طرح (عقد نکاح میں) شراکت کرنے اور کتابت (یعنی مکاتب کر دینے) کے لفظ سے بھی (نکاح منعقد نہیں ہوتا) [11]	محیط سرخسی
۳۲	اور اسی طرح (عقد نکاح میں) آزاد کرنے، (معاہدہ) موالات کرنے اور امانت کر دینے کے لفظ سے بھی (نکاح منعقد نہیں ہوتا) [12]	غایہ سروجی
۳۳	اور اسی طرح (عقد نکاح میں) فدا ہونے لفظ سے بھی (نکاح منعقد نہیں ہوتا) [13]	بحر رائق

بمنس لک طیب علیک نور۔ عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی تو خوش و خرم رہے (مترجم) [8] حکم نمبر ۱، ۷ / ۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [9] حکم نمبر ۱، ۷ / ۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [10] اقالہ کرنا یعنی عقد بیع کو فسخ کرنا اس کے احکام فتاوی عالمگیری عربی کی بحث ۲۰، باب ۱۳ میں ہیں اور خلع یعنی کوئی بدل دے کر ملک نکاح کو زائل کرنا۔ اس کی شروط و احکام فتاوی عالمگیری کی بحث ۸، باب ۸ میں ہیں (مترجم) [11] حکم نمبر ۱، ۷ / ۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [12] حکم نمبر ۱، ۷ / ۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [13] جیساکہ فتاوی قاضیخان علی ھامش عالمگیری عربی ج ۱ ص ۳۲۱، ص ۳۲۲ میں ہے۔ حکم نمبر ۱، ۷ / ۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات/شق نمبر	الباب الثانی فیما ینعقد به النکاح وما لا ینعقد به — ما ینعقد به النکاح وما لا	حوالہ
۳۳۶-۳۴	ولا ینعقد بلفظ الوصیة لانها توجب الملک مضافا الی ما بعد الموت	کذا فی الهدایة وهکذا فی الکافی
	وان قال اوصیت ببضع امتی للحال بالف درهم وقبل الآخر ینعقد النکاح[1]	کذا فی النهایة
۳۵	رجل قال لآخر زوج بنتک فلانة منی بکذا فقال ابو الصغیرة ارفعها واذهب حیث شئت لا ینعقد النکاح	کذا فی الخلاصة
۳۶	امرأة قالت لرجل زوجت نفسی منک واردت ان تقول بمائة دینار فقبل ان قالت المرأة بمائة دینار قال الزوج قبلت لا ینعقد النکاح	کذا فی الذخیرة
۳۷	رجل بعث جماعة الی رجل لیخطبوا بنته فقالوا دختر خویشتن فلانة را بما دادی فقال دادم وقالوا پذیرفتم[4] لا ینعقد النکاح لانهم لم یضیفوا الی الخاطب	کذا فی الخلاصة
۳۸	رجل وامرأة اقرا بالنکاح بین یدی الشهود وقالا بالفارسیة ما زن وشوئیم[6] لا ینعقد النکاح بینهما هو المختار	کذا فی الخلاصة
۳۹	ولو قال این زن من است[8] بمحضر من الشهود وقالت المرأة این شوی من است[9] ولم یکن بینهما نکاح سابق اختلف المشائخ رح فیه والصحیح انه لا یکون نکاحا	کذا فی الظهیریة
	وفی شرح الجصاص رح المختار انه ینعقد اذا قضی بالنکاح او قال الشهود لهما جعلتما هذا نکاحا فقالا نعم ینعقد	هکذا فی مختار الفتاوی

ا؎ حکم نمبر ۱،۷/۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، حکم نمبر ۱،۷/۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۳؎ حکم نمبر ۱،۷/۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، ۴؎ بنتک الفلانة اعطیتها لنا فقال اعطیت وقالوا قبلنا - عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی تو نے اپنی فلاں بیٹی ہمیں دے دی تو اس نے کہا کہ دے دی تو ان لوگوں نے کہا کہ ہم نے قبول کیا (مترجم)، ۵؎ حکم نمبر ۱،۷/۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، ۶؎ نحن زوج وزوجة - عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی ہم خاوند اور بیوی ہیں (مترجم)، ۷؎ حکم نمبر ۱،۷،۳۹،۴۰/۳۳۶ اور ۹،۱۰/۳۴۸ مع حواشی اور المختار کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر

دفعات شق نمبر	دوسرا باب، جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اور جن سے نہیں انکے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴-۳۳۶	(ل) اور (عقد نکاح میں) وصیت کرنے کے لفظ سے نکاح منعقد نہیں ہوتا اس لئے کہ وصیت سے ملکیت کا لزوم، موت کے بعد کی طرف منسوب ہوتا ہے	ہدایہ، کافی
	(ب) اور اگر (عقد نکاح میں) کسی شخص نے یوں کہا کہ میں نے اپنی باندی کے بضعہ (یعنی عضو مخصوص) ایک ہزار پر فی الحال کے لئے وصیت کی اور (اس) دوسرے نے قبول کیا تو (اس سے) نکاح منعقد قرار پائے گا	نہایہ
۳۵	ایک مرد نے (عقد نکاح میں) دوسرے سے یوں کہا کہ تو اتنے مال (حق مہر) پر اپنی فلاں بیٹی کا نکاح مجھ سے کردے تو اس چھوٹی (یعنی نابالغہ) لڑکی کے باپ نے کہا کہ اسے اُٹھا اور جہاں تیرا جی چاہے لے جا تو (اس سے) نکاح منعقد نہ قرار پائے گا ۲	خلاصہ
۳۶	(عقد نکاح میں) ایک عورت نے ایک مرد سے کہا کہ میں نے اپنا نکاح تجھ سے کیا اور وہ عورت ایک سو دینار (حق مہر) کہنا چاہتی تھی پس قبل اس کے کہ وہ عورت ایک سو دینار (کے الفاظ) کہے خاوند (یعنی اس مرد) نے کہا کہ میں نے قبول کیا تو (اس سے) نکاح منعقد نہ قرار پائے گا ۳	ذخیرہ
۳۷	(عقد نکاح میں) کسی مرد نے ایک جماعت کو ایک آدمی کی طرف اس لئے بھیجا کہ وہ لوگ (اس کے لئے) اس آدمی کی لڑکی کے نکاح کی درخواست کریں پس ان لوگوں نے اس آدمی سے کہا کہ تو نے اپنی فلاں لڑکی ہمیں دے دی تو اس آدمی نے کہا کہ میں نے دے دی اور ان لوگوں نے کہا کہ ہم نے قبول کرلی تو (اس سے) نکاح منعقد نہ قرار پائے گا اس لئے کہ ان لوگوں نے (اس نکاح کو) اس نکاح کا پیغام دینے والے کیطرف منسوب نہیں کیا ۵	خلاصہ
۳۸	ایک مرد اور عورت نے (عقد نکاح میں) گواہوں کے سامنے (پہلے سے) نکاح کا اقرار کیا اور ان دونوں نے فارسی میں کہا کہ مازن وشوئیم (یعنی ہم بیوی خاوند ہیں) تو اس سے ان دونوں میں نکاح منعقد ہونا نہ قرار پائے گا یہی حکم مختار ہے ۵	خلاصہ
۳۹	(ل) اگر (عقد نکاح میں) مرد نے گواہوں کے سامنے یوں کہا کہ یہ میری بیوی ہے اور اس عورت نے یوں کہا کہ یہ میرا شوہر ہے اور ان دونوں میں اس سے پہلے نکاح نہ تھا تو اس (سے نکاح منعقد ہونے کے حکم) کے متعلق مشائخ رح کا اختلاف ہے صحیح حکم یہ ہے کہ (اس سے) نکاح منعقد نہ قرار پائے گا	ظہیریہ
	(ب) اور (مذکورہ صورت کے متعلق) شرح الجصاص رح میں ہے کہ اگر (اس سے) قاضی (یعنی حاکم مجاز) نے نکاح (متحقق ہونے) کا فیصلہ دے دیا یا گواہوں نے ان دونوں سے کہا کہ کیا تم دونوں نے اس کلام کو نکاح قرار دیا ہے تو ان دونوں نے کہا کہ ہاں تو (اس سے) وہ نکاح منعقد قرار پائے گا ۱۰	مختار الفتاوی

۲ب/۴۹۷ کے حاشیہ ترتیب الدلائل کی تفصیل کے "۱۰ ج" میں (۳) کا ۱۲ ملاحظہ ہو (مترجم) ۸ هذه امرأتی - عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی یہ میری بیوی ہے (مترجم) ۹ هذا زوجی - عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی یہ میرا شوہر ہے (مترجم) ۱۰ حکم نمبر ۳۸،۲۱، ۴۰/۳۳۶ اور ۱۰،۹/۳۴۸ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات وشق نمبر	الباب الثانی فیما ینعقد به النکاح وما لا ینعقد به	حوالہ
۳۳۶-۴۰	وفی الیتیمة سئل علی السغدی رح عن رجل سلم علی امرأة فقال سلام علیک یا زوجتی فقالت وعلیک السلام یا زوجی وسمع ذلک الشاهدان قال لا ینعقد	كذا فی التاتارخانية
۴۱	قیل لرجل دختر خویشتن رابه پسر من ارزانی داشتی [2] فقال داشتم [3] لا ینعقد النکاح بینهما	كذا فی الذخيرة
۴۲	اذا قال ابو الصغیرة اشهدوا انی زوجت بنت فلان الصغیرة ابنی فلانا بمهر کذا فقیل لابی الصغیرة الیس هکذا فقال ابو الصغیرة هکذا ولم یزد علی ذلک فالاولی ان یجدد النکاح وان لم یجدد جاز	هکذا فی فتاوی قاضیخان والظهيرية
۴۳	ولو قال بالفارسية خویشتن را بزنی دادم بتو بهزار درهم فقالت بپذیرفتم [6] لا ینعقد لان لفظة بزنی بالفارسية لا تقع علی الرجل	كذا فی التجنيس
۴۴	واذا قال لابی البنت زوجتنی ابنتک وقال ابو البنت زوجت او قال نعم لا یکون نکاحا الا ان یقول الرجل بعد ذلک قبلت لان قوله زوجتنی استخبار	هکذا فی فتاوی قاضیخان
۴۵	وفی لفظ القرض والرهن اختلاف المشائخ رح والصحیح عدم الانعقاد	كذا فی فتاوی قاضیخان
	وقیل بلفظ القرض ینعقد علی قیاس قول ابی حنیفة رح ومحمد رح لان نفس القرض تملیک عندهما رح وهو المختار	كذا فی مختار الفتاوی
۴۶	وبلفظ السلم قیل ینعقد وقیل لا	كذا فی العینی شرح الکنز
۴۷	وکذا الصرف فیه قولان	كذا فی العینی شرح الکنز

[1] حکم نمبر ۱، ۷، ۳۸، ۳۹ / ۳۳۶ اور ۹، ۱۰ / ۳۴۸ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [2] جعلت ابنتک لائقة لابنی - عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی تونے اپنی بیٹی میرے بیٹے کے لئے کردی (مترجم) [3] جعلت - عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی میں نے کردی (مترجم) [4] حکم نمبر ۱، ۷ / ۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [5] حکم نمبر ۱، ۱۱ / ۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [6] اعطیتک نفسی للنزوجیة بالف درهم فقالت قبلت - عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی میں نے اپنے آپ کو تیری بیوی

دفعات شق نمبر	دوسرا باب، جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اور جن سے نہیں انکے احکام جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اور جن سے نہیں انکے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۶-۴۰	الیتیمہ میں لکھا ہے کہ شیخ علی السغدی رح سے اس (صورت کے) بارے میں سوال کیا گیا کہ (عقد نکاح میں) مرد نے عورت پر سلام کہا اور یوں کہا کہ تجھ پر سلام ہو اے میری بیوی اور اس عورت نے یوں کہا کہ اور تجھ پر سلام ہو اے میرے خاوند، اور ان دونوں کی اس بات کو گواہوں نے سُنا تو آپ نے فرمایا کہ (اس سے) نکاح منعقد نہ ہوگا [1]	تتارخانیہ
۴۱	(عقد نکاح میں) کسی مرد سے کہا گیا کہ دختر خویشتن را بہ پسر من ارزانی داشتی (یعنی تو نے اپنی بیٹی میرے بیٹے کے لئے کردی) تو اس نے کہا کہ کردی تو (اس سے) ان دونوں میں نکاح منعقد نہ قرار پائے گا [4]	ذخیرہ
۴۲	(عقد نکاح میں) جب چھوٹے (یعنی نابالغ) لڑکے کے باپ نے کہا کہ گواہ رہو کہ میں نے فلاں شخص کی چھوٹی (یعنی نابالغہ) بیٹی کا نکاح اپنے فلاں بیٹے سے اتنے حق مہر پر کیا پھر اس چھوٹی لڑکی کے باپ سے کہا گیا کہ کیا ایسا ہی نہیں ہے تو اس چھوٹی لڑکی کے باپ نے کہا کہ ایسا ہی ہے اور اس نے اس پر مزید کچھ نہ کہا تو (اس کے حکم کے متعلق) اولی یہ ہے کہ اس نکاح کی تجدید کرلی جائے اور اگر (اس نکاح کی، تجدید نہ کی گئی تو (بھی) وہ نکاح جائز قرار پا گیا [5]	قاضیخان ظہیریہ
۴۳	اگر (عقد نکاح میں) کسی مرد نے (کسی عورت سے) یوں کہا کہ میں نے اپنے آپ کو تیری زن ہونے (یعنی بیوی قرار پانے) کے لئے ہزار درہم پر دے دیا تو اس عورت نے یوں کہا کہ میں نے قبول کیا تو (اس سے) نکاح منعقد نہ ہوگا اس لئے کہ فارسی زبان میں بزنی (یعنی بیوی قرار پانے) کے لفظ کا اطلاق مرد پر نہیں ہوتا [6]	تجنیس
۴۴	جب (عقد نکاح میں) کسی مرد نے لڑکی کے باپ سے یوں کہا کہ تو نے اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کردیا تو لڑکی کے باپ نے کہا کہ میں نے کردیا یا اس نے یوں کہا کہ ہاں تو (محض) اس (کلام) سے نکاح منعقد نہ قرار پائے گا لیکن اگر وہ مرد اس کے بعد یوں کہے کہ میں نے قبول کیا تو پھر یہ حکم نہیں ہے (یعنی پھر وہ نکاح منعقد قرار پائے گا) اس لئے کہ اس کا یوں کہنا کہ تو نے (اپنی بیٹی کا) نکاح مجھ سے کردیا استفہام ہے [7]	قاضیخان
۴۵	(ا) (عقد نکاح میں) قرض (دینے) اور رہن (کردینے) کے لفظ (سے نکاح منعقد ہونے) کے متعلق مشائخ رح کا اختلاف ہے اور صحیح حکم یہ ہے کہ (ان لفظوں سے) نکاح کا منعقد ہونا قرار نہیں پاتا (ب) اور بعض کا قول یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ رح اور امام محمد رح کے قول پر قیاس کے بموجب قرض کے لفظ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اس لئے کہ ان دونوں (اماموں) کے ہاں نفس قرض دوسرے کو مالک بنا دیتا ہے۔ اور یہی حکم مختار ہے [9]	قاضیخان مختار الفتاوی
۴۶	(عقد نکاح) بیع سلم کے لفظ سے بعض کے ہاں منعقد قرار پاتا ہے اور بعض کے ہاں منعقد نہیں ہوتا [10]	عینی شرح کنز
۴۷	اسی (مذکورہ حکم کی) طرح (عقد نکاح میں) بیع صرف کے لفظ سے نکاح منعقد ہونے کے متعلق دو قول ہیں [11]	عینی شرح کنز

قرار پانے کے لئے ہزار درہم پر دے دیا (مترجم) [7] حکم نمبر ۱، ۷ / ۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [8] حکم نمبر ۱، ۷، ۲۲ / ۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [9] حکم نمبر ۱، ۷ / ۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں اور لفظ المختار کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر ۲ ب / ۴۹۰ کے حاشیہ ترتیب الدلائل کی تفصیل کے نمبر ۲ ج میں (۳) کا نمبر ۱۲ ملاحظہ ہو (مترجم) [10] بیع سلم ایسا عقد ہے کہ اس میں قیمت کی ملکیت فوری طور پر ثابت قرار پاتی ہے اور جس چیز کی قیمت دی گئی، اسمیں ملکیت کسی معلوم مدت میں قرار پاتی ہے اسکے شرائط و احکام کا بیان فتاوی عالمگیری کی بحث نمبر ۲۰ کے باب نمبر ۱۸ میں ہے (مترجم) [11] بیع صرف ایسا عقد ہے کہ اس میں بعض ثمنوں کی جنس کو بعض کے بدلے سودا کرنا ہوتا ہے۔ اسکی شرائط و احکام کا بیان فتاوی عالمگیری کی بحث نمبر ۲۱ میں ہے (مترجم)

دفعات وشق نمبر	الباب الثانی فیما ینعقد بہ النکاح وما لا ینعقد بہ ما ینعقد بہ النکاح وما لا	حوالہ
۳۳۶-۴۸	النکاح المضاف کقولہ زوجتکہا غدا غیر صحیح	کذا فی النہر الفائق
۴۹	اما المعلق فان کان علی امر مضی صح لانہ معلوم الحال	کذا فی النہر الفائق
۵۰	فلو خطبت بنتہ فاخبر انہ زوجہا من فلان قبل ہذا فکذبہ فقال ان لم اکن زوجتہا منہ فقد زوجتہا من ابنک وقبل ابو الابن عند الشہود فبان انہ لم یکن زوجہا من احد صح النکاح	کذا فی النہر الفائق
۵۱	وان قال لامرأۃ بحضرۃ الشاہدین تزوجتک علی کذا ان اجاز ابی او رضی فقالت قبلت لا یصح	کذا فی فتاوی قاضیخان
۵۲	رجل تزوج امرأۃ علی انہا طالق او علی ان امرہا فی الطلاق بیدہا ذکر محمدؒ فی الجامع انہ یجوز النکاح والطلاق باطل ولا یکون الامر بیدہا وقال الفقیہ ابو اللیث رح ہذا اذا بدأ الزوج فقال تزوجتک علی انک طالق وان ابتدأت المرأۃ فقالت زوجت نفسی منک علی انی طالق او علی ان یکون الامر بیدی اطلق نفسی کلما شئت فقال الزوج قبلت جاز النکاح ویقع الطلاق ویکون الامر بیدہا اھ	کذا فی فتاوی قاضیخان
۵۳	ذکر شمس الائمۃ السرخسیؒ اذا تزوج امرأۃ علی الف الی الحصاد والدیاس اختلف مشائخنا فی ہذہ المسئلۃ والمختار عندی انہ ینعقد ویثبت ہذا الاجل فی المہر	کذا فی مختار الفتاوی

۱؎ حکم نمبر $\frac{۱،۲}{۳۳۶}$ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۲؎ حکم نمبر $\frac{۱،۲}{۳۳۶}$ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۳؎ حکم نمبر $\frac{۱،۲}{۳۳۶}$ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، ۴؎ حکم نمبر $\frac{۱،۲،۵۴،۵۷}{۳۳۶}$ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۵؎ حکم نمبر $\frac{۵۲}{۳۳۶}$ کا تیسرا حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۶؎ حکم نمبر $\frac{۱،۲}{۳۳۶}$ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۷؎ فتاوی عالمگیری مترجم حامل المتن کی اشاعت ہذا میں کئی اہل علم کے مشورہ کے بموجب غلاموں سے متعلق خصوصی احکام اور انکا ترجمہ، آجکل چنداں ضرورت نہ ہونے کی بنا پر قابلِ ترک ہے چنانچہ حکم نمبر $\frac{۵۲}{۳۳۶}$ کے

دفعات وشق نمبر	دوسرا باب: جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اور جن سے نہیں، انکے احکام جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اور جن سے نہیں انکے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۶-۴۸	(عقد نکاح میں) وہ نکاح جو مضاف (یعنی کسی طرف نسبت کردہ) ہو مثلاً اس کا (یعنی لڑکی کے باپ کا) یوں کہنا کہ میں نے اس کا نکاح تجھ سے (آنے والے) کل کو کر دیا تو یہ نکاح صحیح نہیں ہے [۱]	نہر فائق
۴۹	اور (عقد نکاح میں) وہ نکاح جو معلق ہو تو اگر وہ ایسی چیز پر معلق ہو جو گذر چکی ہے تو وہ نکاح صحیح ہے اس لئے کہ اس کا حال معلوم ہے [۲]	نہر فائق
۵۰	(عقد نکاح میں) اگر کسی شخص کی بیٹی کے لئے نکاح کا پیغام دیا گیا تو اس شخص نے بتایا کہ اس نے اس سے پہلے اس کا نکاح فلاں آدمی سے کر دیا ہے تو اس نے اس کے قول کی تکذیب کی تو اس نے (یعنی اس لڑکی کے باپ نے) کہا کہ اگر میں نے (اپنی) اس (بیٹی) کا نکاح اس (فلاں) سے نہ کیا ہو تو میں نے اس کا نکاح تیرے بیٹے سے کیا اور اس لڑکے کے باپ نے قبول کر لیا اور یہ گواہوں کے سامنے ہوا پھر یہ ظاہر ہوا کہ اس نے اس لڑکی کا نکاح کسی سے نہیں کیا تھا (اس صورت میں) وہ نکاح صحیح قرار پا گیا [۳]	نہر فائق
۵۱	(عقد نکاح میں) اگر کسی مرد نے گواہوں کے سامنے کسی عورت سے کہا کہ میں نے تجھ سے اتنے (حق مہر) پر نکاح کیا بشرطیکہ میرے باپ نے مجھے اجازت دی یا وہ راضی ہو گیا تو اس عورت نے کہا کہ میں نے قبول کیا تو (اس سے) نکاح صحیح نہ ہوگا [۴]	قاضیخان
۵۲	(۱) (عقد نکاح میں) کسی مرد نے ایک عورت سے اس شرط پر نکاح کیا کہ وہ طالق ہے (یعنی اس عورت کو طلاق ہے) یا اس (شرط) پر نکاح کیا کہ اس عورت کی طلاق کا اختیار اس عورت کے قبضہ میں ہے تو (اس کے حکم کے متعلق) امام محمدؒ نے فرمایا کہ وہ نکاح جائز قرار پائے گا اور وہ طلاق باطل ہوگی اور طلاق کا معاملہ اس عورت کے اختیار میں نہ ہوگا (ب) اور فقیہ ابو اللیثؒ کا قول ہے کہ (مذکورہ صورت میں) یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جبکہ مرد نے ابتدا کی اور کہا کہ میں نے تجھ سے اس شرط پر نکاح کیا کہ تو طالق ہے اور اگر عورت نے ابتدا کی اور کہا کہ میں نے تجھ سے اس شرط پر نکاح کیا کہ میں طالق ہوں (یعنی مجھے طلاق ہے) یا میں نے تجھ سے اس شرط پر نکاح کیا کہ (طلاق کا) اختیار مجھے ہوگا میں جب چاہوں گی اپنے آپ کو طلاق دے دوں گی اور شوہر نے کہا کہ میں نے قبول کیا تو وہ نکاح جائز ہے اور طلاق واقع ہوگی اور (طلاق کا) اختیار اس عورت کے ہاتھ میں ہوگا [۶] [۵] [۷]	قاضیخان
۵۳	شمس الائمہ السرخسیؒ نے ذکر کیا ہے کہ (عقد نکاح میں) جب کسی مرد نے کسی عورت سے کھیتی کاٹنے یا گاہنے تک کیلئے ایک ہزار (حق مہر) پر نکاح کیا تو اس مسئلہ (کے حکم) میں مشائخؒ کا اختلاف ہے اور میرے ہاں مختار حکم یہ ہے کہ وہ نکاح منعقد قرار پائے گا اور یہ (مذکورہ) مدت حق مہر میں میعاد ثابت ہوگی [۸]	مختار الفتاوی

بعد تقریباً [۲] احکام، حکم نمبر ۱۱/۳۴۲ کے بعد تقریباً [۱۱] احکام، ۴/۳۴۳ کے بعد تقریباً [۴] احکام، ۸/۳۴۴ کے بعد تقریباً [۵] احکام اور ۵/۳۴۶ کے بعد تقریباً [۱۱] احکام کا اندراج متروک ہے (مترجم) [۸] حکم نمبر ۱، ۷/۳۴۶ اور ۱ تا ۵/۳۴۸ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات شق نمبر	الباب الثانی فیما ینعقد به النکاح وما لا ینعقد به — ماینعقد به النکاح ومالا	حــوالــه
۳۳۶ ۵۴	ولا یثبت فی النکاح خیار الرؤیة والعیب والشرط سواء جعل الخیار للزوج او المرأة اولهما ثلاثة ایام او اقل او اکثر حتی انه اذا فعل ذلک فالنکاح جائز والشرط باطل الا اذا کان العیب هو الجب والخصاء والعنة فان المرأة بالخیار وهذا عند ابی حنیفة رح وابی یوسف رح	هکذا فی شرح الطحاوی
۵۵	فاذا شرط احدهما لصاحبه السلامة عن العمی والشلل والزمانة او شرط صفة الجمال او شرط الزوج علیها صفة البکارة نوجد بخلاف ذلک لا یثبت له الخیار	هکذا فی التتارخانیة
۵۶	رجل تزوج امرأة علی انه مدنی فاذا هو قروی یجوز النکاح ان کان کفأ ولا خیار لها	کذا فی فتاوی قاضیخان
۵۷	وفی فتاوی ابی اللیث رح تزوج امرأة علی ان اباه بالخیار صح النکاح ولا خیار	کذا فی الذخیرة

ت۱ه حکم نمبر ۱، ۷، ۵۱، ۵۴، ۵۵ تا ۵۷ / ۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۲ه حکم نمبر ۵۴ / ۳۳۶، ۴۳، ۴۴ / ۳۵۰ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۳ه حکم نمبر ۵۴ / ۳۳۶ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات شق نمبر	دوسرا باب، جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اور جن سے نہیں انکے احکام جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اور جن سے نہیں انکے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۶-۵۴	(عقد نکاح میں) خیار رویت یا خیار عیب (یعنی دیکھ لینے کا اختیار یا عیب کی صورت میں اختیار) یا شرط رکھنا اس نکاح کے انعقاد میں ثابت نہیں ہوتا خواہ وہ اختیار مرد کے لئے یا عورت کے لئے یا دونوں کے لئے تین دن یا اس سے کم یا زیادہ کے لئے قرار دیا جائے حکم برابر ہے حتیٰ کہ اگر کسی نے ایسا کیا تو وہ نکاح جائز قرار پائے گا اور (نکاح کے انعقاد میں) وہ شرط باطل قرار پائے گی لیکن (خیار عیب کی صورت میں) اگر وہ عیب ذکر کٹا ہونا یا خصی ہونا یا نامرد ہونا (ظاہر) ہو تو اس عورت کو (وہ نکاح فسخ کرانے کا) اختیار ہو گا یہ حکم امام ابو حنیفہ رح اور امام ابو یوسف رح کے ہاں ہے [1]	شرح الطحاوی
۵۵	(عقد نکاح میں) جب ان دونوں (یعنی مرد اور عورت) میں سے کسی ایک نے دوسرے پر اندھا پن، کوڑھ، معطل الاعضاء یا اپاہج پن سے سلامت ہونے کی شرط کی یا اس نے صفتِ جمال کی شرط کی یا خاوند نے عورت پر باکرہ ہونے کی شرط کی پھر اس شرط کے خلاف پایا تو (ان صورتوں میں) اسے اختیار ثابت نہ ہو گا	تتارخانیہ
۵۶	(عقد نکاح میں) کسی مرد نے ایک عورت سے اس شرط پر نکاح کیا کہ وہ (مرد) شہری ہے پھر وہ دیہاتی نکلا تو وہ نکاح جائز قرار پائے گا بشرطیکہ وہ مرد کفو قرار پائے اور اس (صورت میں) اس عورت کو (فسخ نکاح کا) اختیار نہ ہو گا [3]	قاضیخان
۵۷	فتاوی ابو اللیث رح میں ہے کہ (عقد نکاح میں) کسی مرد نے ایک عورت سے اس شرط پر نکاح کیا کہ اس مرد کے باپ کو اختیار ہو گا تو (اس صورت میں) وہ نکاح صحیح قرار پا گیا اور (اس مرد کے باپ کو اس نکاح کے فسخ کرانے کا) وہ اختیار نہ ہو گا [4]	ذخیرہ

[4] حکم نمبر ۳۳۶/۵۴، ۵۱ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات و شق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات / القسم الاول المحرمات بالنسب	حوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الباب الثالث فی بیان المحرمات

وھی تسعۃ اقسام

دفعات ۳۳۷ تا ۳۴۸، عنوانات ۱۲، تعداد شق ۱۸۱

۳۳۷۔ القسم الاول المحرمات بالنسب تعداد شق ۷

دفعات و شق نمبر	متن	حوالہ
۱	وھن الامھات والبنات والاخوات والعمات والخالات وبنات الاخ وبنات الاخت فھن محرمات نکاحا ووطأ و دواعیہ علی التأبید	ھکذا فی محیط السرخسی
۲	فالامھات ام الرجل وجداتہ من قبل ابیہ وامہ وان علون	ھکذا فی محیط السرخسی
۳	واما البنات فبنتہ الصلبیۃ وبنات ابنہ وبنتہ وان سفلن	ھکذا فی محیط السرخسی
۴	واما الاخوات فالاخت لاب وام والاخت لاب والاخت لام	ھکذا فی محیط السرخسی
۵	کذا بنات الاخ والاخت وان سفلن	ھکذا فی محیط السرخسی
	واما العمات فثلث عمۃ لاب وام وعمۃ لاب وعمۃ لام وکذا عمات ابیہ وعمات اجدادہ وعمات امہ وعمات جداتہ وان علون واما عمۃ العمۃ فانہ ینظر ان کانت العمۃ	

ؔ نسبی رشتہ سے حرام یعنی رحم کی قرابت کی بنا پر جن سے نکاح حرام ہوتا ہے اور نسبی رشتہ سے محرمات چار ہیں (۱) اپنے اصول (۲) اپنے فروع (۳) اپنے ماں باپ کے فروع (۴) اپنے ماں باپ کے اصول کے فروع۔ اس چوتھی قسم کی حرمت صرف ایک بطن تک ہے اور پہلی دو قسمیں یعنی اپنے اصول اور فروع تو بہر حال حرام ہیں خواہ وہ رشتہ حلال نکاح سے ہو یا زنا سے ہو اور تیسری اور چوتھی قسم میں اگر وہ رشتہ زنا سے ہو تو زنا کی ماں کے فروع اخیر سلسلہ تک اور ماں کے اصول کے فروع ایک بطن تک حرام ہیں اور زنا کے باپ کے فروع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیسرا باب (عقد نکاح میں) محرمات کے احکام کا بیان

عقد نکاح میں محرمات نو قسمیں ہیں

دفعات ۳۳۷ تا ۳۴۸، عنوانات ۱۲ تعداد شق ۱۸۱

۳۳۷ محرمات میں سے پہلی قسم محرمات بالنسب ہیں اور اسمیں ۷ شقیں ہیں

۱ (عقد نکاح میں نو محرمات میں سے پہلی قسم محرمات بالنسب ہیں) اور وہ مائیں، بیٹیاں، بہنیں اور پھوپھیاں، خالائیں، بھتیجیاں اور بھانجیاں ہیں پس ان سے نکاح، وطی اور اس کا داعیہ پیدا کرنے والے امور ہمیشہ کے لئے حرام ہیں ؎۱ — محیط سرخسی

۲ (محرمات بالنسب میں) ماؤں سے مراد، اس مرد کی ماں اور باپ اور ماں کی طرف سے اس کی دادی خواہ اوپر کے سلسلہ تک ہوں (سب حرام ہیں) ؎۲ — محیط سرخسی

۳ اور (محرمات بالنسب میں) بیٹیوں میں اسکی سگی بیٹی اور اسکے بیٹے اور بیٹی کی بیٹیاں خواہ نیچے کے سلسلہ تک ہوں، (سبھی شامل ہیں اور حرام ہیں) ؎۳ — محیط سرخسی

۴ اور (محرمات بالنسب میں) بہنیں پس ماں اور باپ کی طرف سے بہن اور باپ کی طرف سے بہن اور ماں کی طرف سے بہن ہے (اور یہ سب حرام ہیں) ؎۴ — محیط سرخسی

۵ اور (اسی مذکورہ حکم کی) طرح (محرمات بالنسب میں) بھائی اور بہن کی بیٹیاں خواہ نیچے کے سلسلہ تک ہوں (حرام ہیں) ؎۵ — محیط سرخسی

۶ (۱) (محرمات بالنسب میں) پھوپھیاں تین ہیں (۱) وہ پھوپھی جو باپ اور ماں کی طرف سے ہو (یعنی اس کی وہ پھوپھی جو اس کے باپ کی سگی بہن ہو) (۲) اور وہ پھوپھی جو (صرف) باپ کی طرف سے ہو (یعنی اس کی وہ

اور باپ کے اصول کے فروع حرام نہیں ہیں اور نسبی رشتہ سے محرمات کی مذکورہ چار قسموں میں سے پہلی قسم کے متعلق حکم نمبر ۱، ۲/۳۳۷، اور دوسری قسم کے متعلق ۱، ۳/۳۳۷ تیسری قسم کے متعلق ۱، ۴، ۵/۳۳۷ اور چوتھی قسم کے متعلق ۱، ۶، ۷/۳۳۷ ملاحظہ ہوں (مترجم) ؎۲ حکم نمبر ۱/۳۳۷ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ؎۳ حکم نمبر ۱/۳۳۷ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ؎۴ حکم نمبر ۱، ۵/۳۳۷ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، ؎۵ حکم نمبر ۱، ۴/۳۳۷ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات شق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات القسم الثانی المحرمات الصھریة	حـــوالـــہ
۳۳۷ -	القربی عمة لاب وام اولاب فعمة العمة حرام وان كانت القربی عمة لام فعمة العمة لا تحرم	هكذا فی محیط السرخسی
۲	واما الخالات فخالته لاب وام وخالته لاب وخالته لام وخالات آبائه وامهاته واما خالة الخالة فان كانت الخالة القربی خالة لاب وام اولام فخالتها تحرم عليه وان كانت القربی خالة لاب فخالتها لا تحرم عليها	هكذا فی محیط السرخسی
۳۳۸-	**القسم الثانی المحرمات بالصهرية** تعداد شق ۵۷	
۱	وهی اربع فرق (الاولی) امهات الزوجات وجداتهن من قبل الاب والام وان علون	كذا فی الحاوی القدسی
۲	(والثانية) بنات الزوجة وبنات اولادها وان سفلن بشرط الدخول بالام	كذا فی الحاوی القدسی
۳	سواء كانت الابنة فی حجره اولم تكن	كذا فی شرح الجامع الصغير لقاضيخان
۴	واصحابنا ما اقاموا الخلوة مقام الوطء فی حرمة البنات	هكذا فی الذخيرة فی نوع ما يستحق به جميع المهر

لہ حکم نمبر ۱، ۲ / ۳۳۷ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، ۲ہ حکم نمبر ۱، ۶ / ۳۳۷ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۳ہ حرمتِ مصاہرہ یعنی سسرالی رشتہ سے (نکاح کے لئے حرام شدہ) عورتوں کی چار قسمیں ہیں مدخولات کے فروع، منکوحات اور مدخولات کے اصول۔ اپنے اصول کی منکوحات ومدخولات اور اپنے فروع کی منکوحات اور مدخولات اور رد المحتار میں بحوالہ البحر لکھا ہے کہ حرمت مصاہرہ بالزنا کی چار قسمیں ہیں۔ زانی کے اصول اور فروع خواہ نسبی ہوں یا رضاعی ان پر وہ مزنیہ حرام قرار پاتی ہے، زانیہ کے اصول وفروع خواہ نسبی ہوں یا رضاعی اس زانی پر حرام قرار پاتے ہیں۔ جیسا کہ حلال وطی کی صورت میں بھی یوں ہی حکم ہے۔ البتہ زانی کے اصول وفروع کیلئے مزنیہ کے اصول وفروع سے نکاح حلال رہتا ہے مفہوم ماخوذ از رد المحتار ج ۲ ص ۳۰۳

محرمات بالصهریت کے پہلے گروہ کا بیان حکم نمبر ۱ / ۳۳۸ میں، دوسرے کا ۲ تا ۴ / ۳۳۸ میں تیسرے کا ۵، ۶ / ۳۳۸ میں اور چوتھے گروہ کا بیان ۷ / ۳۳۸ میں ہے اور حرمت مصاہرہ بالزنا کے متعلق حکم نمبر ۱۰۹ / ۳۳۸

دفعات شق نمبر	تیسرا باب محرمات کے احکام ۔۔۔ محرمات کی دوسری قسم محرمات بالصہریت کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۷ -	پھوپھی جو اسکے باپ کی ایسی بہن ہو جو باپ کے باپ کی طرف سے ہو) (۳) اور وہ پھوپھی جو (صرف) ماں کی طرف سے ہو (یعنی اس کی وہ پھوپھی جو اس کے باپ کی ایسی بہن ہو جو باپ کی ماں کی طرف سے ہو) (ب) اسی طرح اسکے باپ کی پھوپھیاں، اسکے دادا کی پھوپھیاں، اسکی ماں کی پھوپھیاں، اسکی دادیوں (یعنی دادی اور نانی) کی پھوپھیاں خواہ اوپر کے سلسلہ تک ہوں (ج) اور پھوپھی کی پھوپھی کے متعلق (حکم یہ ہے کہ) دیکھا جائے گا کہ (۱) اگر قریب کی پھوپھی ایسی پھوپھی ہو جو باپ اور ماں کی طرف سے ہو یا (صرف) باپ کی طرف سے ہو (یعنی قریب کی پھوپھی اس کے باپ کی ایسی بہن ہو جو اس کے باپ کی سگی بہن ہو یا اس کے باپ کے باپ کی طرف سے بہن ہو) تو اس، پھوپھی کی پھوپھی بھی حرام ہے (۲) اور اگر قریب کی پھوپھی ایسی پھوپھی ہو کہ وہ ماں کی طرف سے ہو (یعنی قریب کی پھوپھی اس کے باپ کی ایسی بہن ہو جو اس کے باپ کی ماں کی طرف بہن ہو) تو اس پھوپھی کی پھوپھی حرام نہ ہوگی [۱]	محیط سرخسی
۷	(د) اور (محرمات بالنسب میں) خالائیں پس (۱) اس کی وہ خالہ جو باپ اور ماں کی طرف سے ہو (یعنی اس کی وہ خالہ جو اس کی ماں کی سگی بہن ہو) (۲) اور وہ خالہ جو (صرف) باپ کی طرف سے ہو (یعنی اس کی وہ خالہ جو اس کی ماں کی ایسی بہن ہو جو ماں کے باپ کی طرف سے بہن ہو) (۳) اور وہ خالہ جو (صرف) ماں کی طرف سے ہو (یعنی اس کی وہ خالہ جو اس کی ماں کی ایسی بہن ہو جو ماں کی طرف سے بہن ہو) (۴) نیز اس کے آباء و اجداد اور ماں اور جدات کی خالاؤں کے متعلق بھی یہی حکم ہے (کہ وہ حرام ہیں) (ب) اور خالہ کی خالہ (کے متعلق حکم یہ ہے کہ) (۱) اگر قریب کی خالہ ایسی خالہ ہو جو باپ اور ماں کی طرف سے ہو یا (صرف) ماں کی طرف سے ہو (یعنی قریب کی خالہ اس کی ماں کی ایسی بہن ہو جو ماں کی سگی بہن ہو یا اس کی ماں کی ماں کی طرف سے بہن ہو) تو خالہ کی وہ خالہ (بھی) حرام ہے (۲) اور اگر قریب کی خالہ ایسی خالہ ہو جو (صرف) باپ کی طرف سے ہو (یعنی قریب کی خالہ اس کی ماں کی ایسی بہن ہو جو ماں کے باپ کی طرف سے بہن ہو) تو خالہ کی وہ خالہ اس پر حرام نہ ہوگی [۲]	محیط سرخسی
۳۳۸ -	**محرمات میں سے دوسری قسم محرمات بالصہریت ہیں** اور اسمیں [۵۷] شقیں ہیں۔	
۱	یہ محرمات بالصہریت (یعنی سسرالی رشتہ سے حرمت مصاہرہ) چار گروہ ہیں۔ پہلا گروہ بیویوں کی مائیں اور ان کی ماں اور باپ کی طرف سے دادیاں خواہ اوپر کے سلسلہ تک ہوں [۳]	حاوی القدسی
۲	(محرمات بالصہریت کا) دوسرا گروہ، بیوی کی بیٹیاں اور بیوی کی اولاد کی بیٹیاں خواہ نیچے کے سلسلہ تک ہوں بشرطیکہ (اس نے) ان کی ماں سے دخول کیا ہو [۴]	حاوی القدسی
۳	(مذکورہ صورت میں) خواہ (اسکی بیوی کی) وہ بیٹی اس آدمی کی پرورش میں تھی یا نہ [۵]	شرح جامع الصغیر
۴	ہمارے اصحاب[رح] نے بیوی کی بیٹیاں حرام قرار پانے میں بیوی سے خلوت صحیحہ کو وطی کے قائمقام نہیں قرار دیا [۶]	ذخیرہ

[۱] حکم نمبر ۱۱۷/۳۴۹، ۴۸/۲۵۰ اور ۱/۳۳۸ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [۲] ... مع حواشی نیز ۱۶/۳۳۹، ۳۰، ۳۹/۴۶۳ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [۴] حکم نمبر ۱/۳۳۸ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [۵] حکم نمبر ۱/۳۳۸ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [۶] یعنی ہمارے ہاں حق مہر اور عدت لازم ہونے میں خلوت صحیحہ دخول کے قائمقام ہے مگر بیوی کی بیٹی سے نکاح حرام قرار پانے کیلئے، بیوی سے خلوت صحیحہ، دخول کے قائمقام نہیں ہے پس قبل دخول زوجہ کو طلاق دیکر، اسکی بیٹی سے نکاح کرنا حرام نہ ہوگا لیکن یہ (مذکورہ حکم) بیوی کی بیٹی کے متعلق ہے بیوی کی ماں، نانی اور دادی وغیرہ سے نکاح کے جواز کے متعلق نہیں ہے جیسا کہ اردو حاشیہ فتاوی ہذا میں ہے، اور خلوت صحیحہ سے مراد کے متعلق فتاوی عالمگیری میں بحوالہ فتاوی قاضیخان لکھا ہے کہ خلوت صحیحہ یہ ہے کہ وہ دونوں یعنی خاوند اور بیوی ایک مکان میں ان جمع ہوں کہ وہاں حسیا یا شرعا یا طبعا موانع وطی میں سے کوئی مانع موجود نہ ہو (اور اسکے مزید احکام بھی ہیں) مفہوم ماخوذ از فتاوی عالمگیری عربی ج ۱ ص ۳۰۴ بحث ۶ باب ۲ فصل ۲۔

دفعات و شق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات — القسم الثانی المحرمات الصهرية	حوالہ
۳۳۸-۵	(والثالثة) حليلة الابن وابن الابن وابن البنت وان سفلوا دخل بها الابن ام لا	هكذا فی المحيط السرخسی
۶	ولا تحرم حليلة الابن المتبنّٰی علی الاب المتبنّی	هكذا فی المحيط السرخسی
۷	(والرابعة) نساء الآباء والاجداد من جهة الاب والام وان علوا فهولاء محرمات علی التأبيد نكاحا ووطأ[1]	كذا فی الحاوی القدسی
۸	وتثبت حرمة المصاهرة بالنكاح الصحيح دون الفاسد	كذا فی المحيط السرخسی
	فلو تزوجها نكاحا فاسدا لا تحرم عليه امها بمجرد العقد بل بالوطء	هكذا فی البحر الرائق
۹	وتثبت بالوطء حلالا كان او عن شبهة او زنا	كذا فی فتاوی قاضيخان
۱۰	فمن زنی بامرأة حرمت عليه امها وان علت وابنتها وان سفلت وكذا تحرم المزنی بها علی آباء الزانی واجداده وان علوا وابنائه وان سفلوا	كذا فی فتح القدير
۱۱	ولو وطئها فافضاها لا تحرم عليه امها لعدم تيقن كونه فی الفرج الا اذا حبلت وعلم كونه منه	كذا فی البحر الرائق
۱۲	وكما تثبت هذه الحرمة بالوطء تثبت بالمس والتقبيل والنظر الی الفرج بشهوة	كذا فی الذخيرة
	سواء كان بنكاح او ملك او فجور عندنا	كذا فی الملتقط
۱۳	قال اصحابنا الربيبة وغيرها فی ذلك سواء	هكذا فی الذخيرة

[1] حکم نمبر $\frac{1}{338}$ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [2] حکم نمبر $\frac{1}{338}$ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [3] حکم نمبر $\frac{1}{338}$ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)
[4] حکم نمبر $\frac{1}{338}$ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [5] حکم نمبر $\frac{1}{338}$ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [6] حکم نمبر $\frac{1}{338}$ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)
[7] حکم نمبر $\frac{1}{338}$ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [8] تاہم یہ امور وطی کے قائمقام تب قرار پاتے ہیں جبکہ شہوت سے ہوں خواہ شہوت ایک طرف سے ہو یا دونوں طرف سے ہو اور وہ دونوں محل شہوت ہوں یعنی بالغ ہوں یا قریب البلوغ ہوں اور ان امور کے بعد مرد کو انزال نہ ہوا ہو نیز فرج پر نظر کرنے

دفعات شق نمبر	تیسرا باب محرمات کے احکام — محرمات کی دوسری قسم محرمات بالصہریت کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۸-۵	(محرمات بالصہریت کا) تیسرا گروہ، بیٹے یا پوتے یا نواسے کی بیوی، خواہ نیچے کے سلسلہ تک ہو خواہ اس بیٹے نے اپنی اس بیوی سے دخول کیا ہو یا نہ [۱]	محیط سرخسی
۶	متبنّیٰ (یعنی محض منہ بولا بیٹا یعنی لے پالک) بیٹے کی بیوی، متبنّیٰ بنانے والے باپ پر حرام نہیں ہوتی [۲]	محیط سرخسی
۷	(محرمات بالصہریت کا) چوتھا گروہ، باپ اور ماں کی طرف سے آباء و اجداد کی بیویاں خواہ اوپر کے سلسلہ تک ہوں پس ان (سب مذکورہ) سے نکاح اور وطی ہمیشہ کے لئے حرام ہے [۳]	حادی القدسی
۸	(الف) اور حرمت مصاہرہ (جو محض نکاح سے ثابت قرار پاتی ہے وہ) ایسے نکاح سے ثابت ہوتی ہے جو نکاح صحیح ہو، نکاح فاسد سے حرمت مصاہرہ ثابت نہیں ہوتی	محیط سرخسی
	(ب) پس اگر کسی مرد نے کسی عورت سے نکاح فاسد کیا تو اس سے اس پر اس عورت کی ماں محض اس عقد سے حرام نہ ہوگی البتہ وطی سے حرام ہوگی [۴]	بحر رائق
۹	حرمت مصاہرہ وطی سے ثابت قرار پاتی ہے خواہ وہ حلال وطی ہو یا بنا بر شبہ وطی ہو یا بطور زنا وطی ہو [۵]	قاضیخان
۱۰	(الف) پس جس مرد نے کسی عورت سے زنا کیا تو اس مرد پر اس عورت کی ماں خواہ اوپر کے سلسلہ تک ہو اور اس عورت کی بیٹی خواہ نیچے کے سلسلہ تک ہو، حرام قرار پائے گی (ب) اسیطرح جس عورت سے زنا کیا گیا وہ عورت اس زانی کے آباء و اجداد پر خواہ اوپر کے سلسلہ تک ہوں اور اس زانی کے بیٹوں پر خواہ نیچے کے سلسلہ تک ہو، حرام قرار پائے گی [۶]	فتح قدیر
۱۱	اگر کسی مرد نے کسی عورت سے وطی کی تو اس سے اس کے پیشاب و پاخانہ کا راستہ پھٹ کر ایک ہو گیا تو (اس صورت میں) اس عورت کی ماں اس پر حرام نہ ہوگی اس لئے کہ اس کی وطی کا اس کے فرج میں واقع ہونا یقینی نہیں لیکن اگر وہ (مذکورہ) عورت حاملہ ہو گئی اور (اس سے) معلوم ہو گیا کہ اس کی وطی اس کے فرج میں واقع ہوئی ہے تو پھر یہ حکم نہیں ہے (یعنی پھر اس عورت کی ماں حرمت مصاہرہ کی وجہ سے اس مرد پر حرام قرار پائے گی) [۷]	بحر رائق
۱۲	(الف) اور جس طرح حرمت مصاہرہ وطی سے ثابت ہوتی ہے اسی طرح شہوت کے ساتھ (عورت کو) چھونے بوسہ اور فرج (داخل) پر نظر کرنے سے بھی ثابت ہوتی ہے	ذخیرہ
	(ب) ہمارے ہاں (یہ مذکورہ امور) خواہ بوجہ نکاح کے یا بوجہ ملکیت کے یا بوجہ فسق کے واقع ہوں حکم برابر ہے (یعنی ان سے حرمت مصاہرہ ثابت ہونے میں کوئی فرق نہیں ہے) [۸]	ملتقط
۱۳	ہمارے اصحاب کا قول ہے کہ (حرمت مصاہرہ کے حکم میں) ربیبہ (یعنی بیوی کی سابقہ بیٹی جو زیر تربیت ہو) اور غیر ربیبہ کا حکم برابر ہے	ذخیرہ

کی صورت میں مرد کا ذکر یا عورت کا فرج (داخل) دیکھا ہو اسکا عکس یا شبیہہ نہ ہو نیز چھونے کی صورت میں ایسا کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو جو جسم کی حرارت محسوس ہونے میں مانع ہو اور وہ بال جو لٹکے ہوئے نہیں ہیں سر کے اوپر ہیں انہیں چھونا، بدن کے چھونے کے حکم میں ہے اور چھونے میں عمد، خطاء، دھوکہ، جبر، مزاح، نشہ یا سوتے میں سرزد ہونے کا حکم برابر ہے اور اگر شہوت کے متعلق مرد اور عورت میں اختلاف ہو تو مرد کا قول معتبر رہے گا اور مزید تفصیل بھی ہے حکم نمبر $\frac{۵۷ \text{ تا } ۱۲}{۳۳۸}$ اور ۳۳۹ ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات شق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات — القسم الثانی المحرمات الصھریۃ	حوالہ
۳۳۸-۱۴	والمباشرۃ عن شھوۃ بمنزلۃ القبلۃ وکذا المعانقۃ	ھکذا فی فتاوی قاضیخان
۱۵	وکذا لو عضھا بشھوۃ	ھکذا فی الخلاصۃ
۱۶	فان نظرت المرأۃ الی ذکر رجل او لمستہ بشھوۃ اوقبلتہ بشھوۃ تعلقت بہ حرمۃ المصاھرۃ	کذا فی الجوھرۃ النیرۃ
۱۷	ولا تثبت بالنظر الی سائر الاعضاء الا بشھوۃ ولا بمس سائر الاعضاء الا عن شھوۃ بلا خلاف	کذا فی البدائع
	والمعتبر النظر الی الفرج الداخل	ھکذا فی الھدایۃ
۱۸	وعلیہ الفتوی	ھکذا فی الظھیریۃ وجواھر الاخلاطی
۱۹	قالوا لو نظر الی فرجھا وھی قائمۃ لا تثبت حرمۃ المصاھرۃ وانما یقع النظر فی الداخل اذا کانت قاعدۃ متکئۃ	کذا فی فتاوی قاضیخان
۲۰	ولو نظر الی فرج امرأۃ بشھوۃ وراء ستر رقیق او زجاج یستبین فرجھا تثبت حرمۃ المصاھرۃ	کذا فی فتاوی قاضیخان
۲۱	ولو نظر فی مرآۃ ورأی فیھا فرج امرأۃ فنظر عن شھوۃ لا تحرم علیہ امھا وابنتھا لانہ لم یر فرجھا وانما رأی عکس فرجھا	کذا فی فتاوی قاضیخان
۲۲	ولو کانت المرأۃ علی شط حوض او علی قنطرۃ فنظر الرجل فی الماء فرأی فرجھا فنظر عن شھوۃ لا تثبت الحرمۃ	کذا فی فتاوی قاضیخان
۲۳	وھو الصحیح	کذا فی الخلاصۃ
۲۴	ولو کانت المرأۃ فی الماء فرأی الرجل فرجھا ونظر عن شھوۃ تثبت الحرمۃ	کذا فی فتاوی قاضیخان

۱؎ چنانچہ ردالمحتار میں ہے کہ الذخیرہ وغیرہ میں ظاہر حکم یہ لکھا ہے کہ اس پر اتفاق ہے کہ فرج کے علاوہ عورت کے سارے اعضاء کی طرف شہوت سے نظر کرنا (حرمت مصاھرۃ ثابت ہونے کیلئے) معتبر نہیں ہے نیز لکھا ہے کہ فرج سے مراد فرجِ داخل مدوّر ہے۔ مفہوم ماخوذ از ردالمحتار ۲ ص۲۰۴۔ حکم نمبر ۷ تا ۲۴، ۵۳ / ۳۳۸ مع حاشیہ ملاحظہ ہوں (مترجم) ۲؎ حکم نمبر ۱۷ / ۳۳۸ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۳؎ حکم نمبر ۱۷ / ۳۳۸ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات شق نمبر	محرمات کی دوسری قسم محرمات بالصہریت کے احکام کا بیان — تیسرا باب، محرمات کے احکام	حوالہ
۳۳۸-۱۴	وہ مباشرت (یعنی بدن سے بدن ملنا) جو شہوت سے ہو وہ بمنزلہ بوسہ کے ہے اسی طرح معانقہ (یعنی گلے ملنے) کا حکم بھی یہی ہے	قاضیخان
۱۵	اسی (مذکورہ حکم کی) طرح یہی حکم اس صورت میں ہے کہ اگر کسی مرد نے کسی عورت کو دانتوں سے دابا	خلاصہ
۱۶	اگر کسی عورت نے شہوت سے کسی مرد کے ذکر کو دیکھا یا چھوا یا شہوت سے اُس کا بوسہ لیا تو اس سے حرمت مصاہرہ لازم ہو جائے گی	جوہرہ نیرہ
۱۷	(و) سارے اعضا کی طرف نظر کرنے سے حرمت مصاہرہ ثابت نہیں ہوتی مگر جبکہ شہوت سے ہو اور سارے اعضاء کو چھونے سے حرمت مصاہرہ ثابت نہیں ہوتی مگر جبکہ شہوت سے ہو اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے (ب) (عورت کو نظر کرنے میں حرمت مصاہرہ ثابت ہونے کے لئے) معتبر یہ ہے کہ وہ نظر عورت کے فرجِ داخل پر ہو[1]	بدائع ہدایہ
۱۸	اور اسی (مذکورہ) حکم پر فتویٰ ہے	ظہیریہ، جواہر الاخلاطی
۱۹	(حرمت مصاہرہ کے متعلق) مشائخ رح نے کہا ہے کہ اگر کسی مرد نے کسی کھڑی عورت کے فرج کو دیکھا تو اس سے حرمت مصاہرہ ثابت نہ ہوگی البتہ فرج داخل پر نظر تب پڑے گی جبکہ (مثلاً) وہ عورت تکیہ لگائے بیٹھی ہو[2]	قاضیخان
۲۰	اگر کسی مرد نے شہوت سے عورت کے فرج (داخل) کو باریک پردہ یا شیشہ کی آڑ سے دیکھا جس سے اس عورت کا فرج (داخل) واضح دکھائی دیتا ہے تو (اس صورت میں) حرمت مصاہرہ ثابت ہو جائے گی[3]	قاضیخان
۲۱	اگر کسی مرد نے شیشہ میں نظر کی اور اس نے اس میں کسی عورت کا فرج (داخل) دیکھا تو اس نے شہوت سے نظر کی تو (اس سے) اس پر اس عورت کی ماں اور اس عورت کی بیٹی حرام نہ ہوگی اس لئے کہ اس نے اس کا فرج نہیں دیکھا بلکہ اس کے فرج کا عکس دیکھا ہے[4]	قاضیخان
۲۲	اگر کوئی عورت کسی حوض کے کنارے پر تھی یا وہ کسی (ندی) کے پل پر تھی تو کسی مرد نے پانی میں نظر کی اور اس نے اس عورت کا فرج (داخل) دیکھا پس اس نے (اس پر) شہوت سے نظر کی تو (اس سے) حرمت مصاہرہ ثابت نہ ہوگی[5]	قاضیخان
۲۳	اور یہی (مذکورہ) حکم صحیح ہے	خلاصہ
۲۴	اگر کوئی عورت پانی میں تھی پس کسی مرد نے اس کا فرج (داخل) دیکھا اور (اس پر) شہوت سے نظر کی تو (اس سے) حرمت مصاہرہ ثابت قرار پائے گی[6]	قاضیخان

[4] حکم نمبر ۳۳۸/۱۷ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، [5] حکم نمبر ۳۳۸/۱۷ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، [6] حکم نمبر ۳۳۸/۱۷ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات وشق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات — القسم الثانی المحرمات الصهرية	حوالہ
۳۳۸ ۲۵	واذا نظر الرجل فرج ابنته بغير شهوة فتمنى ان يكون له جارية مثلها فوقعت منه شهوة مع وقوع بصره قالوا ان كانت الشهوة وقعت على ابنته حرمت عليه امرأته وان كانت الشهوة وقعت على التى تمناها لا تحرم لان نظره فى هذه الصورة الى فرج ابنته لم يكن عن شهوة	كذا فى فتاوى قاضيخان والذخيرة
۲۶	ثم لا فرق فى ثبوت الحرمة بالمس بين كونه عامدا او ناسيا او مكرها او مخطئا	كذا فى فتح القدير
۲۷	او نائما	هكذا فى معراج الدراية
۲۸	فلو ايقظ زوجته ليجامعها فوصلت يده الى بنته منها فقرصها بشهوة وهى ممن تشتهى يظن انها امها حرمت عليه الام حرمة مؤبدة	كذا فى فتح القدير
۲۹	ولو مس شعرها بشهوة ان مس ما اتصل برأسها تثبت وان مس ما استرسل لا تثبت واطلق الناطفى[1] اطلاقا من غير هذا التفصيل	كذا فى الظهيرية وهكذا فى وجيز الكردرى والسراج الوهاج
۳۰	ولو مس ظفرها بشهوة تثبت	كذا فى الخلاصة
۳۱	ثم المس انما يوجب حرمة المصاهرة اذا لم يكن بينهما ثوب اما اذا كان بينهما ثوب فان كان صفيقا لا يجد الماس حرارة الممسوس لا تثبت الحرمة المصاهرة وان انتشرت آلته بذلك وان كان رقيقا بحيث تصل حرارة الممسوس الى يده تثبت	كذا فى الذخيرة
۳۲	وكذا لو مس اسفل الخف الا اذا كان منعلا لا يجد لين القدم	كذا فى فتاوى قاضيخان
۳۳	اذا قبل الرجل المرأة وبينهما ثوب فان كان يجد برد الثنايا او برد الشفة فهو تقبيل ولمس	كذا فى المحيط

۱ـه حکم نمبر ۳۴، ۳۵، ۴۲، ۴۴، ۴۹ / ۳۳۸ ملاحظہ ہو (مترجم) ۲ـه حکم نمبر ۲۶ تا ۲۸ / ۳۳۸ ملاحظہ ہوں (مترجم) ۳ـه حکم نمبر ۳۱ تا ۳۲ / ۳۳۸ ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات تشریحی نمبر	تیسرا باب، محرمات کے احکام — محرمات کی دوسری قسم محرمات بالصہریت کے احکام کا بیان	حوالہ
۲۳۸-۲۵	جب کسی مرد نے اپنی (قابل شہوت) بیٹی کا فرج (داخل) بغیر شہوت کے دیکھا تو اسے تمنا ہوئی کہ اس کے پاس اپنی کوئی باندی ہوتی پس اس نگاہ کے واقع ہونے کے ساتھ شہوت پائی گئی تو (اس کے حکم کے متعلق) مشائخ نے کہا ہے کہ اگر وہ شہوت اس کی بیٹی پر واقع ہوئی تو اس سے اس مرد کی بیوی اس پر حرام قرار پائے گی اور یہ اگر وہ شہوت اس باندی پر واقع ہوئی تو (اس سے) اس مرد کی بیوی اس پر حرام نہ ہوگی اس لئے کہ اس صورت میں اس کی نظر اس کی بیٹی کے فرج پر شہوت سے نہ تھی [1]	قاضیخان، ذخیرہ
۲۶	پھر یہ حکم بھی ہے کہ چھونے سے حرمت مصاہرہ ثابت ہونے کی صورت اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ چھونا جان بوجھ کر ہوا یا بھولے سے یا جبرا یا خطأً ہوا (حکم برابر ہے) [2]	فتح قدیر
۲۷	اور یا مذکورہ صورت میں (یعنی چھونے سے حرمت مصاہرہ ثابت ہونے کی صورت میں) سونے میں ہوا (حکم برابر ہے)	معراج درایہ
۲۸	اگر کسی مرد نے اپنی بیوی کو جماع کے لئے جگایا تو اس کا ہاتھ اس مرد کی اس بیٹی پر جا پہنچا جو اس بیوی سے ہے تو اس مرد نے اسکی ماں گمان کر کے شہوت سے اس کی چٹکی لی اور وہ لڑکی قابلِ شہوت تھی تو (اس سے) اس مرد پر اس کی لڑکی کی ماں ہمیشہ کے لئے حرام قرار پائے گی	فتح قدیر
۲۹	اگر کسی مرد نے کسی عورت کے بال شہوت سے چھوئے تو (اس کے متعلق حرمت مصاہرہ ثابت ہونے کے متعلق حکم یہ ہے کہ) اگر اس نے بالوں کے اس حصّہ کو چھوا جو اس کے سر پر متصل ہیں تو حرمت مصاہرہ ثابت ہوگی اور اگر اس نے بالوں کے اس حصّہ کو چھوا جو لٹکے ہوئے ہیں تو (اس سے) حرمت مصاہرہ ثابت نہ ہوگی اور الناطقی نے اس (مذکورہ) تفصیل کے بغیر مطلقاً (حرمت مصاہرہ کا) حکم دیا ہے	ظہیریہ، وجیز کردری، سراج وہاج
۳۰	اگر کسی مرد نے کسی عورت کے ناخن کو شہوت سے چھوا تو (اس سے) حرمت مصاہرہ ثابت قرار پائے گی	خلاصہ
۳۱	پھر یہ بھی واضح ہو کہ (ا) چھونے سے حرمت مصاہرہ تب لازم ہوتی ہے کہ جب ان دونوں کے درمیان کپڑا نہ ہو اور جب ان دونوں کے مابین کپڑا ہو اور وہ کپڑا ایسا گف ہو کہ چھونے والا چھوئے ہوئے (کے بدن) کی حرارت (محسوس) نہیں پاتا تو حرمتِ مصاہرہ ثابت نہ ہوگی خواہ اس سے اس کے آلہ تناسل کو انتشار ہوا ہو (ب) اور اگر وہ کپڑا ایسا پتلا ہو کہ چھوئے ہوئے (کے بدن) کی حرارت اس (چھونے والے) کے ہاتھ تک پہنچتی ہے تو (اس سے) حرمت مصاہرہ ثابت قرار پائے گی [3]	ذخیرہ
۳۲	اور (اس مذکورہ حکم کی) طرح یہی حکم اس صورت میں ہے کہ مرد نے (کسی عورت کے) موزے کے تلوے کو چھوا لیکن جب وہ موزہ منعل ہو جس سے پاؤں کی نرمی (وحرارت محسوس) نہ پاتا ہو تو پھر یہ حکم نہیں ہے	قاضیخان
۳۳	جب کسی مرد نے کسی عورت کا بوسہ لیا اور ان دونوں کے درمیان کپڑا ہے تو اگر وہ سامنے کے دو دانتوں یا ہونٹوں کی ٹھنڈک (محسوس) پاتا ہے تو وہ بوسہ ہے اور چھونا ہے (اس سے حرمت مصاہرہ ثابت قرار پائے گی)	محیط

دفعات وشق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات — القسم الثانی المحرمات الصهریة	حــوالــہ
۳۳۸-۳۴	والدوام علی اللمس لیس بشرط لثبوت الحرمة حتی قیل اذا مد یده الی امرأة بشهوة فوقعت علی انف ابنتها فازدادت شهوته حرمت علیه امرأته وان نزع یده من ساعته	کذا فی الذخیرة
۳۵	ویشترط ان تکون المرأة مشتهاة	کذا فی التبیین
۳۶	والفتوی علی ان بنت تسع محل الشهوة لامادونها	کذا فی معراج الدرایة
	وقال الفقیه ابو اللیث مادون تسع سنین لاتکون مشتهاة وعلیه الفتوی	کذا فی فتاوی قاضیخان
	وحکی عن الشیخ الامام ابی بکر انه کان یقول ینبغی للمفتی ان یفتی فی السبع والثمان انها لاتحرم الا ان بالغ السائل انها عبلة ضخمة جسیمة فحینئذ یفتی بالحرمة	کذا فی الذخیرة والمضمرات
۳۷	فلو جامع صغیرة لا تشتهی لا تثبت الحرمة	کذا فی البحر الرائق
۳۸	ولو کبرت المرأة حتی خرجت عن حد المشتهاة یوجب الحرمة لانها دخلت تحت الحرمة فلم تخرج بالکبر ولا کذلک الصغیرة	کذا فی التبیین
۳۹	وکذا تشترط الشهوة فی الذکر حتی لو جامع ابن اربع سنین زوجة ابیه لاتثبت به حرمة المصاهرة	کذا فی فتح القدیر
۴۰	ووطء الصبی الذی یجامع مثله بمنزلة الوطء البالغ فی ذلک	کذا فی فتاوی قاضیخان
۴۱	قالوا والصبی الذی یجامع مثله ان یجامع ویشتهی وتستحی النساء من مثله	کذا فی فتاوی قاضیخان

۱؎ حکم نمبر ۲۵، ۳۵، ۴۲، ۶۴، ۴۹ / ۳۳۸ ملاحظہ ہوں (مترجم) ۲؎ مشتهاة کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر ۳۵ تا ۳۸ / ۳۳۸ ملاحظہ ہو (مترجم)

۳؎ حکم نمبر ۳۹ تا ۴۱ / ۳۳۸ ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات شق نمبر	تیسرا باب محرمات کے احکام — محرمات کی دوسری قسم محرمات بالصھریت کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۸-۳۴	(چھونے سے) حرمت مصاہرہ ثابت ہونے کے لئے یہ شرط نہیں ہے کہ اس چھونے پر دوام پایا جائے حتیٰ کہ بعض کا قول ہے کہ جب کسی مرد نے اپنا ہاتھ شہوت کے ساتھ (اپنی) عورت کی طرف لمبا کیا تو وہ اس عورت کی (قابل شہوت) بیٹی کے ناک پر جا پڑا پس اس کی شہوت میں اضافہ ہوگیا تو اس مرد پر وہ عورت حرام قرار پائے گی اگرچہ اس نے اسی وقت اپنا ہاتھ کھینچ لیا ہو ۔	ذخیرہ
۳۵	اور (حرمت مصاہرہ میں) یہ بھی شرط ہے کہ وہ عورت ایسی ہو کہ اس سے شہوت ہوتی ہو (یعنی وہ بالغہ یا بلوغت کے قریب ہو)	تبیین
۳۶	(ا) فتویٰ اس پر ہے کہ نو سال کی لڑکی محل شہوت قرار پا سکتی ہے اس سے کم عمر میں نہیں	معراج درایہ
	(ب) فقیہ ابو اللیث رح کا قول ہے کہ نو سال سے کم عمر کی لڑکی ایسی نہیں قرار پاتی کہ اس سے شہوت ہو اور اس حکم پر فتویٰ ہے	قاضیخان
	(ج) الشیخ الامام ابوبکر رح سے منقول ہے کہ آپ کہتے تھے کہ مفتی کو چاہیئے کہ وہ (حرمت مصاہرہ میں) سات اور آٹھ سال کی لڑکی کی صورت میں یہ فتویٰ دے کہ (اس سے) حرمت (مصاہرہ) نہیں ہے لیکن اگر پوچھنے والا یہ مبالغہ کرے کہ وہ لڑکی موٹی، مضبوط اور بڑے جسم کی ہے تو پھر حرمت مصاہرہ (لازم ہوسکنے) کا فتویٰ دے	ذخیرہ، مضمرات
۳۷	اگر کسی مرد نے ایسی چھوٹی (یعنی نابالغہ) لڑکی سے جماع کیا جس سے شہوت نہیں ہوتی تو (اس سے) حرمت مصاہرہ ثابت نہ ہوگی	بحرالرائق
۳۸	اگر کوئی عورت اتنی زیادہ عمر کی ہوگئی کہ وہ حد شہوت سے خارج ہوگئی تو اس سے (بھی) حرمت مصاہرہ لازم ہوسکے گی اس لئے کہ وہ حرمت مصاہرہ (کی حد) میں داخل ہو چکی ہے پس زیادہ عمر کی ہونے کی وجہ سے (اس سے) خارج نہ ہوگی اور صغیرہ (یعنی نابالغہ کی صورت حال) یوں نہیں ہے	تبیین
۳۹	اسی طرح (حرمت مصاہرہ میں) یہ بھی شرط ہے کہ مذکر (بھی) محل شہوت ہو حتیٰ کہ اگر چار سال کے لڑکے نے اپنے باپ کی بیوی سے جماع کیا تو اس سے حرمت مصاہرہ ثابت نہ ہوگی ۔	فتح قدیر
۴۰	ایسے لڑکے کا جماع کرنا کہ اس جیسا جماع کر سکتا ہو حرمت مصاہرہ کے حکم میں بمنزلہ بالغ مرد کی وطی کے ہے	قاضی خان
۴۱	مشائخ رح نے کہا ہے کہ ایسا لڑکا کہ اس جیسا جماع کر سکتا ہے وہ ہوتا ہے جو جماع کرے، اسے شہوت ہو اور عورتیں اس جیسے سے حیا کرتی ہوں	قاضیخان

دفعات وشق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات — القسم الثانی المحرمات الصهریة	حوالہ
۳۳۸-۴۲	والشهوة تعتبر عند المس والنظر حتی لو وجد ا بغیر شهوة ثم اشتهی بعد الترک لا تتعلق به الحرمة	کذا فی التبیین
۴۳	وحد الشهوة فی الرجل ان تنتشر آلته او تزداد انتشارا ان کانت منتشرة	کذا فی التبیین
۴۴	وهو الصحیح	کذا فی جواهر الاخلاطی
۴۵	وبه یفتی	کذا فی الخلاصة
۴۶	فمن انتشرت آلته فطلب امرأته واولجها بین فخذی ابنتها لا تحرم علیه امها ما لم تزدد انتشارا	کذا فی التبیین
۴۷	هذا الحد اذا کان شابا قادرا علی الجماع فان کان شیخا او عنینا فحد الشهوة ان یتحرک قلبه بالاشتهاء ان لم یکن متحرکا قبل ذلک ویزداد الاشتهاء ان کان متحرکا	کذا فی المحیط
۴۸	وحد الشهوة فی النساء والمجبوب هو الاشتهاء بالقلب والتلذذ به ان لم یکن وان کان فازدیاده کذا فی شرح النقایة للشیخ ابی المکارم	
۴۹	ووجود الشهوة من احدهما یکفی	کذا فی التبیین
۵۰	وشرطه ان لا ینزل حتی لو انزل عند المس او النظر لم تثبت به حرمة المصاهرة	کذا فی التبیین
۵۱	قال الصدر الشهید رحمه الله وعلیه الفتوی کذا فی الشمنی شرح النقایة	
۵۲	ولو مس فانزل لم تثبت به حرمة المصاهرة فی الصحیح لانه تبین بالانزال انه غیر داع الی الوطء	کذا فی الکافی
۵۳	ولو نظر الی دبر المرأة لا تثبت به حرمة المصاهرة	کذا فی فتاوی قاضیخان
۵۴	وکذا لو وطی فی دبرها لا تثبت به الحرمة	کذا فی التبیین

ـــه ۱ حکم نمبر ۴۳ تا ۴۶ / ۳۳۸ اور بوڑھے وغیرہ کی شہوت کی حد کے متعلق حکم نمبر ۴۷ / ۳۳۸ اور عورتوں میں شہوت کی حد کے متعلق حکم نمبر ۴۸ / ۳۳۸ ملاحظہ ہو نیز حکم نمبر ۴۹ تا ۵۲ / ۳۳۸ مع حواشی جوان مرد کی شہوت کی حد کے متعلق حکم نمبر ۲۵، ۳۴، ۴۳، ۴۶ / ۳۳۸ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ـــه ۲ جوان مرد کی شہوت کی حد کے متعلق

دفعہ و شق نمبر	تیسرا باب محرمات کے احکام — محرمات کی دوسری قسم محرمات بالصہریت کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۸-۴۲	(حرمت مصاہرہ میں) شہوت کا اعتبار چھونے اور دیکھنے کے وقت (اس سے شہوت کا ہونا) ہے حتیٰ کہ اگر چھونا یا نظر کرنا شہوت کے بغیر ہوا اور پھر (وہ چھونا یا نظر کرنا) ترک کرنے کے بعد شہوت ہوئی تو اس سے حرمت مصاہرہ متعلق نہ ہوگی [1]	تبیین
۴۳	(جوان اور قابل جماع) مرد کی شہوت کی حد یہ ہے کہ اس کے آلہ تناسل کو انتشار ہو (یعنی وہ پھیل جائے) اور اگر وہ پہلے سے منتشر ہو تو اس کے انتشار میں اضافہ ہو جائے [2]	تبیین
۴۴	اور یہی (مذکورہ حکم) صحیح ہے	جواہر الاخلاطی
۴۵	اور اسی (مذکورہ حکم) پر فتویٰ ہے	خلاصہ
۴۶	پس (مذکورہ حکم کی بنا پر) جس مرد کا آلہ تناسل منتشر ہوا تو اس نے اپنی بیوی کو طلب کیا اور آلہ تناسل اس کی (قابل شہوت) بیٹی کے دو رانوں میں کیا تو اس سے اس مرد پر اس لڑکی کی ماں حرام نہ ہوگی جبکہ (اس سے) اس کے انتشار میں اضافہ نہ ہوا ہو، [3]	تبیین
۴۷	(حرمت مصاہرہ میں) شہوت کے متعلق یہ (مذکور ۴۳/۳۳۸) حد اس صورت میں ہے کہ جب وہ مرد جوان ہو جماع پر قادر ہو پس اگر وہ بوڑھا ہو یا نامرد ہو تو (اس کے حق میں) شہوت کی حد یہ ہے کہ اس کے دل میں شہوت متحرک ہو جبکہ اس سے قبل یہ تحریک نہ تھی اور اس شہوت میں اضافہ ہو جائے جبکہ (اس سے قبل یہ) تحریک (موجود) تھی [4]	محیط
۴۸	(حرمت مصاہرہ میں) عورتوں اور ذکر کٹے ہوئے مرد کے حق میں شہوت کی حد یہ ہے کہ دل میں شہوت ہونا اور اسے لذیذ پانا ہے جبکہ اس سے قبل یہ امر نہ تھا اور اگر پہلے تھا تو اس میں اضافہ ہونا ہے [5]	شرح نقایہ
۴۹	(حرمت مصاہرہ میں) مرد یا عورت دونوں میں سے کسی ایک میں شہوت کا پایا جانا کفایت کر جاتا ہے [6]	تبیین
۵۰	(حرمت مصاہرہ میں) شرط یہ ہے کہ اسے انزال نہ ہو حتیٰ کہ اگر چھونے یا نظر کرتے وقت اس مرد کو انزال ہو گیا تو حرمت مصاہرہ ثابت نہ ہوگی [7]	تبیین
۵۱	الصدر الشہید رح کا قول ہے کہ اسی (مذکورہ) حکم پر فتویٰ ہے	شمنی
۵۲	اگر کسی مرد نے (کسی) عورت کو چھوا تو اس مرد کو انزال ہو گیا تو صحیح حکم کے بموجب (اس سے) حرمت مصاہرہ ثابت نہ ہوگی اس لئے کہ انزال ہو جانے سے یہ ظاہر ہوا کہ یہ فعل داعی الی الجماع نہیں ہے	کافی
۵۳	اگر کسی مرد نے کسی عورت کے دبر پر نظر کی تو اس سے حرمت مصاہرہ ثابت نہ ہوگی [8]	قاضیخان
۵۴	اسی (مذکورہ حکم کی) طرح یہی حکم اس صورت میں ہے کہ اگر کسی مرد نے عورت کے دبر میں جماع کیا تو اس حرمت مصاہرہ ثابت نہ ہوگی [9]	تبیین

ملاحظہ ہوں (مترجم) [3] حکم نمبر ۴۳،۴۴،۴۵،۴۶/۳۳۸ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [4] حکم نمبر ۴۳/۳۳۸ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [5] حکم نمبر ۴۳/۳۳۸ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [6] حکم نمبر ۴۳،۴۴،۴۵/۳۳۸ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [7] حکم نمبر ۴۳،۴۲ ... مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [8] حکم نمبر ۱۷/۳۳۸ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

[9] چنانچہ درمختار میں ہے کہ دبر میں جماع سے حرمت مصاہرہ مطلقاً لازم نہیں ہوتی اور رد المحتار میں بحوالہ ... لکھا ہے کہ کسی مرد نے کسی مرد کے دبر میں جماع کیا تو وہ اس کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے اس لئے کہ یہ فعل اگر عورتوں سے ہو تو اس سے حرمت مصاہرہ لازم نہیں ہوتی تو مردوں میں بطریق اولیٰ لازم نہیں ہوتی۔ مفہوم ماخوذ از درمختار و رد المحتار ج ۲ - نیز حکم نمبر ۴۹/۳۴۳

دفعات و شق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات وممایتصل بذلك	حـــوالـــہ
۳۳۸-۵۵	وهوالاصح	هکذافی المحیط
۵۶	وعلیه الفتوی	هکذافی جواهرالاخلاطی
۵۷	واذاجامع میتة لاتثبت به الحرمة	کذافی فتاوی قاضیخان
۳۳۹ -	(وممایتصل بذلك مسائل) تعداد شق ۱۹	
۱	لواقر بحرمة المصاهرة یؤاخذ به ویفرق بینهما وکذلك اذااضاف ذلك الی ماقبل النکاح بان قال لامرأته کنت جامعت امک قبل نکاحک یؤاخذ به ویفرق بینهما ولکن لایصدق فی حق المهرحتی یجب المسمی دون العقر والاصرارعلی هذا الاقرار لیس بشرط حتی لورجع عن ذلك وقال کذبت فالقاضی لایصدقه ولکن فیمابینه وبین الله تعالی ان کان کاذبا فیمااقر لاتحرم علیه امرأته	
	وذکرمحمدؒ فی کتاب النکاح اذاقال الرجل لامرأته هذه امی من الرضاعة ثم اراد ان یتزوجها بعد ذلك فقال اخطأت فی ذلك فله ان یتزوجها استحسانا ووجه الفرق بینهما انه ههنا اخبرعن فعله والخطاء فیماهوفعله نادر فلایصدق فیه واما فی الرضاع فانما اخبرعن فعل نفسه فی زمان یتذکره وانماسمع من غیره والخطاء فیه لیس بنادر	کذافی التجنیس والمزید
۲	واذاقبلها ثم قال لم یکن عن شهوة اولمسها اونظرالی فرجها ثم قال لم یکن بشهوة فقد ذکرصدرالشهیدؒ فی التقبیل یفتی بثبوت الحرمة مالم یتبین انه قبل بغیرشهوة وفی المس والنظر الی الفرج لایفتی بالحرمة الا اذاتبین انه فعل بشهوة لان الاصل فی التقبیل الشهوة	

ے حکم نمبر ۶۴/۴۲۳ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۲ے حکم نمبر ۱ تا ۲/۳۳۹ مع حواشی ملاحظہ ہوں اور عقر وہ معاوضہ ہے جو کسی شبہ کی بناپر نادانستہ طورپر ناجائز جماع واقع ہونے پراس عورت کو دیاجائے اوراسکے احکام میں مزید تفصیل بھی ہے اور زنا کے اقرار میں اصرار اور رجوع کے متعلق حکم

دفعات/شق نمبر	تیسرا باب: محرمات کے احکام مذکورہ مسائل سے ملتے جلتے مسائل کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۸-۵۵	اور یہی (مذکورہ حکم) زیادہ صحیح ہے	محیط
۵۶	اور اسی (مذکورہ حکم) پر فتوی ہے	جواہر الاخلاطی
۵۷	جب کسی مرد نے مردہ عورت سے جماع کیا تو اس سے حرمت مصاہرہ ثابت نہ ہوگی [1]	قاضیخان
۳۳۹-	**مذکورہ سے ملتے جلتے مسائل** اور اسمیں سے ۱۹ شقیں ہیں	
۱	(ا) اگر کسی شخص نے حرمت مصاہرہ واقع ہونے کا اقرار کیا تو وہ اس پر ماخوذ ہوگا اور ان دونوں (یعنی شوہر اور بیوی) کے درمیان تفریق کردی جائے گی۔ اسی طرح جب کسی نے حرمت مصاہرہ کو نکاح سے پہلے کی طرف منسوب کیا مثلاً اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تیرے نکاح سے پہلے تیری ماں سے جماع کیا تھا تو وہ اس پر ماخوذ ہوگا اور ان دونوں میں تفریق کردی جائے گی۔ لیکن حق مہر کے حق میں اس مرد کے (اقرار کے) قول کی تصدیق نہ کی جائے گی حتیٰ کہ عقر کی بجائے مقررہ حق مہر واجب ہوگا اور حرمت مصاہرہ کے اقرار پر اصرار کرنا شرط نہیں ہے حتیٰ کہ اگر اس نے اس اقرار سے رجوع کرلیا اور یوں کہا کہ میں نے جھوٹ بولا تھا تو قاضی اس کے قول کی تصدیق نہ کرے گا لیکن (اس صورت میں) بینہ و بین اللہ تعالیٰ حکم یہ ہے کہ اگر وہ حرمت مصاہرہ کا اقرار کرنے میں جھوٹا تھا تو (اس سے) اس پر اس کی بیوی حرام نہ قرار پائے گی۔ (ب) امام محمدؒ نے کتاب النکاح میں ذکر کیا ہے کہ جب کسی مرد نے اپنی عورت کے متعلق یہ کہا کہ یہ میری رضاعی (یعنی دودھ کے رشتہ سے) ماں ہے پھر اس مرد نے اس عورت سے نکاح کا ارادہ کیا تو کہا کہ میں نے ایسا کہنے میں (یعنی رضاعی ماں کہنے میں) غلطی کی ہے تو (اس صورت میں) از روئے استحسان حکم یہ ہے کہ وہ اس عورت سے نکاح کرسکے گا اور ان دونوں صورتوں (یعنی ا، ب/۳۳۹ کے حکموں) میں فرق کی وجہ یہ ہے کہ اس نے اس میں (یعنی ا/۳۳۹ میں) اپنے فعل کی خبر دی اور اس کے اپنے فعل (کی خبر) میں غلطی نادر ہے پس اس سے رجوع میں اس کی تصدیق نہ کی جائے گی اور رضاعت کی (خبر کی) صورت میں اس نے اپنے اس وقت کے فعل کی خبر نہیں دی جسے وہ یاد رکھتا ہو البتہ اس نے وہ (خبر) کسی اور سے سنی ہے اور اسمیں (یعنی کسی اور سے سن کر خبر دینے میں) غلطی نادر نہیں ہے [2]	تجنیس و مزید
۲	(ا) جب کسی مرد نے کسی عورت کا بوسہ لیا اور پھر کہا کہ یہ شہوت سے نہ تھا یا اس نے اسے چھوا یا اس کے فرج (داخل) پر نظر کی اور پھر کہا کہ یہ شہوت سے نہ تھا تو (اس کے حکم کے متعلق) الصدر الشہیدؒ نے ذکر کیا ہے کہ بوسہ لینے کی (مذکورہ) صورت میں حرمت مصاہرہ ثابت ہونے کا فتوی دیا جائے گا جبتک کہ یہ واضح نہ ہو کہ اس نے بغیر شہوت کے بوسہ لیا تھا اور چھونے اور فرج (داخل) پر نظر کرنے کی (مذکورہ) صورت میں حرمت مصاہرہ کا فتوی نہ دیا جائے گا لیکن جب یہ واضح ہو جائے کہ اس نے (وہ چھونا اور نظر کرنا) شہوت سے کیا تھا	

۲۴،۱۲/۴۶۱ مع حواشی اور استحسان کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر ۲ ب/۴۹۷ کے حاشیہ ترتیب الدلائل کی تفصیل کے نمبر ۱ کے "ج"، "کا "د، س" ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات و شق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات وممایتصل بذلک	حوالہ
٣٣٩	بخلاف المس والنظر	کذا فی المحیط
	ھٰذا اذا کان مس علی غیر الفرج واما اذا کان علی الفرج فلا یصدق ایضا	کذا فی الظھیریة
	وکان الشیخ الامام الاجل ظھیر الدین المرغینانی رح یفتی بالحرمة فی القبلة فی الفم والخد والرأس وان کان علی مقنعة وکان یقول لا یصدق فی انه لم یکن بشھوة وفی البقالی و یصدق اذا انکر الشھوة فی مس الا ان تقوم آلته منتشرة تبعا نقھا	کذا فی المحیط
	ولو أخذ ثدیھا وقال ما کان عن شھوة لا یصدق لان الغالب خلافه وکذا لو رکب معھا علی دابة بخلاف ما اذا رکب علی ظھرھا وعبربھا الماء	کذا فی الوجیز للکردری
٣	وتقبل الشھادة علی الاقرار بالمس والتقبیل بشھوة	کذا فی جواھر الاخلاطی
٤	وھل تقبل الشھادة علی نفس اللمس والتقبیل بشھوة المختار انه تقبل والیه ذھب فخر الاسلام علی البزدوی رح	کذا فی التجنیس والمزید
٥	وھکذا ذکر محمد رح فی نکاح الجامع لان الشھوة مما یوقف علیھا فی الجملة اما بتحرک العضو من الذی یتحرک عضوہ او بآثار آخر ممن لا یتحرک عضوہ	کذا فی الذخیرة
٦	وھو المعمول	کذا فی جواھر الاخلاطی
٧	سئل القاضی علی السغدی رح عن سکران باشر ابنته وقبلھا وقصد ان یجامعھا فقالت الابنة انا ابنتک نترکھا ھل تحرم امھا قال نعم	کذا فی التتارخانیة

ﻟﮧ حکم نمبر ١١ تا ١٥ / ٣٣٩ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ﻟﮧ٢ حکم نمبر ٤ تا ٦ / ٣٣٩ ملاحظہ ہوں اور المختار کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر ٢ ب / ٤٩٧ کے حاشیہ ترتیب الدلائل کی تفصیل کے مثلا ج کے (٣) میں نمبر ١٢ ملاحظہ ہو (مترجم) ﻟﮧ٣ ٤ / ٣٣٩ اور ٤٣ / ٣٣٨ مع حواشی

دفعات/شق نمبر	تیسرا باب، محرمات کے احکام — مذکورہ مسائل سے ملتے جلتے مسائل کے احکام کا بیان	حوالہ
۲۲۹-	اس لئے کہ عورت کا بوسہ لینے کی اصل یہ ہے کہ وہ شہوت سے ہوتا ہے اور چھونے اور نظر کرنے میں ایسا نہیں ہے	محیط
	(ب) اور چھونے کی مذکورہ صورت میں) یہ (مذکورہ حکم) اس صورت میں ہے جبکہ وہ چھونا فرج کے علاوہ (بدن کے کسی حصہ) کو تھا اور اگر وہ چھونا فرج کو تھا تو پھر اس میں بھی اس کے (مذکورہ) قول کی تصدیق نہ کی جائے گی	ظہیریہ
	(ج) اور الشیخ الامام ظہیر الدین مرغینانی رح (عورت کے) منہ، رخسار اور سر پر خواہ اوڑھنی کے اوپر ہو بوسہ پر حرمت مصاہرہ کا فتوی دیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ (ان صورتوں میں) اگر وہ اس بوسہ کے متعلق بغیر شہوت کے ہونے کا دعوی کرے تو اس کی تصدیق نہ کی جائے گی (د) اور البقالی میں ہے کہ چھونے کی صورت میں جب اس نے شہوت سے ہونے کا انکار کیا تو اس کی تصدیق کی جائے گی لیکن اگر اس کا آلہ تناسل کھڑا ہوا اور وہ اس عورت سے معانقہ کرے تو پھر یہ حکم نہیں ہے (یعنی پھر اس کے اس قول کی تصدیق نہ کی جائے گی)	محیط
	(س) اور اگر کسی مرد نے کسی عورت کا پستان پکڑا اور کہا کہ ایسا کرنا شہوت سے نہ تھا تو اس کے اس قول کی تصدیق نہ کی جائے گی اس لئے کہ اکثر اس کے خلاف ہی ہوتا ہے (یعنی ایسا کرنا اکثر شہوت سے ہی ہوتا ہے) بخلاف اس کے کہ اگر اس مرد نے اس عورت کی پیٹھ پر سوار ہو کر اس کے ساتھ پانی عبور کیا تو پھر یہ حکم نہیں ہے (یعنی پھر اس نے ایسا کیا تو اس کے مذکورہ قول کی تصدیق کی جائے گی) ۱؎	وجیز للکردری
۳	(حرمت مصاہرہ میں) شہوت کے ساتھ چھونے اور بوسہ لینے کے اقرار پر گواہی قبول کی جائے گی	جواہر الاخلاطی
۴	اور کیا (حرمت مصاہرہ میں) شہوت کے ساتھ چھونے اور بوسہ لینے پر گواہی قبول کی جائے گی تو اس کے متعلق مختار حکم یہ ہے کہ وہ گواہی قبول کی جائے گی اور فخر الاسلام علی البزدوی رح کی تحقیق یہی ہے ۲؎	تجنیس مزید
۵	اور (مذکورہ صورت کے متعلق) امام محمد رح نے نکاح الجامع میں یوں ہی (حکم) ذکر کیا ہے اس لئے کہ شہوت ایسی چیز ہے کہ اس پر فی الجملہ واقفیت حاصل کی جا سکتی ہے یا تو (اس کے) آلہ تناسل کی حرکت سے جس کا یہ عضو حرکت کر سکتا ہو اور یا دوسرے آثار سے اور یہ اس سے جس کا یہ عضو حرکت نہ کر سکتا ہو ۳؎	ذخیرہ
۶	اور یہ (مذکورہ) حکم ایسا ہے جس پر عمل کیا جاتا ہے	جواہر الاخلاطی
۷	قاضی علی السغدی رح سے اس مرد کے بارے میں دریافت کیا گیا جو نشہ میں تھا اس نے اپنی بیٹی کو پکڑ لیا اس کا بوسہ لیا اور اس سے جماع کا قصد کیا تو اس بیٹی نے کہا کہ میں تیری بیٹی ہوں پس اس مرد نے اسے چھوڑ دیا تو کیا (اس سے اس مرد پر) اس بیٹی کی ماں حرام ہو جائے گی تو آپ نے فرمایا ہاں	تتارخانیہ

ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات وشق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات وممایتصل بذلک	حوالہ
۳۳۹-۸	قیل لرجل مافعلت بام امرأتک قال جامعتها قال تثبت حرمۃ المصاهرۃ قیل ان کان السائل والمسئول هازلین قال لا یتفاوت ولا یصدق انہ کذب	کذا فی المحیط
۹	رجل لہ جاریۃ فقال قد وطئتها لا تحل لابنہ وان کانت فی غیر ملکہ فقال قد وطئتها لابنہ ان یکذبہ ویطأها لان الظاهر یشهد لہ	کذا فی محیط السرخسی
۱۰	ولو تسری جاریۃ میراث ابیہ یسعہ ان یطأها حتی یعلم ان الاب وطئها	کذا فی محیط السرخسی
۱۱	رجل تزوج امرأۃ علی انها عذراء فلما اراد وقاعها وجدها قد افتضت فقال من افتضک فقالت ابوک ان صدقها الزوج بانت منہ ولا مهر لها وان کذبها فهی امرأتہ	کذا فی الظهیریۃ
۱۲	لو ادعت المرأۃ ان مس ابن الزوج ایاها کان عن شهوۃ لم تصدق والقول قول ابن الزوج	کذا فی السراج الوهاج
۱۳	رجل قبل امرأۃ ابیہ بشهوۃ او قبل الاب امرأۃ ابنہ بشهوۃ وهی مکرهۃ وانکر الزوج ان یکون بشهوۃ فالقول قول الزوج وان صدقہ الزوج وقعت الفرقۃ ویجب المهر علی الزوج ویرجع بذلک علی الذی فعل ان تعمد الفاعل الفساد وان لم یتعمد لا یرجع وفی الوطء لا یرجع وان تعمد بالوطء الفساد لانہ وجب الحد والمال مع الحد لا یجتمع	کذا فی المحیط

[1] اس صورت کے متعلق ردالمحتار میں ہے کہ اس نے بکارت کی جھلی زائل شدہ پائی سے مراد یہ ہے اس نے اس عورت کے بتانے سے یا جماع کے علاوہ کسی امر سے اسے پتہ چلا اور اگر جماع کے بعد اسے یہ پتہ چلا تو وطی بشبہہ کی بنا پر اس پر مہر مثل لازم ہو سکے گا۔ مفہوم ماخوذ از ردالمحتار ج ۲ ص ۳۰۳ حکم نمبر ۲/۳۳۹، ۵۵/۳۳۶ نیز ۳/۴۶۳ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [2] حکم نمبر ۲/۳۳۹ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [3] حکم نمبر ۲/۳۳۹

دفعات متن نمبر	تیسرا باب، محرمات کے احکام — مذکورہ مسائل سے ملتے جلتے مسائل کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۹-۸	کسی مرد سے پوچھا گیا کہ تو نے اپنی بیوی کی ماں کے ساتھ کیا کیا تو اس نے جواب دیا کہ میں نے اس سے جماع کیا تو آپ نے (اس کے حکم کے متعلق) فرمایا کہ (اس سے) حرمت مصاہرہ ثابت قرار پائے گی آپ سے کہا گیا کہ اگر (مذکورہ) سوال کرنے والا اور جس سے سوال کیا گیا ہے وہ دونوں مزاح کر رہے ہوں تو آپ نے فرمایا کہ (اس سے) کچھ فرق نہ پڑے گا اور اگر (اس صورت میں) اس نے کہا کہ میں نے جھوٹ کہا ہے تو اس کی تصدیق نہ کی جائے گی	محیط
۹	(ا) کسی مرد کے پاس باندی ہے اس نے کہا کہ میں نے اس باندی سے وطی کی ہے تو وہ باندی اس کے بیٹے کے لئے حلال نہ ہوگی (ب) اور اگر وہ باندی اس مرد کے علاوہ کی ملکیت ہو (اس کی مملوکہ نہ ہو) اور اس نے کہا کہ میں نے اس باندی سے وطی کی ہے تو اس کا بیٹا اس کی تکذیب کر سکتا ہے اور اس باندی سے وطی کر سکتا ہے اس لئے کہ ظاہر حال اس (بیٹے) کے حق میں شاہد ہے	محیط سرخسی
۱۰	اگر کسی آدمی نے باپ کی میراث میں باندی پائی تو وہ اس سے وطی کر سکتا ہے جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ (اس کے) باپ نے اس سے وطی کی ہے	محیط سرخسی
۱۱	کسی مرد نے ایک عورت سے اس شرط پر نکاح کیا کہ وہ (حقیقی) باکرہ (یعنی کنواری) ہے پس جب وہ اس سے وطی کرنے لگا تو اس کی بکارت کی جھلی زائل شدہ پائی تو اس نے اس سے دریافت کیا کہ کس نے تیری بکارت کو زائل کیا ہے تو اس نے جواب دیا کہ تیرے باپ نے تو (اس صورت میں) اگر اس شوہر نے اس عورت کی بات کی تصدیق کی تو وہ (بوجہ حرمت مصاہرہ) اس سے بائنہ ہوگئی اور اسے کچھ حق مہر نہ ملے گا اور اگر شوہر نے اس کی تصدیق نہ کی تو وہ اس کی بیوی ہے [1]	ظہیریہ
۱۲	اگر کسی عورت نے یہ دعوی کیا کہ اسے اس کے شوہر کے بیٹے کا چھونا شہوت سے ہوا تو اس کے قول کی تصدیق نہ کی جائے گی اور اس کے شوہر کے بیٹے کے قول کا اعتبار ہوگا [2]	سراج وہاج
۱۳	کسی مرد نے اپنے باپ کی بیوی کا بوسہ شہوت سے لیا یا باپ نے اپنے بیٹے کی بیوی کا بوسہ شہوت سے لیا اور (مذکورہ صورتوں میں) اس عورت پر جبر کیا گیا تھا اور شوہر نے اس امر سے انکار کیا کہ وہ بوسہ شہوت سے تھا تو شوہر کا قول معتبر قرار پائے گا اور اگر شوہر نے اس (بوسہ کے متعلق شہوت سے ہونے) کی تصدیق کی تو (شوہر اور اس کی بیوی میں) تفریق واقع ہو جائے گی اور شوہر پر حق مہر لازم ہوگا اور وہ اس سے لے گا جس نے وہ فعل کیا (یعنی بوسہ لیا) بشرطیکہ ایسا کرنے والے نے جان بوجھ کر فساد کے لئے ایسا کیا اور اگر اس نے جان بوجھ کر فساد کے لئے ایسا نہ کیا تو وہ (شوہر حق مہر) اس سے نہ لے گا اور (مذکورہ صورت میں بوسہ کی بجائے) وطی کی صورت میں (شوہر اس سے حق مہر نہ لے گا اگرچہ اس نے وطی جان بوجھ کر فساد کے لئے کی ہو اس لئے کہ (اس صورت میں) اس پر شرعی حد (زنا) لازم ہوگی اور حد (لازم ہونے) کے ساتھ مال (کا لازم ہونا) جمع نہیں ہوتا [3]	

مع حواشی نیز اس کی نظیر کے متعلق حکم نمبر ۴/۳۴۴ ، ۳۵/۴۷۱ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات وشق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات — القسم الثالث المحرمات بالرضاع	حوالہ
۳۳۹-۱۴	تزوج بامة رجل ثم ان الامة قبلت ابن زوجها قبل الدخول بها فادعی الزوج انها قبلته بشهوة وکذبه المولی فانها تبین من زوجها لاقرار الزوج انها قبلت بشهوة ویلزمه نصف المهر لتکذیب المولی ایاه انها قبلته بشهوة ولا یقبل قول الامة فی ذلك لو قالت قبلته بشهوة	کذا فی المحیط
۱۵	ولو أخذت ذکر الختن فی الخصومة وقالت کان عن غیر شهوة صدقت	کذا فی خزانة الفتاوی
۱۶	ذکر محمدؒ فی نکاح الاصل ان النکاح لا یرتفع بحرمة المصاهرة والرضاع بل یفسد حتی لو وطئها الزوج قبل التفریق لا یجب علیه الحد اشتبه علیه ام لم یشتبه	کذا فی الذخیرة
۱۷	واذا فجر بامرأة ثم تاب یکون محرما لا بنتها لانه حرم علیه نکاح ابنتها علی التأبید. وهذا دلیل علی ان المحرمیة تثبت بالوطء الحرام وبما تثبت به حرمة المصاهرة	کذا فی فتاوی قاضیخان
۱۸	لا بأس بان یتزوج الرجل امرأة ویتزوج ابنه ابنتها او امها	کذا فی محیط السرخسی
۱۹	وفی فتاوی الصغری اذا لف ذکره فی خرقة وجامعها کذلك ان کانت خرقة لا تمنع وصول الحرارة الی ذکره تحل المرأة للزوج الاول وان کانت تمنع کالمندیل فلا تحل	کذا فی الخلاصة
۳۴۰ -	**القسم الثالث المحرمات بالرضاع** تعداد شق ۱	
۱	کل من تحرم بالقرابة والصهریة تحرم بالرضاع علی ما عرف فی کتاب الرضاع	کذا فی محیط السرخسی

۱؎ حکم نمبر ۳/۳۳۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ۲؎ حکم نمبر ۲/۳۳۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ۳؎ حکم نمبر ۱/۳۳۸ مع حاشیہ ۲۸، ۳۹، ۴۰/۲۶۳ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، ۴؎ حکم نمبر ۱۱/۳۴ ملاحظہ ہو (مترجم)، ۵؎ رضاعت کے احکام فتاوی عالمگیری عربی کی ج ۱ کے ص ۳۴۲ سے شروع ہوتے ہیں جو کہ بحث ۷ میں ہیں یعنی اگر جس عورت نے کسی بچہ کو دودھ پلایا ہے تو وہ دودھ پینے والے بچہ کی رضاعی ماں، اس عورت کا شوہر جس کے سبب سے یہ دودھ پیدا ہوا اس بچہ کا رضاعی باپ، اور ان ماں باپ کی اولاد اس بچہ کے رضاعی بہن بھائی قرار پاتے ہیں خواہ وہ اولاد نسبی ہو یا رضاعی ہو نیز رضاعی ماں کی ماں اسکی رضاعی نانی اور رضاعی ماں کا باپ اسکا رضاعی نانا اور رضاعی ماں کا بھائی اس کا رضاعی

دفعات شق نمبر	تیسرا باب، محرمات کے احکام — محرمات کی تیسری قسم، محرمات بالرضاعت کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۹-۱۴	کسی مرد نے کسی آدمی کی باندی سے نکاح کیا تو اس باندی نے دخول سے قبل ہی اپنے شوہر کے بیٹے کا بوسہ لیا اور شوہر نے یہ دعوی کیا کہ اس نے وہ بوسہ شہوت سے لیا ہے اور باندی کے آقا نے اس (شوہر) کی تکذیب کی تو وہ باندی اپنے شوہر سے بائنہ قرار پائے گی اس لئے کہ اس کے شوہر نے یہ اقرار کیا ہے کہ اس باندی نے وہ بوسہ شہوت سے لیا ہے اور نصف حق مہر اس پر لازم ہو گا کیونکہ (اس کے) آقا نے اس کے شوہر کے اس قول کی تکذیب کی ہے کہ اس باندی نے وہ بوسہ شہوت سے لیا ہے اور اس باندی کا یہ قول کہ اس نے وہ بوسہ شہوت سے لیا ہے، قبول نہ کیا جائے گا [۱]	محیط
۱۵	اگر کسی عورت نے جھگڑے میں اپنے داماد کا آلہ تناسل پکڑا اور یہ کہا کہ (اس کا) ایسا کرنا شہوت سے نہ تھا تو (اس صورت میں) اس کے قول کی تصدیق کی جائے گی [۲]	خزانۃ الفتاوی
۱۶	امام محمدؒ نے نکاح الاصل میں ذکر کیا ہے کہ حرمت مصاہرہ اور حرمت رضاعت واقع ہونے سے نکاح مرتفع نہیں ہوتا بلکہ وہ نکاح فاسد قرار پاتا ہے حتیٰ کہ اگر (مذکورہ امور کی بنا پر) تفریق سے قبل شوہر نے اس بیوی سے وطی کی تو اس پر حد (زنا) لازم نہ ہو گی خواہ اسے شبہ متحقق ہوا تھا یا نہ [۳]	ذخیرہ
۱۷	جب کسی مرد نے کسی عورت سے بدکاری کی پھر توبہ کر لی تب بھی وہ اس کی بیٹی پر حرام رہے گا اس لئے کہ (اس صورت میں) اس پر اس عورت کی بیٹی کا نکاح ہمیشہ کے لئے حرام قرار پاتا ہے اور یہ اس امر کی دلیل ہے کہ اس نکاح کا حرام قرار پانا حرام وطی سے بھی ثابت ہو جاتا ہے اور اس سے بھی ثابت ہوتا ہے جس سے حرمت مصاہرہ ثابت ہوتی ہے	قاضی خان
۱۸	اس میں کوئی حرج نہیں کہ ایک مرد ایک عورت سے نکاح کرے اور اس مرد کا بیٹا اس عورت کی بیٹی یا ماں سے نکاح کرے	محیط سرخسی
۱۹	فتاوی الصغری میں ہے کہ جب کسی مرد نے اپنے ذکر پر کپڑا لپیٹا اور (اپنی منکوحہ سے) اسی حالت میں جماع کیا تو اگر وہ کپڑا ایسا ہو کہ وہ (فرج کی) حرارت اس کے ذکر تک پہنچنے میں مانع نہ ہو تو وہ عورت (اس جماع و طلاق کے بعد پہلے شوہر کے لئے (جس نے اسے طلاق مغلظہ دی تھی اور حلالہ لازم تھا اس سے نکاح کے لئے) حلال ہو جائے گی اور اگر وہ کپڑا (مذکورہ حرارت کے لئے) مانع تھا جیسا کہ تولیہ کا کپڑا تو پھر وہ عورت (اس جماع سے اس سابق شوہر سے نکاح کے لئے) حلال نہ ہو گی [۴]	خلاصہ
۳۴۰-	**محرمات میں سے تیسری قسم محرمات بالرضاع ہیں** اور اسمیں ۱ شق ہے	
۱	(محرمات میں سے) وہ سب عورتیں جو بسبب قرابت نسبی اور بسبب صہریت کے حرام ہیں وہ بسبب رضاعت (یعنی دودھ کے رشتہ سے) بھی حرام قرار پاتی ہیں جیسا کہ کتاب الرضاعت میں (اس کے احکام کا بیان) مذکور ہے [۵]	محیط سرخسی

ماموں وغیرہ قرار پاتے ہیں۔ یعنی دودھ پلانے والی خود بھی۔ اسکا شوہر جسکے سبب سے یہ دودھ ہے وہ بھی، ان دونوں کے اصول اور فروع بھی اور اصول کے فروع بھی، سبھی رضاعی رشتہ دار ہو جائیں گے لیکن دودھ پینے والے کے اصول اور ان اصول کے فروع سے، اس دودھ پلانے والی کا کوئی رشتہ پیدا نہ ہو گا۔ البتہ دودھ پینے والا خود، اسکی اولاد اور اگر دودھ پینے والا لڑکا ہے تو اسکی بیوی اور اگر لڑکی ہے تو اسکا خاوند، رشتہ دار ہو جائینگے جیسا کہ کہا گیا ہے کہ "از جانب شیردہ ہمہ خویش شوند وز جانب شیر خوارہ زوجان و فروع" اور مزید احکام بھی ہیں (مترجم)

دفعات وشق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات — القسم الرابع المحرمات بالجمع بین الاجنبیات	حوالہ
۳۴۱	**القسم الرابع المحرمات بالجمع (الجمع بین الاجنبیات)** تعداد شق ۱۲	
۱	وھو نوعان الجمع بین الاجنبیات والجمع بین ذوات الارحام (اما الجمع بین الاجنبیات) فانہ لا یحل للرجل ان یجمع بین اکثر من اربع نسوۃ	کذا فی محیط السرخسی
۲	ولا یجوز للعبد ان یتزوج اکثر من ثنتین	کذا فی البدائع
۳	المکاتب والمدبر وابن ام الولد فی ھذا کالعبد	کذا فی الکفایۃ
۴	ویجوز للحران یتسری من الاماء ما شاء من العدد وان کثرن ولیس للعبد ان یتسری وان اذن لہ مولاہ فیہ	کذا فی الحاوی
۵	وللحران یتزوج اربعا من الحرائر والاماء	کذا فی الھدایۃ
۶	وللعبد ان یتزوج اثنتین حرتین کانتا او امتین	کذا فی البحرالرائق
۷	واذا تزوج الحر خمسا علی التعاقب جاز نکاح الاربع الاول ولا یجوز نکاح الخامسۃ	کذا فی فتاوی قاضیخان
۸	وان تزوج خمسا فی عقدۃ فسد نکاح الکل	کذا فی فتاوی قاضیخان
۹	وکذا العبد اذا تزوج ثلاثا	کذا فی فتاوی قاضیخان
۱۰	ولو تزوج الحربی خمسا ثم اسلمن ان تزوجھن علی التعاقب جاز نکاح الاربع الاول ویفرق بینہ وبین الخامسۃ عند الکل وان تزوجھن جملۃ فرق بینہ وبین الکل فی قول ابی حنیفۃؒ وابی یوسفؒ واذا تزوج واحدۃ ثم اربعا جاز نکاح الواحدۃ لا غیر	کذا فی فتاوی قاضیخان
۱۱	رجل تزوج امرأۃ فی عقدۃ وثنتین فی عقدۃ وثلاثا فی عقدۃ ولا یعلم اما الاولی فصح نکاحھا علی کل حال ولھا المسمی واما الفریقان فالبیان الی الزوج حال حیاتھما او موتھما فعلا وقولا	

۱؎ محرمات بالجمع میں سے اجنبیات کو جمع کرنے کے متعلق احکام، حکم نمبر ۱ تا ۱۲/۳۴۱ میں اور ذوات الارحام کو جمع کرنے کے متعلق احکام، حکم نمبر ۱ تا ۲۵/۳۴۲ نیز حکم نمبر ۷/۳۴۳ ملاحظہ ہوں (مترجم) ۲؎ حکم نمبر ۶/۳۴۱ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۳؎ مکاتب، مدبر اور ام ولد کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر ۲/۲۳۳ کا حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات و شق نمبر	تیسرا باب، محرمات کے احکام — محرمات کی چوتھی قسم محرمات بالجمع میں اجنبیات جمع کرنے کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۱ -	**محرمات میں سے چوتھی قسم محرمات بالجمع ہیں، محرمات بالجمع میں اجنبیات کا جمع کرنا** اور اسمیں ۱۲ شقیں ہیں	
۱	(محرمات میں سے) محرمات بالجمع کی دو قسمیں ہیں اجنبیات کو (ایک مرد کے نکاح میں) جمع کرنا اور ذوات الارحام کو (ایک مرد کے نکاح میں) جمع کرنا اور (محرمات بالجمع میں سے) اجنبیات میں جمع کرنے کے متعلق حکم یہ ہے کہ (آزاد) مرد کو یہ حلال نہیں کہ وہ (بیک وقت اپنے نکاح میں) چار عورتوں سے زیادہ جمع کرے ۱؎	محیط سرخسی
۲	غلام کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ (بیک وقت اپنے نکاح میں) دو عورتوں سے زیادہ جمع کرے ۲؎	بدائع
۳	اور (مذکورہ حکم میں) مکاتب غلام، مدبر غلام اور ام ولد کا بیٹا، غلام کے حکم کی طرح ہے ۳؎	کفایہ
۴	(ا) آزاد مرد کے لئے جائز ہے کہ وہ (اپنے تحت) جتنی باندیاں چاہے رکھے اگرچہ ان کی تعداد کثیر ہو (ب) اور غلام کے لئے (اپنے تحت) باندیاں رکھنا جائز نہیں ہے اگرچہ اس کے آقا نے اس کی اجازت دے دی ہو	حاوی
۵	آزاد مرد کے لئے جائز ہے کہ وہ (کل) چار آزاد عورتوں اور باندیوں سے نکاح کرے ۴؎	ہدایہ
۶	غلام کے لئے جائز ہے کہ وہ (کل) دو عورتوں سے نکاح کرے وہ دونوں آزاد عورتیں ہوں یا وہ باندیاں ہوں ۵؎	بحرالرائق
۷	جب کسی آزاد مرد نے پانچ عورتوں سے آگے پیچھے نکاح کیا تو پہلی چار کا نکاح جائز ہوگا اور پانچویں عورت سے نکاح جائز نہ ہوگا	قاضیخان
۸	اگر کسی مرد نے ایک ہی عقد میں پانچ عورتوں سے نکاح کیا تو پانچوں کا نکاح فاسد (یعنی باطل) قرار پائیگا	قاضیخان
۹	اسی (مذکورہ حکم کی) طرح یہی حکم اس صورت میں ہے کہ جب غلام نے (ایک عقد میں) تین عورتوں سے نکاح کیا (تو ان تینوں کا نکاح باطل قرار پائے گا)	قاضیخان
۱۰	(ا) اگر حربی آدمی (یعنی سلطنت کفار کے آدمی) نے پانچ عورتوں سے نکاح کیا پھر وہ سب (مع حربی آدمی کے) مسلمان ہوگئیں تو (ان کے متعلق حکم یہ ہے کہ) اگر اس نے ان سے آگے پیچھے نکاح کیا تھا تو پہلی چار کا نکاح جائز رہے گا اور اس آدمی اور اس کی پانچویں بیوی میں تفریق کی جائے گی یہ حکم سب کے ہاں ہے (ب) اور اگر اس نے ان سب اکٹھی سے نکاح کیا تھا تو اس میں اور ان سب میں تفریق کی جائے گی یہ حکم امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے ہاں ہے (ج) اور جب اس نے ایک سے نکاح کیا پھر (اکٹھی) چار سے کیا تو پہلی کا نکاح جائز ہے اور دوسروں کا جائز نہیں ہے	قاضیخان
۱۱	کسی مرد نے ایک عقد میں ایک عورت سے نکاح کیا اور ایک عقد میں دو عورتوں سے نکاح کیا اور ایک عقد میں تین عورتوں سے نکاح کیا اور وہ (تقدیم تاخیر کے متعلق) معلومات نہیں رکھتا تو (اس کا حکم یہ ہے کہ) پہلی کا نکاح بہرحال جائز ہے اور اسے مقررہ حق مہر ملے گا اور دوسرے دو فریقوں کے متعلق بیان کرنا قولاً یا	

۴؎ حکم نمبر ۲۰/۳۴۲ ملاحظہ ہو (مترجم) ۵؎ حکم نمبر ۲/۳۴۱، ۶/۳۴۳ اور ۳۴۲ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات شق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات — القسم الرابع المحرمات بالجمع بین ذوات الارحام	حوالہ
۳۴۱ -	فمن ظهر فساده فلا مهر لهما ولا ميراث	كذا في التاتارخانيه
۱۲	ولو تزوجت امرأة زوجين في عقد واحد فان كان لاحدهما اربع نسوة جاز نكاح الآخر	هكذا في محيط السرخسي
۳۴۲ -	(الجمع بين ذوات الارحام) تعداد شق ۲۵[1]	
۱	(واما الجمع بين ذوات الارحام) فانه لا يجمع بين اختين بنكاح ولا بوطء بملك يمين سواء كانتا اختين من النسب او من الرضاع	هكذا في السراج الوهاج
۲	والاصل ان كل امرأتين لو صورنا احداهما من اى جانب ذكرا لم يجز النكاح بينهما برضاع او نسب لم يجز الجمع بينهما	هكذا في المحيط
۳	فلا يجوز الجمع بين امرأة وعمتها نسبا او رضاعا وخالتها كذلك[2] ونحوها — كذا في شرح النقاية للشيخ ابي المكارمؒ	
۴	ويجوز بين امرأة وبنت زوجها فان المرأة لو فرضت ذكرا حلت له تلك البنت بخلاف العكس[3]	كذا في شرح النقاية للشيخ ابي المكارمؒ
۵	وكذا يجوز بين امرأة وجاريتها اذ عدم حل النكاح على ذلك الفرض ليس لقرابة او رضاع	كذا في شرح النقاية للشيخ ابي المكارمؒ
۶	فان تزوج الاختين في عقدة واحدة يفرق بينهما وبينه فان كان قبل الدخول فلا شئ لهما وان كان بعد الدخول يجب لكل واحد منهما الاقل من مهر مثلها ومن المسمى	كذا في المضمرات

[1] حکم نمبر ۱تا۲۵/۳۴۲، ۱/۳۴۱ اور ۴۹ب/۳۵۰ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)۔ [2] اس قاعدہ پر متفرع احکام کی مثالوں کے متعلق حکم نمبر ۳تا۵/۳۴۲ ملاحظہ ہوں (مترجم)

[3] یعنی اس عورت کو مذکر فرض کرنے کی صورت اس بیٹی سے اس کا کوئی رشتہ نہیں بنتا اور پھر ان دونوں کا باہم نکاح جائز قرار پاتا ہے پس ان دونوں کو ایک مرد کے نکاح میں جمع کرنا جائز ہوگا البتہ اس کے عکس کی صورت میں یعنی اگر اس بیٹی کو مرد فرض کیا جائے تو وہ عورت اس کی سوتیلی ماں قرار پاتی ہے اور پھر ان دونوں کا باہم نکاح جائز نہیں قرار پاتا اور ان دونوں کو ایک مرد کے نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں ہوتا مگر چونکہ پہلے مفروضہ

دفعات و شق نمبر	تیسرا باب، محرمات کے احکام — محرمات کی چوتھی قسم محرمات بالجمع میں ذوات الارحام جمع کرنے کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۱-	فعلاً شوہر کے ذمہ ہے خواہ ان دونوں فریقوں کی عورتیں زندہ ہوں یا وفات پاگئی ہوں پس (بیان کے بعد) جن کے نکاح کا باطل ہونا ظاہر ہوا اسے حق مہر اور میراث نہ ملے گی	تتارخانیہ
۱۲	اگر کسی عورت نے ایک ہی عقد میں دو شوہروں سے نکاح کیا تو اگر ان دونوں میں سے ایک شوہر کے ہاں چار عورتیں (نکاح میں) موجود تھیں تو (اس عورت کا) وہ نکاح دوسرے سے جائز قرار پائے گا	محیط سرخسی
۳۴۲-	**محرمات بالجمع میں ذوات الارحام کا جمع کرنا** اور اسمیں ۲۵ شقیں ہیں	
۱	(محرمات کی چوتھی قسم) محرمات بالجمع میں ذوات الارحام کو جمع کرنا ہے پس کوئی مرد دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع نہ کرے گا اور نہ بنابر ملکیت وطی میں دو بہنیں جمع کرے گا خواہ وہ دونوں نسب کے رشتہ سے بہنیں ہوں یا وہ رضاعت (یعنی دودھ) کے رشتہ سے بہنیں ہوں [۱]	سراج وہاج
۲	اور (ان مذکورہ احکام میں) قاعدہ یہ ہے کہ ہر ایسی دو عورتیں کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو ہم مذکر فرض کریں تو ان دونوں میں دودھ کے رشتہ کی وجہ سے یا نسب کے رشتہ کی وجہ سے باہم نکاح جائز نہ قرار پاتا ہو تو ایسی دو عورتوں کو (ایک مرد کے نکاح میں) جمع کرنا جائز نہیں ہے [۲]	محیط
۳	پس (مذکورہ قاعدہ کی بناپر) ایک عورت کو اور اس کی نسبی یا رضاعی پھوپھی کو (ایک مرد کے نکاح میں) جمع کرنا جائز نہ ہوگا اسی طرح (ایک عورت اور) اس کی خالہ اور اس کی مانند کے متعلق یہی حکم ہے	شرح نقایہ
۴	اور (مذکورہ قاعدہ کی بناپر) ایک عورت اور اس کے (سابق) شوہر کی (ایک اور بیوی سے) بیٹی کو (ایک مرد کے نکاح میں) جمع کرنا جائز ہوتا ہے اس لئے کہ اگر اس عورت کو مذکر فرض کیا جائے تو اس کے لئے وہ بیٹی (نکاح میں) حلال قرار پاتی ہے اور (اس کے الٹ کی صورت یوں نہیں قرار پاتی) [۳]	شرح نقایہ
۵	اسی طرح (مذکورہ قاعدہ کی بناپر) عورت اور اس کی باندی کو (ایک مرد کے نکاح میں) جمع کرنا جائز ہوتا ہے اس لئے کہ اسمیں مذکورہ فرض کرنے کی صورت میں (ان میں) نکاح کا حلال نہ ہونا قرابت نسبی یا رضاعت (کے رشتہ) کی وجہ سے نہیں ہے	شرح نقایہ
۶	اگر کسی مرد نے دو بہنوں سے ایک عقد میں نکاح کیا تو ان دونوں اور اس مرد میں تفریق کی جائے گی پس اگر وہ تفریق دخول سے قبل ہوئی تو ان دونوں کے لئے مہر میں سے کچھ نہ ہوگا اور اگر تفریق دخول کے بعد ہوئی تو ان دونوں میں سے ہر ایک کے لئے مہر مثل اور مقررہ مہر میں سے جو مقدار میں کم ہے وہ ملے گا [۵]	مضمرات

[۱] ... کی صورت ان دونوں کا جمع کرنا جائز ہوتا ہے لہذا حکم نمبر ۴/۳۴۲ کیلئے قاعدہ مذکورہ حکم نمبر ۲/۳۴۲ کی دلیل مکمل ہے (مترجم) [۴] حکم نمبر ۱/۳۴۶ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [۵] یہ حکم ایک مرد سے دو بہنوں کا نکاح ایک عقد میں کرنے کے متعلق ہے اور اگر دو بہنوں سے دو عقدوں میں نکاح کیا تو اگر پہلے عقد والی عورت معلوم ہے تو اس کے متعلق حکم نمبر ۷/۳۴۲ اور اگر پہلے عقد والی معلوم نہیں ہے تو اسکے متعلق حکم نمبر ۸، ۹/۳۴۲ ملاحظہ ہو نیز حکم نمبر ۱۰ تا ۲۲/۳۴۲ اور ۱/۳۴۲ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

حوالہ	الباب الثالث فی بیان المحرمات — القسم الرابع المحرمات بالجمع بین ذوات الارحام	دفعات و شق نمبر
کذا فی محیط السرخسی	وان تزوجهما فی عقدتین فنکاح الاخیرة فاسد و یجب علیه ان یفارقها ولو علم القاضی بذلک یفرق بینهما فان فارقها قبل الدخول لا یثبت شئ من الاحکام وان فارقها بعد الدخول فلها المهر و یجب الاقل من المسمی و من مهر المثل و علیها العدة و یثبت النسب و یعتزل عن امرأته حتی تنقضی عدة اختها	۳۴۲-۷
کذا فی شرح الطحاوی	ولو تزوجهما فی عقدتین ولا یدری ایتهما اسبق فانه یؤمر الزوج بالبیان فان بین فعلی ما بین وان لم یبین فانه لا یتحری فی ذلک و یفرق بینه و بینهما	۸
کذا فی التبیین	ولهما نصف المهر اذا کان مهراهما متساویان وهو المسمی فی العقد وکان الطلاق قبل الدخول وان کانا مختلفین یقضی لکل واحدة منهما بربع مهرها وان لم یکن مسمی فی العقد تجب متعة واحدة لهما بدل نصف المهر وان کانت الفرقة بعد الدخول یجب لکل واحدة المهر کاملا	۹
کذا فی غایة السروجی	وقال ابوجعفر الهندوانی[1] معنی المسئلة اذا ادعت کل واحدة الاولیة ولاحجة لهما فیقضی بنصف المهر لهما اما اذا قالتا لا ندری ای العقدین اول فلا یقضی بشئ حتی یصطلحا	
کذا فی النهایة	وصورة الاصطلاح هی ان یقولا عند القاضی لنا علیه المهر وهذا الحق لا یعدونا فنصطلح علی اخذ نصف المهر فیقضی القاضی	[2]
کذا فی الکافی	واذا ابرهنت کل واحدة علی السبق فعلیه نصف المهر بینهما بالاتفاق فی روایة کتاب النکاح وهو ظاهر الروایة	[3]

[1] حکم نمبر 6/342 مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [2] حکم نمبر 6/342 مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [3] حکم نمبر

دفعات شق نمبر	تیسرا باب، محرمات کے احکام محرمات کی چوتھی قسم محرمات بالجمع میں ذوات الارحام جمع کرنے کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۲-۷	اگر (مذکورہ صورت میں) کسی مرد نے ان دو بہنوں سے دو عقدوں میں نکاح کیا تو بعد والی کا نکاح فاسد قرار پائے گا اور اس مرد پر واجب ہو گا کہ وہ اس (دوسری) سے علیحدگی اختیار کرے اور اگر قاضی (یعنی حاکم مجاز) کو معلوم ہو گیا تو وہ ان دونوں میں تفریق کر دے گا پس اگر اس مرد نے اس سے دخول سے قبل علیحدگی اختیار کی تو احکام میں سے کوئی شئی ثابت نہ ہوگی اور اگر اس نے اس سے دخول کے بعد علیحدگی اختیار کی تو اس عورت کے لئے حق مہر ہوگا اور مقررہ مہر اور مہر مثل میں جو مقدار میں کم ہے وہ واجب ہوگا اور اس عورت پر عدت لازم ہوگی اور (حمل کی صورت میں) نسب ثابت ہوگی اور وہ مرد اپنی بیوی سے کنارہ کشی اختیار کرے گا جتنے کہ اس کی بیوی کی بہن کی عدت ختم ہو[1]	محیط سرخسی
۸	اگر (مذکورہ صورت میں) کسی مرد نے ان دو بہنوں سے دو عقدوں میں نکاح کیا اور وہ یہ نہیں جانتا کہ ان دونوں میں کونسی عورت نکاح میں پہلے آئی تو اس شوہر کو حکم دیا جائے گا کہ وہ بیان کرے پس اگر اس نے بیان کیا تو اس کے بیان کے مطابق عمل ہوگا اور اگر اس نے بیان نہ کیا تو اس میں تحری (یعنی غور و فکر سے رائے قائم کر کے تعیین) نہ کی جائے گی اور اس مرد اور ان دونوں بہنوں میں تفریق کی جائے گی[2]	شرح طحاوی
۹	(ا) اور (مذکورہ صورت میں) ان دونوں کیلئے نصف مہر ہوگا جبکہ ان دونوں کا مہر برابر ہوا اور وہ عقد میں مقرر شدہ ہوا اور اس طلاق کا واقع ہونا دخول سے قبل ہوا اور اگر ان دونوں کا مہر مختلف ہو تو ان دونوں میں سے ہر ایک کے لئے اس کے مہر کا چوتھائی ملے گا اور اگر حق مہر عقد میں مقرر شدہ نہ ہو تو ان دونوں کے لئے نصف مہر کی بجائے ایک متعہ واجب ہوگا اور اگر وہ تفریق دخول کے بعد ہو تو ہر ایک کے لئے کامل حق مہر لازم ہوگا	تبیین
	(ب) ابوجعفر الہندوانی رح کا قول ہے کہ اس (مذکورہ) مسئلہ کا مفہوم یہ ہے کہ جب ان میں سے ہر عورت نے یہ دعویٰ کیا کہ اس کا نکاح پہلے ہوا ہے اور ان دونوں کے پاس اس کی دلیل نہیں ہے تو ان دونوں کے لئے نصف مہر کا حکم دیا جائے گا اور اگر ان دونوں نے یہ کہا کہ ہم نہیں جانتی کہ ان دونوں نکاحوں میں سے پہلا کونسا ہے تو کسی شئی کا حکم نہ دیا جائے گا جبتک کہ وہ باہم صلح نہ کر لیں	غایہ سروجی
	(ج) اور (مذکورہ صورت میں) باہم صلح کرنے کی صورت یہ ہے کہ وہ دونوں عورتیں قاضی (یعنی حاکم مجاز) کے ہاں یوں کہیں کہ اس مرد پر ہمارا حق مہر لازم ہے اور یہ حق ہم دونوں سے متجاوز نہیں ہے پس ہم نصف حق مہر لینے پر صلح کرتی ہیں تو قاضی (نصف حق مہر کا) حکم دے دے گا	نہایہ
	(د) اور اگر (مذکورہ صورت میں) ان دونوں عورتوں میں سے ہر ایک نے اس کا نکاح پہلے ہونے پر دلیل پیش کی تو اس مرد پر نصف حق مہر لازم ہوگا جو ان دونوں عورتوں کے مابین مشترک ہوگا کتاب النکاح کی روایت کے بموجب اس حکم پر اتفاق ہے اور یہی ظاہر روایت ہے[3]	کافی

[2] ۶/۳۴۲ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات و شق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات — القسم الرابع المحرمات بالجمع بین ذوات الارحام	حوالہ
۳۴۲-۱۰	وکل ہذہ الاحکام المذکورۃ بین الاختین ثابتۃ بین کل من لا یجوز جمعہ من المحارم	کذا فی فتح القدیر
۱۱	وان اراد ان یتزوج احداہما بعد التفریق فلہ ذلک ان کان التفریق قبل الدخول وان کان بعد الدخول فلیس لہ ذلک حتی تنقضی عدتہما وان انقضت عدۃ احداہما دون الاخری فلہ ان یتزوج المعتدۃ دون الاخری مالم تنقض عدتہا وان دخل باحداہما فلہ ان یتزوجہا دون الاخری مالم تنقض عدتہا وان انقضت عدتہا جاز لہ ان یتزوج باینہما شاء ۲ـہ	کذا فی التبیین
۱۲	اختان قالت کل واحدۃ منہما لرجل واحد قد زوجت نفسی منک بکذا وخرج الکلامان منہما معا فقبل الزوج نکاح احداہما فہو جائز	کذا فی الذخیرۃ
۱۳	ولو بدأ الزوج فقال قد زوجتکما کل واحدۃ منکما بالف درہم فقالت احداہما رضیت وابت الاخری ان ترضی فنکاحہما باطل	کذا فی الذخیرۃ
۱۴	قال محمدؒ فی الجامع رجل وکل رجلا ان یزوجہ امرأۃ ووکل رجلا آخر بمثل ذلک فزوجہ کل واحد منہما امرأۃ بغیر امرہا وہما اختان من الرضاعۃ وخرج الکلامان معا فہما باطلان وکذلک لو کان احد النکاحین برضا المرأۃ او کان کلاہما برضاہما	کذا فی المحیط
۱۵	قال محمدؒ رجلان لم یؤکلا بنکاح وکانا فضولیین زوجا رجلا اختین فی عقدتین متفرقتین برضا الاختین وخاطب عن کل واحدۃ منہما خاطب ووقع العقدان معا فبلغ ذلک الزوج واجاز نکاح احداہما جاز ولو انہما زوجاہ فی عقدۃ	

ـہ۱ حکم نمبر $\frac{۱۸}{۳۴۲}$ ملاحظہ ہو (مترجم) ـہ۲ حکم نمبر $\frac{۱۱}{۳۴۲}$ کا تیسرا حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ـہ۳ حکم نمبر $\frac{۱۷}{۳۴۲}$ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات شق نمبر	تیسرا باب، محرمات کے احکام — محرمات کی چوتھی قسم محرمات بالجمع میں ذوات الارحام جمع کرنے کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۲-۱۰	اور یہ (مذکورہ) سب احکام جو دو بہنوں (کے جمع کرنے) کی صورت میں مذکور ہوئے ہیں ذوات الارحام کی ایسی تمام عورتوں کی صورت میں ثابت ہیں جن کا (ایک مرد کے نکاح میں) جمع کرنا حرام ہے [1]	فتح قدیر
۱۱	(ا) اگر (مذکورہ صورتوں میں) تفریق کے بعد اس مرد نے چاہا کہ وہ ان دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ نکاح کرے تو اسے ایسا کرنا جائز ہے بشرطیکہ وہ تفریق دخول سے قبل واقع ہوئی ہو (ب) اور اگر وہ تفریق (ان دونوں سے) دخول کے بعد واقع ہوئی ہے تو اسے مذکورہ اختیار نہیں ہے جبتک کہ ان دونوں کی عدت پوری نہ ہو اور اگر ان دونوں میں سے ایک کی عدت پوری ہوگئی دوسری کی نہ ہوئی تو جو عدت میں ہے اس سے نکاح کرسکتا ہے دوسری (یعنی جس کی عدت پوری ہوچکی ہے اس) سے نکاح نہیں کرسکتا جبتک کہ اس کی عدت (بھی) پوری نہ ہو (ج) اور اگر اس نے ایک سے دخول کیا تو اس کے لئے جائز ہے کہ وہ اس سے نکاح کرے اور اس دوسری (یعنی غیر مدخولہ) کے ساتھ نکاح نہ کرسکے گا جبتک کہ اس (مدخولہ) کی عدت پوری نہ ہو اور اگر اس (مدخولہ) کی عدت پوری ہوگئی تو اس مرد کے لئے جائز ہے کہ وہ ان دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ جس کے ساتھ چاہے نکاح کرے [3] [4]	تبیین
۱۲	دو بہنیں ہیں ان دونوں میں سے ہر ایک نے ایک (ہی) مرد سے کہا کہ میں نے اتنے حق مہر پر تجھ سے اپنا نکاح کیا اور ان دونوں کا کلام ان سے اکٹھے ہی نکلا اور اس مرد نے ان دونوں میں سے ایک کا نکاح قبول کرلیا تو وہ (نکاح) جائز ہے [5]	ذخیرہ
۱۳	اور اگر (مذکورہ صورت میں) مرد نے ابتدا کی اور کہا کہ میں نے تم دونوں سے ہر ایک کے ساتھ ایک ہزار درہم حق مہر پر نکاح کیا تو ان دونوں میں سے ایک نے رضامندی کا اظہار کیا اور دوسری نے (اس پر) راضی ہونے سے انکار کیا تو دونوں کا نکاح باطل ہوگا [6]	ذخیرہ
۱۴	امام محمدؒ نے الجامع میں کہا ہے کہ کسی مرد نے ایک شخص کو وکیل کیا کہ وہ کسی عورت سے اس کا نکاح کرادے اور اس مرد نے ایک اور شخص کو بھی اسی طرح وکیل کیا تو ان دونوں (وکیلوں) میں سے ہر ایک نے ایک عورت سے اس عورت کی رضامندی حاصل کئے بغیر نکاح کردیا اور وہ دونوں عورتیں باہم رضاعی بہنیں تھیں اور دونوں کلام اکٹھے نکلے تو وہ دونوں نکاح باطل قرار پائیں گے اور اسی طرح یہی حکم اس صورت میں ہے کہ اگر (مذکورہ صورت میں) ان دونوں نکاحوں میں سے ایک نکاح اس عورت کی رضامندی حاصل کرکے کیا گیا یا وہ دونوں نکاح ان دونوں عورتوں کی رضامندی حاصل کرکے کئے گئے تھے	محیط
۱۵	امام محمدؒ نے کہا ہے کہ دو شخص جو نکاح کے لئے وکیل نہیں کئے تھے وہ فضولی تھے انہوں نے دو بہنوں کا نکاح ان کی رضامندی سے دو مختلف عقدوں میں ایک مرد سے کیا اور ان دونوں بہنوں میں سے ہر ایک کی طرف سے ایک ایک نے نکاح کا پیغام دیا اور وہ دونوں نکاح معاً واقع ہوئے پھر یہ خبر اس مرد کو ملی تو اس نے ان دو عورتوں میں سے ایک نکاح کی اجازت دے دی تو وہ نکاح جائز ہوگیا اور اگر ان دونوں فضولیوں	

[4] حکم نمبر ۵۲/۳۲۶ کا تیسرا حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [5] حکم نمبر ۱۳/۳۴۲ ملاحظہ ہو (مترجم) [6] حکم نمبر ۱۲/۳۴۲ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات شق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات — القسم الرابع المحرمات بالجمع بین ذوات الارحام	حوالــــه
۳۴۳-	ن قال کل واحد منهما زوجت فلانة وفلانة وخاطب عنهما رجلان لایجوز شئ من ذلك	كذا فی الذخيرة
۱۶	تزوج اختين واحداهما معتدة الغير او منكوحته يصح نكاح الفارغة	كذا فی محيط السرخسی
۱۷	ولا يجوز ان يتزوج اخت معتدته سواء كانت العدة عن طلاق رجعي او بائن او ثلاث او عن نكاح فاسد او عن شبهة	هكذا فی الكافی
۱۸	وكما لا يجوز ان يتزوج اختها فی عدتها فكذا لا يجوز ان يتزوج واحدة من ذوات المحارم التی لا يجوز الجمع بين اثنتين منهن	هكذا فی الكافی
۱۹	وكذا لا يحل ان يتزوج اربعا سواها عنده	هكذا فی الكافی
۲۰	ولو اعتق ام ولده لم يحل له تزوج اختها حتى تنقضي عدتها ويحل اربعا سواها عنده وعندهما تحل الاخت ايضا	كذا فی فتح القدير
۲۱	فان قال الزوج اخبرتنی ان عدتها قد انقضت فان كان ذلك فی مدة لا تنقضی فی مثلها العدة لا يقبل قوله ولا قولها ان اخبرت الا ان تفسره بما هو محتمل من سقط مستبين الخلق او نحوه وان كان ذلك فی مدة تنقضی فی مثلها العدة ان صدقته او كانت ساكتة او غائبة فله ان يتزوج اخرى او اختها ان شاء ذلك وكذلك ان كذبته فی قول علمائنا	كذا فی المبسوط
۲۲	ويجوز لزوج المرتدة اذا لحقت بدار الحرب اختها قبل انقضاء عدتها كما اذا ماتت فان عادت مسلمة فما بعد	

۱ فضولی شخص اگرچہ وکیل نہیں ہوتا اور نہ نکاح کا ولی لیکن نکاح وغیرہ میں اس کا فعل اس لئے منعقد قرار پاتا ہے کہ اسکا فعل اس مرد یا عورت کی اجازت پر موقوف ہوتا ہے جس کی طرف سے وہ فضولی بنتا ہے اور اس سے کسی کا ضرر نہیں اور نفع ہے حکم نمبر ۸۳/۳۴۹ ملاحظہ ہو (مترجم) ۲ حکم نمبر ۱۱/۳۴۳ ملاحظہ ہو (مترجم) ۳ مثلاً اس معتدہ کی سگی خالہ

دفعات شق نمبر	تیسرا باب محرمات کے احکام — محرمات کی چوتھی قسم محرمات بالجمع میں ذوات الارحام جمع کرنے کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۲	نے ان دونوں بہنوں کا نکاح ایک ہی عقد میں کر دیا مثلاً یہ کہ ان دونوں میں سے ہر ایک نے یہ کہا کہ میں نے فلانہ کا اور فلانہ کا نکاح کر دیا اور ان دونوں (بہنوں) کی طرف سے ان دونوں (فضولیوں) نے نکاح کا پیغام دیا تو ان میں سے کوئی نکاح بھی جائز نہ ہوگا [1]	ذخیرہ
۱۶	کسی مرد نے دو بہنوں سے نکاح کیا اور ان دونوں (بہنوں) میں سے ایک کسی اور مرد سے عدت میں تھی یا وہ کسی اور مرد کی منکوحہ تھی تو (ان بہنوں میں سے) جو فارغ ہے اس کا نکاح صحیح قرار پائے گا	محیط سرخسی
۱۷	یہ جائز نہیں ہوتا کہ مرد اپنی معتدہ (یعنی اپنی طلاق بائنہ بیوی جو حالت عدت میں ہے اس) کی بہن سے نکاح کرے خواہ وہ عدت، طلاق رجعی سے یا بائنہ سے یا تین طلاق سے یا نکاح فاسد سے یا وطی بشبہہ سے تھی [2]	کافی
۱۸	اور جس طرح (مذکورہ صورت میں) یہ جائز نہیں ہے کہ مرد (اپنی بیوی کی) عدت کے دوران اس کی بہن سے نکاح کرے اسی طرح یہ بھی جائز نہیں ہے کہ (اس دوران اس کی) ذوات الارحام میں سے کسی ایک ایسی عورت سے نکاح کرے جن میں سے دو عورتوں کا (ایک مرد کے نکاح میں) جمع کرنا جائز نہیں ہوتا [3]	کافی
۱۹	اور اسی (مذکورہ حکم کی) طرح آپ کے ہاں (یعنی امام ابوحنیفہ رح کے ہاں) یہ حلال نہیں ہوتا کہ (اپنی معتدہ کی عدت کے دوران) اس کے علاوہ چار آزاد عورتوں سے نکاح کرے [4]	کافی
۲۰	اگر کسی آدمی نے اپنی ام ولد (باندی) آزاد کی تو اس کے لئے اس کی بہن سے (اس وقت تک) نکاح کرنا جائز نہیں ہوتا جب تک کہ اس ام ولد کی عدت پوری نہ ہو البتہ امام ابوحنیفہ رح کے ہاں اس کے سوا (یعنی اس ام ولد کی عدت کے دوران اس کی بہن کے سوا) چار عورتوں سے نکاح کرنا حلال ہوتا ہے اور امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح کے ہاں (ام ولد کی عدت کے دوران) اس کی بہن سے بھی نکاح حلال ہوتا ہے [5]	فتح قدیر
۲۱	(ا) اگر (مذکورہ صورت میں) شوہر نے کہا کہ اس (مطلقہ) نے مجھے خبر دی ہے کہ اس کی عدت پوری ہو گئی ہے تو اگر یہ صورت حال اس مدت کے بارے میں ہو کہ اتنی مدت میں عدت پوری نہیں ہوا کرتی تو اس مرد کا وہ قول قبول نہ کیا جائے گا اور اس عورت نے اگر (مذکورہ) خبر دی ہو تو اس کا وہ قول بھی قبول نہ کیا جائے گا لیکن اگر وہ عورت کسی محتمل امر سے اس کی وضاحت کرے مثلاً واضح تخلیق والے جنین کا گر جانا اور اس کی مانند (تو پھر یہ حکم نہیں ہے) (ب) اور اگر یہ صورت حال اس مدت کے بارے میں ہو کہ اتنی مدت میں عدت پوری ہو سکتی ہے تو اگر اس عورت نے اس مرد (کے اس قول) کی تصدیق کی یا خاموش رہی یا وہ غائب تھی تو اس مرد کے لئے جائز ہے کہ وہ دوسری عورت یا اس کی بہن سے اگر وہ چاہے تو نکاح کرے اور اسی طرح یہی حکم ہمارے علماء رح کے قول کے بموجب اس صورت میں ہے کہ اگر اس عورت نے اس مرد (کے اس قول) کی تکذیب کی	مبسوط
۲۲	مرتدہ عورت جب دار الحرب جا ملی تو اس کے خاوند کے لئے جائز ہوتا ہے کہ اس (مرتدہ) کی عدت پورے ہوئے بغیر اس کی بہن سے نکاح کرے جیساکہ اس عورت کی موت کی صورت میں یوں ہی حکم ہے پھر اگر وہ (مرتدہ) مسلمان ہو کر	

پھوپھی، بھانجی اور بھتیجی وغیرہ۔ حکم ۱۰/۳۴۲ ملاحظہ ہو (مترجم)، [4] حکم نمبر ۱/۳۴۱ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، [5] حکم نمبر ۵/۳۴۱ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات شق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات — القسم الرابع المحرمات بالجمع بین ذوات الارحام	حوالہ
۲۲	تزوج الاخت او قبله ففی الاول لا یفسد نکاح الاخت لعدم عود العدة وفی الثانی کذلک عند ابی حنیفة رح لان العدة بعد سقوطها لا تعود بلا سبب جدید و عندهما ليس له تزوج الاخت وعودها مسلمة یصیر شرعا لحاقها کالغیبة الا یری انه یعاد الیها مالها وتعود معتدة	کذا فی فتح القدیر
۲۳	ولا یجوز الجمع بین امرأتین کل منهما عمة للاخری ولا بین امرأتین کل منهما خالة للاخری وصورة ذلک ان یتزوج کل من الرجلین ام الآخر و یولد لهما بنتا فیکون کل واحدة من البنتین عمة للاخری ولو تزوج کل من رجلین بنت الآخر وولدها کانت بنت کل واحد منهما خالة للاخری	کذا فی الهدایة
۲۴	وحل تزوج المضمومة الی محرمة وصورته ان یتزوج امرأتین احدهما لا یحل له نکاحها بان کانت محرمة له او ذات زوج او وثنیة والاخری یحل له نکاحها صح نکاح من تحل و بطل نکاح الاخری والمسمی کله للتی جاز نکاحها وهذا عند ابی حنیفة رح	کذا فی التبیین
۲۵	ولو دخل بالتی لا تحل فالمذکور فی الاصل ان لها مهر المثل بالغا ما بلغ والمسمی کله للحلالة قال فی المبسوط وهو الاصح علی قول ابی حنیفة رح	هکذا فی فتح القدیر

سلہ • رِدّہ، ارتداد کے رکن، شرطوں اور مرتد کے احکام کے متعلق حکم نمبر ۴۹۰ تا ۴۹۳ ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات و شق نمبر	تیسرا باب، محرمات کے احکام — محرمات کی چوتھی قسم محرمات بالجمع میں ذوات الارحام جمع کرنے کے احکام کا بیان	حوالہ
۲۲ -	واپس آئی تو (اس میں دو صورتیں ہیں) یا تو (اس کے اس شوہر سے) اس کی بہن کا نکاح ہونے کے بعد واپس آئی یا اس سے پہلے واپس آئی پہلی صورت میں اس کی بہن کا نکاح فاسد نہ ہوگا اس لئے کہ (اس مرتدہ کی) عدت عود نہ کرے گی اور دوسری صورت میں بھی امام ابو حنیفہؒ کے ہاں یہی حکم ہے اس لئے کہ عدت ساقط ہو جانے کے بعد کسی جدید سبب کے بغیر، عود نہ کرے گی اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے ہاں (اس صورت میں) اس مرد کو اس عورت کی بہن سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے اور مسلمان ہو کر اس کے واپس آنے کی صورت میں اس کا "لحاق بدار الحرب" جاملنا شرعاً اس کے غائب ہو جانے کی مانند قرار پائے گا کیا یہ نہیں دیکھا جاتا کہ (مرتدہ مسلمان ہو کر واپس آئے تو) اس کا مال اسے واپس کیا جاتا ہے تو واپس آ کر وہ حالت عدت میں ہوگی ؎۱	فتح قدیر
۲۲	ایسی دو عورتوں کو (ایک مرد کے نکاح میں) جمع کرنا جائز نہیں ہوتا کہ ان میں سے ہر ایک دوسری کی پھوپھی ہو اور نہ ایسی دو عورتوں کو (ایک مرد کے نکاح میں) جمع کرنا جائز ہوتا ہے کہ ان میں سے ہر ایک دوسری کی خالہ ہو اور اس کی صورت یہ ہے کہ دو مردوں میں سے ہر ایک، دوسرے کی ماں سے نکاح کرے اور اس کی (یعنی ان میں سے ہر عورت کی)، بیٹی پیدا ہو تو ان دونوں بیٹیوں میں سے ہر ایک دوسری کی پھوپھی قرار پائے گی اور اگر دو مردوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کی بیٹی سے نکاح کیا تو اس کی (یعنی ان میں سے ہر عورت کی) بیٹی پیدا ہوئی تو ان دونوں بیٹیوں میں سے ہر ایک دوسری کی خالہ قرار پائے گی	ہدایہ
۲۴	حرام شدہ عورت سے جمع شدہ (غیر حرام شدہ) عورت کا نکاح حلال ہوتا ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ ایک مرد نے دو عورتوں سے نکاح کیا ان دونوں میں سے ایک عورت ایسی ہے کہ اس مرد کے لئے اس سے نکاح حلال نہیں ہے مثلاً یہ کہ وہ (دائمی) حرام شدہ سے ہے یا وہ شوہر والی ہے یا وہ بت پرست ہے اور وہ دوسری عورت ایسی ہے کہ اس مرد کے لئے اس سے نکاح حلال ہے تو (اس صورت میں) جو حلال ہے اس کا وہ نکاح صحیح ہے اور اس دوسری سے نکاح باطل ہے اور مقرر شدہ سبھی حق مہر اسے ملے گا جس کا نکاح جائز قرار پایا ہے اور یہ حکم امام ابو حنیفہ رحہ کے ہاں ہے	تبیین
۲۵	اور اگر (مذکورہ صورت کے نکاح میں) اس مرد نے اس عورت سے دخول کر لیا جس کا نکاح اس سے حلال نہ تھا تو اس کے متعلق الاصل میں مذکور ہے کہ اس عورت کو مہر مثل ملے گا وہ جتنا ہو اور جو حق مہر مقرر ہوا ہے وہ اس کو ملے گا جو حلال قرار پاتی ہے مبسوط میں ہے کہ امام ابو حنیفہ رحہ کے قول کے بموجب یہی حکم زیادہ صحیح ہے	فتح قدیر

دفعات وشق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات — القسم الخامس الاماء المنکوحة علی الحرة او معها	حوالہ
۳۴۳ -	**القسم الخامس الاماء المنکوحة علی الحرة او معها** تعداد شق ۷[1]	
۱	لا یجوز نکاح الامة علی الحرة ولا معها	کذا فی محیط السرخسی
۲	وکذا المدبرة وام الولد[2]	کذا فی فتح القدیر
۳	ولو جمع بین الامة والحرة فی عقدة واحدة صح نکاح الحرة وبطل نکاح الامة و هذا اذا کان یصح نکاح الحرة وحدها فان لم یصح فضمها الی الامة لا یوجب بطلان نکاح الامة	کذا فی الخلاصة
۴	ولو نکح الامة ثم الحرة صح نکاحهما[3]	کذا فی فتاوی قاضیخان
۵	رجل له بنت کبیرة وامة کبیرة فقال الرجل قد زوجتکهما کل واحدة منهما بکذا فقبل الزوج نکاح الامة کان باطلا فان قبل بعد ذلک نکاح الحرة جاز	کذا فی المحیط
۶	ویجوز تزوج الامة مسلمة کانت او کتابیة وان قدر علی حرة	کذا فی الکافی
	ویکره نکاح الامة مع طول الحرة	هکذا فی البدائع
۷	ولو تزوج اربعا من الاماء وخمسا من الحرائر فی عقد صح نکاح الاماء	کذا فی محیط السرخسی
۳۴۴ -	**القسم السادس المحرمات التی یتعلق بها حق الغیر** تعداد شق ۵[4]	
۱	لا یجوز للرجل ان یتزوج زوجة غیره	کذا فی السراج الوهاج
۲	وکذلک المعتدة	کذا فی السراج الوهاج
۳	سواء کانت العدة عن طلاق او وفاة او دخول فی نکاح فاسد او شبهة نکاح	کذا فی البدائع
۴	ولو تزوج بمنکوحة الغیر وهو لا یعلم انه منکوحة الغیر فوطیها تجب العدة وان کان یعلم انها منکوحة الغیر لا تجب حتی لا یحرم علی الزوج وطؤها	کذا فی فتاوی قاضیخان

[1] حکم نمبر ۱ تا ۲/۳۴۳ نیز ۵/۳۴۳، ۲۳/۳۴۵ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [2] مدبرہ اور ام الولد کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر ۲/۲۴۳ کا حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [3] حکم نمبر ۵/۳۴۳ ملاحظہ ہو (مترجم) [4] حکم نمبر ۴/۲۴۳ کا دوسرا حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [5] حکم نمبر ۵۲/۳۳۶ کا تیسرا حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [6] حکم نمبر ۳/۳۴۳ نیز حکم

دفعات شق نمبر	تیسرا باب، محرمات کے احکام — محرمات کی پانچویں قسم ان باندیوں سے نکاح کرنا ہے، جو آزاد منکوحہ عورت پر یا اس کے ساتھ نکاح میں لائی جائیں کا بیان	حوالہ
۳۴۳-	**محرمات میں سے پانچویں قسم، ان باندیوں سے نکاح کرنا ہے، جو آزاد منکوحہ عورت پر یا اس کے ساتھ نکاح میں لائی جائیں** اور اس میں ۷ شقیں ہیں	
۱	آزاد عورت پر (یعنی آزاد عورت سے نکاح کی موجودگی میں) یا آزاد عورت سمیت باندی سے نکاح کرنا جائز نہیں قرار پاتا ہے[1]	محیط سرخسی
۲	اور اسی (مذکورہ حکم کی) طرح یہی حکم اس صورت میں ہے کہ وہ (مذکورہ باندی) مدبرہ ہو یا ام الولد ہو[2]	فتح قدیر
۳	اگر کسی مرد نے باندی اور آزاد عورت کو ایک عقد میں جمع کیا تو آزاد عورت کا نکاح صحیح ہو گیا اور باندی کا (وہ) نکاح باطل قرار پایا اور یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جب اس آزاد عورت سے تنہا نکاح صحیح ہوتا ہو اور اگر (تنہا اس آزاد عورت سے نکاح) صحیح نہ ہو پس اس نے اس (آزاد عورت کے نکاح) کو باندی (کے نکاح) سے جمع کیا تو (اس صورت میں) اس باندی کے اس نکاح کا باطل ہونا لازم نہ ہوگا[3]	خلاصہ
۴	اگر کسی مرد نے (پہلے) باندی سے نکاح کیا پھر اس نے آزاد عورت سے نکاح کیا تو (اس صورت میں) ان دونوں سے وہ نکاح صحیح ہے[4]	قاضیخان
۵	کسی آدمی کی ایک بالغہ بیٹی اور ایک بالغہ باندی ہے اس نے (ایک مرد سے) کہا کہ میں نے ان دونوں میں سے ہر ایک کا نکاح اتنے حق مہر پر تجھ سے کیا تو اس مرد نے باندی کا نکاح قبول کیا تو وہ نکاح باطل ہے اور اگر اس نے اس کے بعد اس آزاد عورت کا نکاح قبول کر لیا تو وہ نکاح جائز ہے[6]	محیط
۶	(ا) باندی کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہوتا ہے خواہ وہ باندی مسلمہ ہو یا کتابیہ ہو اور اگرچہ وہ مرد آزاد عورت سے نکاح پر قادر ہو	کافی
	(ب) اور آزاد عورت (سے نکاح) کی قدرت کے باوجود باندی سے نکاح کرنا مکروہ ہوتا ہے[7]	بدائع
۷	اگر کسی مرد نے ایک عقد میں چار باندیوں اور پانچ آزاد عورتوں سے نکاح کیا تو ان باندیوں کا نکاح صحیح ہے[8]	محیط سرخسی
۳۴۴-	**محرمات میں سے چھٹی قسم وہ محرمات ہیں جن سے غیر کا حق متعلق ہو** اور اس میں ۱۱ شقیں ہیں	
۱	کسی مرد کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ دوسرے کی بیوی سے نکاح کرے[9]	سراج وہاج
۲	اسی (مذکورہ حکم کی طرح یہی حکم (دوسرے کی) معتدہ کے لئے ہے (یعنی دوسرے کی معتدہ سے اس کی عدت کے دوران اس سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے)	سراج وہاج
۳	(مذکورہ صورت میں) خواہ وہ عدت طلاق کی ہو یا وفات کی ہو یا نکاح فاسد میں دخول کی وجہ سے ہو یا وطی بشبہہ کی عدت ہو (حکم برابر ہے)	بدائع
۴	اگر کسی مرد نے غیر کی منکوحہ سے نکاح کیا اور وہ نہیں جانتا کہ وہ غیر کی منکوحہ ہے پس اس نے اس سے وطی کی تو عدت واجب ہو گی اور اگر (مذکورہ صورت میں) وہ جانتا ہے کہ وہ غیر کی منکوحہ ہے تو پھر) عدت واجب نہ ہو گی اور اس کے شوہر کیلئے اس سے وطی کرنا حرام نہ ہو گا[10]	قاضیخان

[4] نمبر ۴۰ تا ۴۸/۳۳۴ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [7] حکم نمبر ۲، ۶/۳۴۱ اور ۳۴۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، [8] حکم نمبر ۳۴۱ ملاحظہ ہو (مترجم)
[9] حکم نمبر ۱ تا ۱۱/۳۴۴ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، [10] حکم نمبر ۹/۳۴۴ اور اس کی نظیر کے متعلق ۱۳/۳۳۹ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات وشق نمبر	الباب الثالث في بيان المحرمات — القسم السادس المحرمات التي يتعلق بها حق الغير	حوالہ
۳۴۴-۵	ويجوز لصاحب العدة ان يتزوجها	كذا في محيط السرخسي
	هذا[1] اذا لم يكن هناك مانع آخر سوى العدة	كذا في البدائع
۶	وقال ابو حنيفة رح ومحمد رح يجوز ان يتزوج امرأة حاملا من الزنا ولا يطأها حتى تضع وقال ابو يوسف رح لا يصح والفتوى على قولهما[2]	كذا في المحيط
	وكما[3] لا يباح وطؤها لا تباح دواعيه	كذا في فتح القدير
	وفي[4] مجموع النوازل اذا تزوج امرأة قد زنى هو بها وظهر بها حمل فالنكاح جائز عند الكل وله ان يطأها عند الكل وتستحق النفقة عند الكل	كذا في الذخيرة
۷	رجل تزوج امرأة فجاءت بسقط قد استبان خلقه فان جاءت به لاربعة اشهر جاز النكاح وان جاءت به لاقل من ذلك لم يجز لان خلقه لا يستبين الا في مائة وعشرين يوما	كذا في الظهيرية
۸	وحبلى ثابت النسب لا يجوز نكاحها اجماعا وعن ابي حنيفة رح ان كان الحمل من حربي كالمهاجرة والمسبية يجوز النكاح ولا يطأها حتى تضع حملها رواها ابو يوسف رح عنه واعتمدها الطحاوي والمنع رواية محمد رح واعتمدها الكرخي وهو الاصح المعتمد عليه[5]	هكذا في التبيين

[1] حکم نمبر ۳۴۷ ملاحظہ ہو (مترجم) [2] حکم نمبر ۶/۳۴۴ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [3] یہ حکم واللہ اعلم غالباً اس صورت میں ہے کہ وہ عورت مطلقہ یا معتدہ تھی جس سے غیر کا حق متعلق تھا جیسا کہ اسکا قرینہ اس شق میں یعنی ۷/۳۴۴ کا عنوان المحرمات التی یتعلق بہا حق الغیر ہے اور جیسا کہ اسکا قرینہ حکم نمبر ۸/۳۴۴ ہے واللہ اعلم بالصواب اور اگر مذکورہ عورت سے غیر کا حق متعلق نہ تھا وہ حمل زنا سے تھا تو اس کے متعلق حکم نمبر ۶/۳۴۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو نیز حکم نمبر ۵/۱۱۰۰ ملاحظہ ہو (مترجم) [4] حکم نمبر ۸/۳۴۴ کا تیسرا حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [5] جیسا کہ درمختار ردالمحتار میں ہے اور لکھا ہے کہ ثابت النسل حمل خواہ وہ صحیح نکاح سے ہو یا فاسد نکاح سے ہو یا وطی بشبہہ سے ہو یا وطی بملک یمین سے ہو اور خواہ وہ ثابت النسل حمل

دفعات شق نمبر	تیسرا باب، محرمات کے احکام — محرمات کی چھٹی قسم وہ محرمات ہیں جن سے غیر کا حق متعلق ہو ان کا بیان	حوالہ
۲۴۴-۵	(ا) اور (عورت جب عدت میں ہو تو) وہ عورت جس کی عدت میں ہے اس کے لئے جائز ہے کہ وہ اس سے (عدت میں ہی) نکاح کرے	محیط سرخسی
	(ب) اور یہ (مذکورہ حکم) اس صورت میں ہے کہ جب عدت کے سوا کوئی اور امر نکاح میں مانع نہ ہو[۱]	بدائع
۶	(ا) امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کا قول ہے کہ جو عورت زنا سے حاملہ ہو اس سے نکاح کرنا جائز ہوتا ہے اور وہ شوہر اس سے وطی نہ کرے حتی کہ وہ وضع حمل کرے اور امام ابو یوسفؒ کا قول یہ ہے کہ وہ نکاح صحیح نہیں ہوتا اور فتوی امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے قول پر ہے	محیط
	(ب) اور (مذکورہ صورت میں) جس طرح اس عورت سے وطی کرنا مباح نہیں ہوتا اسی طرح جو امور وطی کے داعی ہیں وہ بھی مباح نہیں ہوتے	فتح قدیر
	(ج) اور مجموع النوازل میں ہے کہ جب کسی مرد نے ایسی عورت سے نکاح کیا جس سے اس مرد نے زنا کیا تھا اور اس عورت کو وہ حمل ظاہر ہے تو وہ نکاح سب کے ہاں جائز ہے اور اس شوہر کو اس عورت سے وطی کرنا سب کے ہاں جائز ہے اور وہ عورت سب کے ہاں نفقہ کی مستحق قرار پائے گی[۲]	ذخیرہ
۷	کسی مرد نے ایک عورت سے نکاح کیا تو اس کے رحم نے ایسا بچہ ڈال دیا جس کی تخلیق (یعنی ہیئت) ظاہر تھی تو اگر اس عورت نے وہ بچہ (نکاح سے) چار ماہ کے بعد ڈالا ہے تو وہ نکاح جائز ہے اور اگر اس نے اس مدت (یعنی چار ماہ) سے کم میں ڈالا ہے تو وہ نکاح جائز نہیں ہے اس لئے کہ (رحم میں) بچہ کی تخلیق ایک سو بیس دن سے کم میں ظاہر نہیں ہوتی[۳]	ظہیریہ
۸	(ا) ایسی حاملہ عورت جس کے حمل کی نسب ثابت ہو اس کا نکاح بالاجماع جائز نہیں ہے (ب) اور امام ابو حنیفہؒ سے مروی ہے کہ اگر وہ حمل کسی حربی (یعنی سلطنت کفار کے) مرد کا ہو مثلاً وہ عورت (دار الحرب سے دار الاسلام) ہجرت کرکے آئی ہو یا وہ (دار الحرب سے) قید کرکے لائی گئی ہو تو اس سے نکاح جائز ہو گا اور اس سے (اس کا شوہر) وطی نہ کرے گا حتی کہ وہ وضع حمل کرے اس روایت کو امام ابو یوسفؒ نے امام ابو حنیفہؒ سے روایت کیا ہے اور امام طحاویؒ نے اس پر اعتماد کیا ہے اور اس صورت میں نکاح کی ممانعت کا حکم امام محمدؒ نے روایت کیا ہے اور اس پر امام کرخیؒ نے اعتماد کیا ہے اور یہی حکم زیادہ صحیح اور معتمد علیہ ہے[۵][۶]	تبیین

کسی مسلمان یا ذمی یا حربی کا ہو یہی حکم ہے اس لئے کہ ثبوت نسب کی وجہ سے وہ اس کی معتدہ قرار پائے گی اور (غیر کی) معتدہ سے نکاح صحیح نہیں ہوتا (حکم نمبر ۲/۲۴۴ ملاحظہ ہو) نیز مذکورہ مہاجرہ اور قید کرکے لائی گئی عورت کے متعلق رد المحتار میں ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کے ہاں اس کا نکاح صحیح قرار پاتا ہے اور الزیلعیؒ نے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ منع ہے اور یہی معتمد ہے اور الفتح میں ہے کہ یہی ظاہر المذہب ہے یہ البحر میں ہے ۔ مفہوم ماخوذ از درمختار و رد المحتار ج ۲ ص ۳۱۶ حکم نمبر ۸، ۱۰، ۱۱/۲۴۴ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [۶] حکم نمبر ۵۲/۳۳۶ کا دوسرا حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات وشق نمبر	الباب الثالث فى بيان المحرمات — القسم السابع المحرمات بالشرك	حـــوالـــہ
٣٤٤-٩	واذا رأى امرأة تزنى فتزوجها حل وطؤها قبل ان يستبرئها[1] عندهما وقال محمد رح لا احب له ان يطأها ما لم يستبرئها	كذا فى الهداية
١٠	الاب اذا تزوج بجارية ابنه يجوز عندنا[2]	كذا فى التاتارخانية
١١	ويجوز نكاح المسبية لغير السابى اذا سبيت وحدها دون زوجها[3] وخرجت الى دار الاسلام بالاجماع ولا عدة عليها وكذلك المهاجرة يجوز نكاحها ولا عدة عليها فى قول ابى حنيفة رح وقال ابو يوسف رح عليها العدة ولا يجوز نكاحها ولا خلاف فى انه لا يحل وطؤها قبل الاستبراء بحيضة	كذا فى البدائع

٣٤٥ - القسم السابع المحرمات بالشرك — تعداد شق ٢٣

دفعات وشق نمبر	متن	حـــوالـــہ
١	لا[4] يجوز نكاح المجوسيات ولا الوثنيات وسواء فى ذلك الحرائر منهن والاماء	كذا فى السراج الوهاج
٢	ويدخل فى عبدة الاوثان عبدة الشمس والنجوم والصور التى استحسنوها والمعطلة والزنادقة[5] والباطنية والاباحية وكل مذهب يكفر به معتقده	كذا فى فتح القدير
٣	ولا يطأ المشركة والمجوسية بملك اليمين	كذا فى محيط السرخسى
٤	ويجوز للمسلم نكاح الكتابية الحربية والذمية حرة كانت او امة والاولى ان لا يفعل ولا تؤكل ذبيحتهم الا لضرورة	كذا فى محيط السرخسى كذا فى فتح القدير
٥	ثم اذا تزوج المسلم الكتابية فله منعها من الخروج الى البيعة والكنيسة	كذا فى السراج الوهاج
٦	ومن اتخاذ الخمر فى منزله	كذا فى النهر الفائق

[1] استبراء یعنی اس امر کا یقین حاصل کرنا کہ اسے حمل نہیں ہے اور چونکہ حاملہ کو حیض نہیں آتا اس لئے ایک حیض تک انتظار کرنے سے حمل نہ ہونے کا یقین ہوجاتا ہے (مترجم) [2] جبکہ وہ بیٹے کی مدخولہ نہ ہو۔ حکم نمبر ١٠٥/٣٣٨ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [3] حکم نمبر ٨/٣٤٤ نیز ٦/٣٤٤ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [4] حکم نمبر ١ تا ٢٣/٣٤٥ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [5] اور موجبات الکفر کے متعلق حکم نمبر ٤٩٢

دفعات و شق نمبر	تیسرا باب، محرمات کے احکام — محرمات کی ساتویں قسم محرمات بالشرک کے احکام کا بیان	حوالہ
۹-۳۴۴	(و) جب کسی آدمی نے ایک عورت کو زنا کرتے دیکھا پھر اس سے نکاح کیا تو امام ابو حنیفہ رح اور امام ابو یوسف رح کے ہاں استبراء سے قبل اس سے وطی کرنا حلال ہے (ب) اور امام محمد رح کا قول یہ ہے کہ میرے ہاں پسندیدہ نہیں ہے کہ وہ اس سے وطی کرے جبتک کہ استبراء نہ کرے ۱؎	ہدایہ
۱۰	باپ نے جب اپنے بیٹے کی باندی سے نکاح کیا تو ہمارے ہاں جائز ہے ۲؎	تتارخانیہ
۱۱	(و) وہ عورت جو (دار الحرب سے) قید کر کے لائی گئی ہو اس کا نکاح اسے قید کر کے لانے والے کے علاوہ سے بالاجماع جائز ہے جبکہ وہ عورت اپنے خاوند کے بغیر قید کر کے لائی گئی ہو اور دار الحرب سے دار الاسلام نکال لائی گئی ہو اور اس پر عدت نہیں ہے (ب) اور اسی طرح وہ عورت جو دار الحرب سے دار الاسلام ہجرت کر کے آئی ہو اس کا نکاح بھی جائز ہے اور امام ابو حنیفہ رح کے قول میں اس پر عدت لازم نہیں ہے۔ اور امام ابو یوسف رح کا قول یہ ہے کہ اس پر عدت لازم ہے اور اس کا نکاح جائز نہیں ہے۔ اور اسمیں اختلاف نہیں ہے کہ ایک حیض سے استبراء کرانے سے پہلے اس سے وطی حلال نہیں ہے ۳؎	بدائع
۳۴۵ -	**محرمات میں سے ساتویں قسم محرمات بالشرک ہیں** اور اسمیں ۲۳ شقیں ہیں	
۱	آتش پرست اور بت پرست عورتوں سے نکاح جائز نہیں ہوتا خواہ وہ عورتیں آزاد ہوں یا باندیاں ہوں ۴؎	سراج وہاج
۲	بت پرستوں میں وہ (بھی) داخل ہیں جو سورج، ستاروں اور ان صورتوں کی پجاری ہیں جنہیں وہ اچھا سمجھتی ہیں اور معطلہ (یعنی خدا تعالی کو معطل ماننے والیاں)، باطنیہ (یعنی شریعت کے ظاہر کو ثابت رکھے بغیر محض باطن کو اختیار کرنے والیاں) اور اباحیہ (یعنی ہر شئی کو مباح قرار دینے والیاں) اور ہر ایسے مذہب کی عورتیں جس کا عقیدہ رکھنے والے کی تکفیر کی جاتی ہے ۵؎	فتح قدیر
۳	اور (اگر کوئی مرد مشرکہ یا مجوسیہ عورت کا مالک ہو تو) ملک یمین کی وجہ سے مشرکہ اور مجوسیہ عورت سے وطی نہ کرے	محیط سرخسی
۴	(و) کتابیہ حربیہ اور کتابیہ ذمیہ خواہ وہ آزاد ہو یا باندی ہو اس سے مسلمان مرد کے لئے نکاح کرنا جائز ہوتا ہے (ب) اور اولی یہ ہے کہ وہ ایسا نہ کرے (یعنی اہل کتاب کی عورت سے نکاح نہ کرے) اور ان کا ذبیحہ نہ کھایا جائے مگر بنابر ضرورت یہ حکم نہیں ہے ۶؎	محیط سرخسی فتح قدیر
۵	پھر یہ حکم بھی ہے کہ جب کوئی مسلمان کسی کتابیہ سے نکاح کرے تو اسے اختیار حاصل ہے کہ وہ اس بیوی کو گرجا اور کلیسا جانے سے منع کرے	سراج وہاج
۶	اور (مذکورہ حکم کی طرح) اسے یہ بھی اختیار حاصل ہے کہ اسے اپنے (یعنی خاوند کے) گھر میں شراب بنانے سے منع کرے	نہر فائق

۵ و ۲؎ ملاحظہ ہوں نیز یہ مذکورہ نام کے مختلف فرقے اپنے مخصوص عقائد کی بنا پر کفر کے مرتکب قرار پاتے ہیں اور زندیق کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر ۳۶/۵۰۲ کا پہلا حاشیہ، نیز حکم نمبر ۱۱، ۲۰/۳۴۵ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۶؎ حکم نمبر ۱۱، ۲۰/۳۴۵ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات شق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات — القسم السابع المحرمات بالشرک	حوالہ
۳۴۵-۷	ولا یجبرها علی الغسل من دم الحیض والنفاس والجنابة	کذا فی السراج الوہاج
۸	واذا تزوج المسلم کتابیة حربیة فی دار الحرب جاز ویکره فان خرج بها الی دار الاسلام بقیا علی النکاح	کذا فی فتاوی قاضیخان
۹	وان خرج وترکها فی دار الحرب وقعت الفرقة بتباین الدارین	کذا فی شرح المبسوط للامام السرخسی
۱۰	والمبیض[1] اذا تزوج مبیضة بشهود وولی ثم اسلما جمیعا وترکا ما کانا یعتقدان انه من النفاق فی باطنهما وکان الزوج خلا بها ولم یکن دخل بها ثم ان المرأة تزوجت بزوج آخر بعد اسلامها قبل ان تقع الفرقة بینهما وبین زوجها الاول قال الشیخ الامام ابوبکر محمد بن الفضل ان کانا یظهران الاسلام ویعتقدان الکفر کان نکاحهما جائزا ولا یجوز نکاح المرأة الزوج الثانی وان کانا یظهران الکفر او احدهما کانا بمنزلة المرتدین لم یصح نکاحهما ویصح نکاح المرأة الثانی	کذا فی فتاوی قاضیخان
۱۱	وکل من یعتقد دینا سماویا وله کتب منزل کصحف ابراهیم علیه السلام وشیث علیه السلام وزبور داؤد علیه السلام فهو من اهل الکتاب فتجوز مناکحتهم وأکل ذبائحهم	کذا فی التبیین
۱۲	واما الصابئیات فتجوز للمسلم عند ابی حنیفة وتکره ولا تجوز عندهما وکذلک ذبائحهم وهذا الاختلاف بناء علی انه وقع عند ابی حنیفة رح انهم قوم من النصاری یقرؤن الزبور ویعظمون بعض الکواکب کتعظیمنا القبلة وهما جعلا تعظیمهم لبعض الکواکب عبادة منهم لها فکانوا کعبدة الاوثان	کذا فی الکافی وهکذا فی اکثر شروح الهدایة

[1] قوله والمبیض الخ فی القاموس المبیضة کالمحدثة فرقة من الثنویة لتبییضهم ثیابهم مخالفة للمسودة من العباسیین اھ فالمبیض والمبیضة فی کلام المؤلف من کان من هذه الفرقة اھ مصححه عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی مبیضہ فرقہ بت پرستوں کا ایک فرقہ ہے وہ بنو عباس کے سیاہ لباس کی مخالفت میں سفید لباس پہنتے ہیں اور اسلئے انہیں مبیضہ کہا جاتا ہے پس یہاں مبیض اور مبیضہ سے مراد وہ ہے جو اس فرقہ سے ہو (مترجم) [2] فتاوی عالمگیری عربی مطبوعہ مطبع الامیریہ مصر میں اس حکم کی عربی عبارت بحوالہ قاضیخان یوں درج ہے کہ "ولم یکن دخل بها"، یعنی اس شوہر نے اس سے دخول نہ کیا تھا اور اس عبارت کے اصل مأخذ فتاوی قاضیخان میں یہ عبارت یوں درج ہے" اولم یخل بها"، یعنی یا اس شوہر نے اس بیوی سے خلوت نہ کی نیز اس حکم کی عربی عبارت کے آخری حصہ میں ہے "نکاح المرأة الزوج الثانی" اور پھر یوں ہے "نکاح المرأة الثانی" اور اس عبارت کے اصل مأخذ فتاوی قاضیخان میں یہ عبارتیں علی الترتیب یوں درج ہیں "نکاح المرأة مع الزوج الثانی" اور پھر یوں ہے

دفعہ وشق نمبر	تیسرا باب، محرمات کے احکام محرمات کی ساتویں قسم محرمات بالشرک کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۵-۷	اور وہ (مسلمان شوہر) اس (کتابیہ بیوی) کو حیض ونفاس کے خون اور جنابت سے غسل کرنے پر مجبور نہ کریگا	سراج وہاج
۸	جب کسی مسلمان نے دارالحرب (یعنی غیر معاہد سلطنت کفار) میں کسی کتابیہ حربیہ عورت سے نکاح کیا تو جائز ہے البتہ مکروہ ہے اور اگر وہ اس (بیوی) کو دارالاسلام لے آیا تو وہ دونوں اپنے نکاح پر باقی رہیں گے	قاضیخان
۹	اگر (مذکورہ صورت میں) وہ مسلمان خود (دارالحرب سے) نکل آیا اور اس بیوی کو دارالحرب چھوڑ آیا تو بسبب تباین الدارین (یعنی بوجہ دارالحرب، دونوں ملکوں میں عدم تعلق کے سبب) ان میں تفریق واقع ہو جائے گی	شرح المبسوط
۱۰	(مبیض فرقہ کے) مبیض مرد اور مبیضہ عورت نے جب گواہوں اور ولی کے ساتھ نکاح کیا پھر وہ دونوں اسلام لے آئے اور اپنے باطن میں نفاق کا جو اعتقاد کرتے تھے اسے انہوں نے ترک کر دیا (یعنی دل سے مسلمان ہوگئے) اور اس شوہر نے اس بیوی سے خلوت کی تھی البتہ اس نے اس سے دخول نہ کیا تھا پھر اس عورت نے اپنے اسلام لانے کے بعد اور اپنے اس پہلے خاوند سے تفریق واقع ہونے سے پہلے، ایک اور شوہر سے نکاح کر لیا تو (اس کے حکم کے متعلق) شیخ امام ابوبکر محمد بن الفضل رح کا قول یہ ہے کہ اگر وہ دونوں اسلام ظاہر کرتے تھے اور کفر کا اعتقاد رکھتے تھے تو ان دونوں کا وہ نکاح (یعنی پہلا نکاح) جائز رہے گا اور اس عورت کا نکاح اس دوسرے شوہر سے جائز نہ ہوگا اور اگر وہ دونوں کفر کا اظہار کرتے تھے یا ان میں سے ایک ایسا کرتا تھا تو وہ بمنزلہ مرتدین کے ہوں گے ان کا وہ (پہلا) نکاح صحیح نہ رہے گا اور اس عورت کا وہ دوسرا نکاح صحیح قرار پائے گا[۲]	قاضیخان
۱۱	ہر وہ شخص جو کسی سماوی دین کا معتقد ہے اس کے لئے (آسمانی) نازل شدہ کتاب ہے مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت شیث علیہ السلام کے صحیفے اور داؤد علیہ السلام کی زبور تو وہ اہل کتاب میں سے قرار پاتا ہے پس (مسلمان کے لئے) اس فرقہ کی عورتوں سے نکاح اور اس فرقہ کے ذبیحوں کا کھانا جائز قرار پائیگا[۳]	تبیین
۱۲	(مسلمان کیلئے) صابئیہ فرقہ کی عورتوں سے نکاح کرنا جائز ہوتا ہے البتہ مکروہ ہے اور امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح کے ہاں جائز نہیں ہوتا اور ان کے ذبیحوں کے متعلق بھی یونہی (اختلافی) حکم ہے اور یہ اختلاف اس بنا پر ہے کہ امام ابوحنیفہ رح کے ہاں صابی فرقہ، نصاریٰ میں سے ایک قوم ہے جو زبور پڑھتے ہیں اور بعض ستاروں کی یوں ہی تعظیم کرتے ہیں جسطرح ہم قبلہ کی تعظیم کرتے ہیں اور ان دونوں (یعنی امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح) نے اس فرقہ کا بعض ستاروں کی تعظیم کرنے کو ستارہ پرستی قرار دیا ہے پس وہ (ان احکام میں) بت پرستوں کی طرح ہیں[۴]	کافی، شرح ہدایہ

"نکاح المرأۃ مع الثانی" یعنی فتاوی قاضیخان میں ان دونوں عبارتوں میں لفظ "مع" (یعنی ساتھ) کا اضافہ ہے ماخوذ از فتاوی قاضیخان علی ھامش عالمگیری عربی ج۱ ص ۳۶۵ نیز ارتداد سے عصمت نکاح باطل قرار پانے اور میاں بیوی کے اکٹھے مرتد ہونے کی صورت میں اسمیں استثناء کے متعلق حکم نمبر ۱۴/۴۹۳ کے چوتھے حاشیہ میں علی الترتیب (ب)، اور (ل) ملاحظہ ہوں (مترجم)، [۳] پس اہل کتاب کی مذکورہ تعریف میں، سماوی دین کے معتقد اور بعض سچے نبیوں کو ماننے والے اور بعض سچے نبیوں کو نہ ماننے والے داخل قرار پائیں گے البتہ سماوی دین کے معتقد وہ لوگ جو سچے نبیوں کو ماننے والے اور کسی جھوٹے نبی کو بھی ماننے والے ہوں وہ اہل کتاب کی اس تعریف میں داخل نہ ہوں گے اس لئے کہ قیاس مع الفارق ہے۔ حکم نمبر ۱۰، ۶/۴۹۶ نیز حکم نمبر ۱، ۱۱، ۱۴، ۱۷/۳۴۵ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، [۴] حکم نمبر ۱۵/۳۴۵ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات وشق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات — القسم السابع المحرمات بالشرک	حوالہ
۳۴۵-۱۳	ومن کان احد ابویه کتابیا والآخر مجوسیا کان حکمه حکم اهل الکتاب	کذا فی البدائع
۱۴	ولو تزوج المسلم کتابیة فتمجست حرمت علیه وانفسخ نکاحها	کذا فی الجوهرة النیرة
۱۵	وان تزوج یهودیة فتنصرت او نصرانیة فتهودت لا یفسد نکاحها	کذا فی الجوهرة النیرة
۱۶	ولو تصابأت فعند ابی حنیفة رح لا یفسد وعندهما یفسد	کذا فی الجوهرة النیرة
۱۷	قال الجندی رح والاصل فی هذا ان احد الزوجین اذا صار الی حال لو ستأنف العقد لا یجوز فالجائز یبطل	کذا فی السراج الوهاج
۱۸	ثم اذا فسد النکاح بالتمجس ان کان من قبلها فانه یحصل التفریق ولا شیٔ لها من الصداق ولا متعة ان کان قبل الدخول بها وان جاء من قبله ان کان قبل الدخول فلها نصف الصداق ان کان المسمی وان لم یکن المسمی فتجب المتعة وان کان بعد الدخول یجب جمیع المهر	کذا فی السراج الوهاج
۱۹	ولا یجوز للمرتد ان یتزوج مرتدة ولا مسلمة ولا کافرة اصلیة وکذلک لا یجوز نکاح المرتدة مع احد	کذا فی المبسوط
۲۰	ولا یجوز تزوج المسلمة من مشرک ولا کتابی	کذا فی السراج الوهاج
۲۱	وتحل الوثنیة والمجوسیة لکل کافر الا للمرتد	هکذا فی فتاوی قاضیخان
۲۲	ویجوز نکاح اهل الذمة بعضهم ببعض وان اختلفت شرائعهم	کذا فی البدائع

۱؎ حکم نمبر ۱۰، ۱۱، ۱۴ تا ۱۷/۳۴۵ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، ۲؎ حکم نمبر ۱۲، ۱۴/۳۴۵ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، ۳؎ حکم نمبر ۱۴/۳۴۵ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

۴؎ متعہ لازم ہونے سے مراد تین کپڑے یا ان کی قیمت ہے جو کہ نصف مہر مثل سے زائد اور پانچ درہم سے کم کے نہ ہوں یہ کبھی واجب قرار پاتا ہے کبھی مستحب اور کبھی نہ واجب نہ مستحب اور اسکے مزید احکام بھی ہیں جنکا ذکر فتاوی عالمگیری عربی ج ۱ ص ۳۰۴ بحث ۶ کے باب ۷ کی فصل ۲ میں ہے اور نکاح متعہ، نکاح مؤقت

دفعات/شق نمبر	تیسرا باب، محرمات کے احکام — محرمات کی ساتویں قسم محرمات بالشرک کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۵-۱۳	جس شخص کے والدین سے ایک اہل کتاب ہوا اور دوسرا مجوسی (یعنی آتش پرست) ہو تو وہ (اولاد) اہل کتاب کے حکم میں قرار پائے گی	بدائع
۱۴	اگر کسی مسلمان نے کسی کتابیہ عورت سے نکاح کیا تو پھر وہ مجوسیہ (یعنی آتش پرست) ہو گئی تو وہ عورت اس پر حرام ہو گئی اور اس عورت کا نکاح فسخ ہو گیا [1]	جوہرہ نیرہ
۱۵	اگر کسی (مسلمان) مرد نے یہودیہ عورت سے نکاح کیا پھر وہ نصرانیہ ہو گئی یا کسی (مسلمان مرد) نے نصرانیہ عورت سے نکاح کیا پھر وہ یہودیہ ہو گئی تو (اس صورت میں) اس کا وہ نکاح فاسد نہ ہو گا	جوہرہ نیرہ
۱۶	اور اگر (مذکورہ صورت میں) وہ (یعنی کسی مسلمان مرد کی یہودیہ یا نصرانیہ بیوی) صائبیہ ہو گئی تو امام ابو حنیفہ رح کے ہاں اس کا نکاح فاسد نہ ہو گا اور ان دونوں (یعنی امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح) کے ہاں وہ نکاح فاسد قرار پائے گا [2]	جوہرہ نیرہ
۱۷	شیخ خجندی رح کا قول ہے کہ اس (یعنی اس مذکورہ ۱۴ تا ۱۶/۳۴۵) میں قاعدہ یہ ہے کہ زوجین میں سے کوئی ایک جب ایسے حال میں ہو گیا کہ اگر نکاح شروع سے ہو تو جائز نہ قرار پائے تو ایسی حالت ہونے کی صورت میں وہ جائز (منعقد شدہ) نکاح باطل قرار پائے گا [3]	سراج وہاج
۱۸	(الف) پھر (یہ حکم ہے کہ) جب (شوہر یا بیوی کے مثلاً) مجوسیت اختیار کرنے سے وہ نکاح باطل ہو گیا تو اگر ایسا کرنا اس بیوی کی طرف سے ہوا تو ان میں تفریق ثابت ہو جائے گی اور اس عورت کے لئے کچھ مہر نہ ملے گا اور نہ (اس کے لئے) متعہ ہو گا جبکہ ایسا کرنا اس سے دخول سے قبل ہوا (ب) اور اگر ایسا کرنا شوہر کی طرف سے ہوا اور اگر دخول سے قبل ہوا تو اس عورت کے لئے نصف مہر ملے گا اگر حق مہر مقرر تھا اور اگر مقرر نہ تھا تو متعہ ملے گا (ج) اور دخول سے بعد ایسا ہوا تو پورا حق مہر واجب ہو گا [4]	سراج وہاج
۱۹	(الف) مرتدہ مرد کیلئے یہ جائز قرار نہیں پاتا کہ وہ کسی مرتدہ عورت، یا اصلی کافرہ عورت سے نکاح کرے (ب) اور اسی طرح مرتدہ عورت کا نکاح بھی کسی کے ساتھ جائز نہیں قرار پاتا [5]	مبسوط
۲۰	کسی مسلمان عورت کا نکاح کسی مشرک (یا کافر) مرد یا اہل کتاب کے کسی مرد سے جائز نہیں ہوتا ہے [6]	سراج وہاج
۲۱	بت پرست عورت اور مجوسیہ (یعنی آتش پرست) عورت ہر کافر (سے نکاح) کے لئے حلال قرار پاتی ہے مگر وہ مرتد کے لئے حلال نہیں قرار پاتی [7]	قاضیخان
۲۲	ذمی لوگ (یعنی اسلامی حکومت کے غیر مسلم شہری) آپس میں ان کے مردوں کا ان کی عورتوں سے نکاح کرنا جائز قرار پاتا ہے اگرچہ ان کی شریعتیں مختلف ہوں [8]	بدائع

کی طرح باطل ہے اسکے متعلق حکم ۳۴۸ ملاحظہ ہو (مترجم) [5] حکم نمبر ۲، ۲۱/۳۴۵ نیز ۱۲/۴۹۲ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [6] حکم نمبر ۴/۳۴۵ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [7] حکم نمبر ۲، ۱۹/۳۴۵ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [8] ذمی لوگوں سے متعلق مزید احکام کے لئے حکم نمبر ۱۰۹۵ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات شق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات — القسم الثامن المحرمات بالملک والتاسع المحرمات بالطلقات	حوالہ
۳۴۵-۲۳	ویجوز نکاح الکتابیة علی المسلمة والمسلمة علی الکتابیة وهما فی القسم سواء لا ستوائهما فی محلیة النکاح	کذا فی شرح الجامع الصغیر لقاضیخان
۳۴۶ -	**القسم الثامن المحرمات بالملک** تعداد شق ۵	
۱	لا یجوز للمرأة ان تتزوج عبدها ولا العبد المشترک بینها وبین غیرها	کذا فی البدائع
۲	واذا اعترض ملک الیمین علی النکاح یبطل النکاح بان ملک احد الزوجین صاحبه او شقصا منه	کذا فی البدائع
۳	واذا تزوج الرجل امته او مکاتبته او مدبرته او ام ولده او امة یملک بعضها لم یکن ذلک نکاحا	کذا فی فتاوی قاضیخان
۴	وکذا لا یجوز النکاح بجاریة له فیها حق ملک کجاریة من اکساب مکاتبه او اکساب عبده المأذون والمدیون	کذا فی محیط السرخسی
۵	قالوا فی هذا الزمان الاولی ان یتزوج جاریة نفسه حتی لو کانت حرة کان کان الوطء حلالا بحکم النکاح ـه	کذا فی السراجیة
۳۴۷ -	**القسم التاسع المحرمات بالطلقات** تعداد شق ۲	
۱	لا یحل للرجل ان تتزوج حرة طلقها ثلاثا قبل اصابة الزوج الثانی ولا امة طلقها ثنتین وکما لا یجوز له نکاحها لا یحل له وطؤها بملک الیمین	کذا فی فتاوی قاضیخان
۲	ولو تزوج امة ثم طلقها ثنتین ثم اشتراها واعتقها لا یحل له ان یتزوجها حتی تتزوج غیره ویطاءها ویطلقها وتنقضی عدتها	کذا فی السراج الوهاج

ـه حکم نمبر ۱/۳۴۳ اور ۶/۳۳۵ مع حواشی ملاحظہ ہوں اور قسم سے متعلق احکام فتاوی عالمگیری عربی کی ج ا ص ۳۴ ، بحث ۶ کے باب ۱۱ میں ہیں (مترجم)، ۲ـه حکم نمبر ۱ تا ۵/۳۴۶ ، ۲،۶/۳۴۱ اور ۶/۳۴۳ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۳ـه حکم نمبر ۱/۳۴۶ مع حاشیہ نیز ۶/۳۴۳ ملاحظہ ہوں (مترجم) ۴ـه یعنی نکاح کے مخصوص احکام لاگو نہ ہوں گے حکم نمبر ۱،۵/۳۴۶ مع حواشی اور مکاتبہ، مدبرہ اور ام ولد کے متعلق حکم نمبر ۲/۳۳۳ کا حاشیہ ملاحظہ ہوں (مترجم) ۵ـه حکم نمبر ۱/۳۴۶ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۶ـه حکم نمبر ۵/۳۴۶ کا تیسرا حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۷ـه حکم نمبر ۱،۳/۳۴۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۸ـه حکم نمبر ۵۲/۳۳۶ کا تیسرا حاشیہ ملاحظہ

دفعات شق نمبر	تیسرا باب، محرمات کے احکام — محرمات کی آٹھویں قسم محرمات بالملک اور نویں قسم محرمات بالطلقات کے احکام کا بیان	حوالہ
۲۴۵-۲۳	(د) مسلمان عورت سے نکاح کے بعد اس پر کتابیہ عورت سے نکاح کرسکتا ہے اور کتابیہ عورت سے نکاح کے بعد اس پر مسلمان عورت سے نکاح کرسکتا ہے (ب) اور قسم (یعنی بیویوں کے ساتھ باری سے رہنے) میں وہ دونوں برابر ہوں گی اس لئے کہ محلیت نکاح میں وہ دونوں برابر ہیں ؎۱	شرح جامع صغیر
۲۴۶-	**محرمات میں سے آٹھویں قسم محرمات بالملک ہیں** اور اسمیں ؎۵ شقیں ہیں	
۱	کسی عورت کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے غلام سے نکاح کرے اور نہ (یہ جائز ہے کہ) وہ ایسے غلام سے نکاح کرے جو اس عورت میں اور اس کے علاوہ میں مشترک ہے ؎۲	بدائع
۲	جس نکاح پر ملک یمین وارد ہو جائے (یعنی شوہر بیوی کا یا بیوی شوہر کی مالک قرار پائے) تو وہ نکاح باطل قرار پاتا ہے مثلاً شوہر اور بیوی میں سے کوئی ایک دوسرے کے تمام کا یا اس کے کسی حصہ کا مالک قرار پائے (تو سابقہ نکاح باطل قرار پاتا ہے) ؎۳	بدائع
۳	جب کسی مرد نے اپنی باندی یا اپنی مکاتبہ یا اپنی مدبرہ یا اپنی ام ولد سے یا اپنی ایسی باندی سے جس کے بعض کا وہ مالک ہے، نکاح کیا تو وہ نکاح، نکاح نہ قرار پائے گا ؎۴	قاضیخان
۴	اسی (مذکورہ حکم کی) طرح کسی مرد کے لئے اپنی ایسی باندی سے نکاح جائز نہیں ہوتا جس میں اس کا حق ملکیت ہے مثلاً ایسی باندی جو اس کے اپنے مکاتب کی کمائی سے ہے یا وہ ماذون اور مقروض غلام کی کمائی سے ہے ؎۵	محیط سرخسی
۵	مشائخ رحمہ نے کہا ہے کہ اس زمانہ میں اولی یہ ہے کہ اپنی باندی سے بھی نکاح کرے حتی کہ اگر وہ باندی (حقیقت میں) آزاد عورت ہو تو (اسکے ساتھ) نکاح کے حکم سے (اس سے) وطی حلال رہے ؎۶ ؎۸	سراجیہ
۲۴۷-	**محرمات میں سے نویں قسم محرمات بالطلاق ہیں** اور اسمیں ؎۲ شقیں ہیں	
۱	(د) کسی (مسلمان) مرد کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ ایسی آزاد عورت سے، جسے اس نے (نکاح کے بعد) تین طلاقیں دے دی ہیں، دوسرے شوہر کے (اسے) ٹھیک پالینے (یعنی اس وطی کرنے) سے قبل اس سے نکاح کرے (ب) اور نہ یہ حلال ہے کہ وہ ایسی باندی سے نکاح کرے جسے اس نے (نکاح کے بعد) دو طلاقیں دے دی ہیں۔ اور جس طرح اس باندی سے اس کا نکاح جائز نہیں ہوتا اسی طرح اس کا مالک ہونے کی وجہ سے اس کے لئے اس سے وطی بھی حلال نہیں ہوتی ؎۹	قاضیخان
۲	اگر کسی مرد نے کسی باندی سے نکاح کیا پھر اس نے اسے دو طلاقیں دیں پھر اسے خرید کر آزاد کردیا تو (بھی) اسے اس سے نکاح کرنا حلال نہیں ہوتا حتی کہ وہ کسی اور مرد سے نکاح کرے وہ (دوسرا شوہر) اس سے وطی کرے پھر اسے طلاق دے اور پھر اس کی عدت پوری ہو تو اس کے بعد وہ اس سے نکاح کرسکے گا) ؎۱۰	سراج وہاج

ہو (مترجم) ؎۹ طلاق کے احکام فتاوی عالمگیری کی بحث ؎۸ میں ہیں نیز حکم نمبر ۵/۲۴۴ ملاحظہ ہو (مترجم) ؎۱۰ عقد نکاح کیلئے محرمات میں بعض اہل علم نے مزید تین اقسام بھی بیان کی ہیں (۱) المحرمات باتحاد النوع، مثلاً عورت کا عورت سے نکاح کرنا یا مرد کا مرد سے نکاح کرنا یا مخنث کا نکاح کیونکہ اسمیں دونوں حیثیتیں ہوتی ہیں (۲) المحرمات باختلاف الجنس، مثلاً انسان کا نکاح جن سے یا دریائی آدمی سے یا اپنی جنس کے سوا کسی اور مخلوق سے نکاح کرنا (۳) محرمات باللعان، یعنی اگر شوہر بیوی پر زنا کا الزام لگائے تو اس سے حرمت وطی، مخصوص قسموں کے بعد تفریق اور پھر باہم انکا نکاح حرام قرار پاتا ہے لعان مرد کے حق میں حد قذف اور عورت کے حق میں حد زنا کے قائمقام قرار پاتا ہے اور اسکے مزید احکام بھی ہیں۔ تاہم محرمات سے متعلق مذکورہ مزید تین اقسام میں نمبر (۱)

(۲)، کو شروط النکاح میں محل للنکاح کا حکم شامل ہے اسکے متعلق حکم نمبر ۲/۲۴۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو اور نمبر (۳)، یعنی اللعان کے احکام فتاوی عالمگیری کی بحث ؎۸ کے باب ؎۱۱ میں الگ مذکور ہیں (مترجم)

دفعات شق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات — وممایتصل بذلك مسائل	حوالہ
۳۴۸ -	**وممایتصل بذلك مسائل** تعداد شق ۱۲	
۱	نکاح المتعۃ باطل لا یفید الحل ولا یقع علیہا طلاق ولا ایلاء ولا ظہار ولا یرث احدھما من صاحبہ	ھکذا فی فتاوی قاضیخان فی الفاظ النکاح
۲	وھو ان یقول لامرأۃ خالیۃ عن الموانع اتمتع بک کذا مدۃ عشرۃ ایام مثلاً او یقول ایاما او متعنی نفسک ایاما او عشرۃ ایام او لم یذکر ایاما بکذا من المال	کذا فی فتح القدیر
۳	والنکاح المؤقت باطل	کذا فی الھدایۃ
	ولا فرق بین طول المدۃ وقصرھا علی الاصح ولا بین مدۃ المعلومۃ والمجھولۃ	کذا فی النھر الفائق
	قال الشیخ الامام الاجل شمس الائمۃ الحلوانیؒ وکثیر من مشائخناؒ قالوا اذا سمیا ما یعلم یقینا انھما لا یعیشان الیہ کالف سنۃ ینعقد ویبطل الشرط کما لو تزوجھا الی قیام الساعۃ او خروج الدجال او نزول عیسی علیہ السلام وھکذا روی الحسنؒ عن ابی حنیفۃؒ	کذا فی المحیط
۴	ولو تزوجھا مطلقا وفی نیتہ ان یقعد معھا مدۃ نواھا فالنکاح صحیح	کذا فی التبیین
۵	ولو تزوجھا علی ان یطلق بعد شھر فانہ جائز	کذا فی البحر الرائق
۶	ولا بأس بتزوج النھاریات وھو ان یتزوجھا علی ان یقعد معھا نھارا دون اللیل	کذا فی التبیین
۷	ویجوز للمحرم والمحرمۃ ان یتزوجا فی حالۃ الاحرام	کذا فی الھدایۃ
۸	وکذا تزویج الولی المحرم مولیتہ	کذا فی الھدایۃ
۹	ومن ادعت علیہ امرأۃ نکاحھا واقامت علیہ بینۃ فجعلھا القاضی امرأتہ ولم یکن تزوجھا وسعھا المقام معہ وان تدعہ یجامعھا وھذا عند ابی حنیفۃؒ وھو قول ابی یوسفؒ اولا وفی قولہ الآخر وھو قول محمدؒ لا یسعہ ان یطأھا	کذا فی الھدایۃ

لہ نکاح متعہ کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر ۲/۳۴۸ اور متعہ لازم ہونے کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر ۱۸/۳۴۵ کا حاشیہ ملاحظہ ہوں اور ایلاء کے احکام فتاوی عالمگیری کی بحث ۸ کے باب ۷ میں اور ظہار کے احکام باب ۹ میں مذکور ہیں اور صحیح نکاح احکام کے متعلق حکم نمبر ۳۳۵ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۲ ۵ حکم نمبر ۱/۳۴۸ مع حاشیہ ملاحظہ

دفعات/شق نمبر	تیسرا باب، محرمات کے احکام — مذکورہ سے ملتے جلتے مسائل کے احکام کا بیان	حوالہ
-٣٤٨	**مذکورہ سے ملتے جلتے مسائل** اور اس میں ١٢ شقیں ہیں	
١	نکاح متعہ باطل ہے وہ حلال قرار پانے کا فائدہ نہیں دیتا نہ اس پر طلاق واقع ہوتی ہے نہ ایلا نہ ظہار (کے احکام لاگو ہوتے ہیں) اور نہ اس مرد اور عورت میں سے کوئی ایک دوسرے کا وارث قرار پاتا ہے [1]	قاضیخان
٢	اور نکاح متعہ یوں ہے کہ کوئی مرد، موانع سے خالی عورت سے یوں کہے کہ میں تجھ سے اتنی مدت مثلاً دس دن یا کہے کہ چند دن بعوض اتنے مال تمتع (یعنی نفع) حاصل کروں گا یا یوں کہے کہ تو مجھے اپنے سے چند دن، یا (مثلاً) دس دن یا اس نے دنوں کا ذکر نہ کیا، بعوض اتنے مال کے نفع حاصل کرنے دے [2]	فتح قدیر
٣	(الف) نکاح موقت (یعنی ایک وقت تک کیلئے نکاح کرنا) باطل ہے	ہدایہ
	(ب) نکاح موقت میں، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ وہ لمبی مدت کے لئے ہو یا تھوڑی مدت کے لئے جو صحیح حکم یہی ہے اور نہ اس سے کوئی فرق پڑتا ہے کہ وہ مدت معلوم ہو یا مجہول ہو	نہر فائق
	(ج) الشیخ الامام الاجل شمس الائمہ الحلوانی رح کا قول ہے کہ ہمارے بہت سے مشائخ رح نے ذکر فرمایا ہے کہ جب وہ دونوں (یعنی شوہر اور بیوی میعادِ نکاح میں) اتنی مدت کا ذکر کریں جس کے متعلق یقینی طور پر معلوم ہو کہ اتنی مدت تک زندہ نہ رہیں گے مثلاً (وہ ہزار سال کے لئے نکاح کریں) تو وہ نکاح منعقد قرار پائے گا اور (اس وقت کی) شرط باطل قرار پائے گی جیسا کہ اگر کسی مرد نے کسی عورت سے قیامت قائم ہونے تک یا دجال کے خروج تک یا عیسٰے علیہ السلام کے نزول تک کے لئے نکاح کیا (تو یہی حکم ہے)، یوں ہی حسن رح نے امام ابو حنیفہ رح سے روایت کیا ہے [3]	محیط
٤	اگر کسی مرد نے نکاح مطلقاً (یعنی وقت کی قید کے بغیر) کیا اور اس کی نیت میں یہ ہے کہ اتنا وقت اس کے ساتھ ٹھہرے گا تو (اس صورت میں) وہ نکاح صحیح (قرار پاتا) ہے	تبیین
٥	اگر کسی مرد نے کسی عورت سے اس پر نکاح کیا کہ وہ اسے ایک ماہ بعد طلاق دے دے گا تو وہ نکاح جائز (قرار پاتا) ہے	بحر الرائق
٦	اس میں کوئی حرج نہیں کہ کوئی نہاریات سے نکاح کرے اور نہاریات سے مراد یہ ہے کہ وہ کسی عورت سے اس پر نکاح کرے کہ وہ اس کے ساتھ فقط دن کو رہے گا رات کو نہیں	تبیین
٧	احرام والا مرد اور احرام والی عورت کے لئے جائز ہے کہ وہ حالت احرام میں نکاح کریں [4]	ہدایہ
٨	اسی (مذکورہ حکم کی) طرح یہی حکم اس صورت میں ہے کہ کسی عورت کا ایسا ولی جو احرام والا ہے وہ اس عورت کا نکاح کر دے	ہدایہ
٩	(الف) جس مرد پر کسی عورت نے اپنے نکاح کا دعوی کیا اور اس پر گواہ قائم کئے اور قاضی (یعنی حاکم مجاز) نے اس عورت کو اس کی بیوی قرار دیا حالانکہ اس مرد نے اس عورت سے نکاح نہیں کیا تھا تو (قاضی کے فیصلہ کے بعد) وہ عورت اس مرد کے ساتھ رہ سکتی ہے اور اگر وہ عورت اس مرد کو دعوت دے تو وہ اس سے جماع کر سکتا ہے یہ حکم امام ابو حنیفہ رح کے ہاں ہے اور امام ابو یوسف رح کا پہلا قول بھی یہی ہے اور آپ کا آخری قول اور وہی قول امام محمد رح کا بھی ہے وہ یہ ہے کہ (اس صورت میں) وہ مرد اس عورت سے وطی نہیں کر سکتا	ہدایہ

ہیں (مترجم) [3] نکاح موقت کے متعلق حکم نمبر ٣ تا ٦ / ٣٤٨ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [4] حکم نمبر ١٨٠ / ٣٠٢ اور ٢٠١ / ٣١٢ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

تعاقب نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات ومما یتصل بذلک مسائل	حوالہ
۳۴۸ -	ثم یحل قضاء القاضی انشاء ولهذا یشترط ان تکون المرأة محلا للانشاء حتی لو کانت ذات زوج او فی عدة غیرہ او مطلقة منه ثلاثا لا ینفذ قضاؤہ ویشترط حضور الشهود عند القضاء فی قول العامة	هکذا فی التبیین
۱۰	وکذا الوادعی علیها النکاح فحکمه کذلک	کذا فی البحر الرائق
۱۱	وکذلک لو قضی بالطلاق بشهادة الزور مع علمها حل لها التزوج بآخر بعد العدة وحل للشاهد تزوجها وحرمت علی الاول وعند ابی یوسف لا تحل للاول ولا للثانی وعند محمد تحل للاول ما لم یدخل بها الثانی فاذا دخل بها حرمت علیه لوجوب العدة واما الثانی فلا تحل له ابدا	کذا فی البحر الرائق
۱۲	ادعی رجل علی امرأة نکاحا فجحدت فصالحها علی مائة علی ان تقر بذلک فاقرت فهذا المال لازم وهذا الاقرار بمنزلة انشاء النکاح فان کان بمحضر من الشهود صح النکاح ووسعها المقام مع زوجها فیما بینها وبین ربها والا لا ینعقد النکاح ولا یسعها المقام مع زوجها هو الصحیح	کذا فی المحیط

ــه ۱ حکم نمبر ۹/۳۴۸ تا ۱۲ نیز حکم نمبر ۳۸/۳۳۶ تا ۴۰ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ــه ۲ حکم نمبر ۹/۳۴۸ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات و شق نمبر	تیسرا باب (محرمات) کے احکام — مذکورہ مسائل سے ملتے جلتے مسائل کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۸ -	(ب) پھر یہ بھی واضح رہے کہ (مذکورہ صورت میں نکاح کے متعلق) قاضی کا وہ فیصلہ انشاء قرار دیا جائے گا (یعنی وہ فیصلہ نکاح، سابقہ نکاح کی خبر نہیں بلکہ نیا نکاح قرار دیا جائے گا) اور اسی لئے یہ امر شرط ہوگا کہ وہ عورت (نئے) نکاح کا محل قرار پاتی ہو حتی کہ اگر وہ شوہر والی تھی یا وہ کسی اور کی عدت میں تھی یا وہ اس مرد سے تین طلاق یافتہ تھی تو پھر قاضی کا وہ (مذکورہ) فیصلہ نافذ نہ ہوگا نیز عام مشائخ رح کے قول کے بموجب قاضی کے مذکورہ فیصلہ کے وقت گواہوں کا حاضر ہونا (بھی) شرط ہوگا[۱]	تبیین
۱۰	اسی (مذکورہ حکم کی) طرح اگر کسی مرد نے ایک عورت پر نکاح کا دعوی کیا (گواہ قائم کئے اور قاضی نے اس کے حق میں فیصلہ دے دیا) تو اس صورت کا حکم بھی اسی طرح ہے (جیسا کہ عورت کی طرف سے مرد پر نکاح کا مذکورہ دعوی کرنے کی صورت میں ہے) [۲]	بحرالرائق
۱۱	اور اسی (مذکورہ حکم کی) طرح یہی حکم اس صورت میں ہے کہ اگر جھوٹی گواہی پر طلاق کا فیصلہ دے دیا گیا باوجودیکہ عورت (اس امر کو) جانتی ہے تو اس عورت کے لئے عدت کے بعد کسی اور مرد سے نکاح حلال قرار پائے گا اور اس گواہ کو بھی اس عورت سے نکاح حلال قرار پائے گا اور وہ عورت پہلے شوہر کے لئے حرام قرار پائے گی۔ اور امام ابو یوسف رح کے ہاں (مذکورہ صورت میں) وہ عورت نہ پہلے شوہر کے لئے حلال رہے گی اور نہ دوسرے کے لئے اور امام محمد رح کے ہاں جب تک دوسرے شوہر نے اس سے دخول نہیں کیا وہ پہلے (شوہر) کے لئے حلال رہے گی اور جب دوسرے شوہر نے اس سے دخول کیا تو اس (پہلے) پر حرام قرار پائے گی اس لئے کہ (پھر) عدت واجب ہوگی اور (اس صورت میں) وہ عورت دوسرے شوہر کے لئے کبھی حلال نہ قرار پائے گی [۳]	بحرالرائق
۱۲	ایک مرد نے کسی عورت پر نکاح کا دعوی کیا تو اس عورت نے (اس نکاح سے) انکار کیا پھر اس مرد نے اس عورت سے سو (درہم) پر بایں شرط صلح کی کہ وہ عورت اس نکاح کا اقرار کرے پس اس عورت نے اقرار کرلیا تو (اس صورت میں حکم یہ ہے کہ) وہ مال لازم ہوگا اور یہ اقرار بمنزلہ نئے نکاح کے ہوگا پس اگر وہ گواہوں کے سامنے ہوا تو نکاح صحیح ہوگیا اور (فیما بینھما وبین ربھا) وہ اپنے اس خاوند کے ساتھ رہ سکے گی اور اگر ایسا نہ ہوا (یعنی وہ اقرار گواہوں کے سامنے نہ ہوا) تو وہ نکاح منعقد نہ قرار پائے گا اور وہ عورت اس خاوند کے ساتھ نہ رہ سکے گی یہی حکم صحیح ہے[۴]	محیط

۳ حکم نمبر ۹/۳۴۸ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ۴ حکم نمبر ۹/۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات وشق نمبر	الباب الرابع فی الاولیاء / الاولیاء	حوالہ
	بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیمؕ	
	الباب الرابع فی الاولیاء	
	دفعات ۳۴۹ تا ۳۴۹، عنوان ۱ تعداد شق ۱۲۰	
۳۴۹	**الاولیاء** تعداد شق ۱۲۰	
۱	تثبت الولایة باسباب اربعة بالقرابة والولاء والامامة والملک	کذا فی البحرالرائق
۲	واقرب الاولیاء الی المرأة الابن ثم ابن الابن وان سفل ثم الاب ثم الجد اب الاب وان علا	کذا فی المحیط
۳	فاذا کان للمجنونة اب وابن اوجد وابن فالولایة للابن عندهما وعند محمدؒ للاب	کذا فی السراج الوهاج
	والافضل ان یأمر الاب الابن بالنکاح حتی یجوز بلا خلاف	کذا فی شرح الطحاوی
۴	ثم الاخ لاب وام ثم الاخ لاب ثم ابن الاخ لاب وام ثم ابن الاخ لاب وان سفلا ثم العم لاب وام ثم العم لاب ثم ابن العم لاب وام ثم ابن العم لاب وان سفلوا ثم عم	

لہ نکاح کے امور میں قرابت کی بنا پر ولی قرار پانے سے متعلق احکام حکم نمبر (۱ تا ۵، ۷ تا ۱۰، ۱۶ / ۳۴۹) مولی العتاقہ کے متعلق حکم نمبر (۶ / ۳۴۹)، مولی الموالاۃ کے متعلق حکم نمبر (۱۱ / ۳۴۹) اور امام، سلطان و قاضی کے متعلق (۱۲ تا ۱۵، ۱۷، ۴۲، ۵۳ / ۳۴۹) وصی کے متعلق (۱۸ / ۳۴۹) مربی کے متعلق (۱۹ / ۳۴۹)، مملوک، صغیرہ مجنون، کافر، مرتد اور فاسق وغیرہ کی ولایت نکاح کے متعلق (۲۰ تا ۳۱ / ۳۴۹) نیز حکم نمبر (۷۳ تا ۷۵ / ۳۴۹)، (۴۶ / ۳۵۰) نیز ان جملہ ۴۲ قسم کے ولیوں اور مرتبۂ احکام کے متعلق (۱ تا ۱۲۰ / ۳۴۹) مع حواشی ملاحظہ ہوں اور قتل کا قصاص لینے کے حقدار اور ورثاء کی ترتیب کے لئے حکم نمبر (۱ / ۱۱۷۲) مع دوسرا حاشیہ اور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چوتھا باب، ولی قرار پانے والوں کے احکام

دفعات ۳۴۹ تا ۳۴۹، عنوان ۱ - تعداد شق ۱۲۰

۳۴۹ ولی قرار پانے والے

اور اس میں ۱۲۰ شقیں ہیں

شق	متن	حوالہ
۱	(نکاح میں) ولی ہونا (یعنی نکاح کے امور کے لئے متولی قرار پانے کی ولایت کا تحقق) چار اسباب سے ثابت ہوتا ہے (اور وہ یہ ہیں) قرابت۔ ولاء، امامت اور ملکیت [۱]	بحرالرائق
۲	(نکاح میں) عورت کے لئے سب سے قریبی ولی اُس کا بیٹا ہے پھر[۲] بیٹے کا بیٹا خواہ نیچے کے سلسلہ تک ہو، پھر[۳] باپ، پھر[۴] باپ کا باپ (یعنی دادا) خواہ اوپر کے سلسلہ تک ہو [۲]	محیط
۳	(الف) جب کسی مجنونہ عورت کا باپ اور بیٹا ہوں یا دادا اور بیٹا ہوں تو (نکاح میں) ولی قرار پانے کا حق ان دونوں (یعنی امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ) کے ہاں بیٹے کو ہے اور امام محمدؒ کے ہاں (یہ حق) باپ (یا دادا) کو ہے	سراج وہاج
	(ب) اور (مذکورہ صورت میں) افضل یہ ہے کہ نکاح کے لئے (اس مجنونہ کا) باپ (یا دادا اس کے) بیٹے کو حکم کرے تاکہ (ولی قرار پانا) بلاخلاف جائز قرار پائے [۳]	شرح طحاوی
۴	پھر (یعنی نکاح کی ولایت میں مذکورہ کے بعد) وہ[۵] بھائی ہے جو باپ اور ماں کی طرف سے ہو (یعنی اس عورت کا سگا بھائی ہو) پھر[۶] وہ بھائی ہے جو باپ کی طرف سے ہو (یعنی اس عورت کا علاتی بھائی ہو) پھر[۷] باپ اور ماں کی طرف سے بھائی (یعنی سگے بھائی) کا بیٹا، پھر[۸] باپ کی طرف سے بھائی (یعنی علاتی بھائی) کا بیٹا، خواہ یہ مذکورہ نیچے کے سلسلہ تک کے ہوں، پھر[۹] وہ چچا جو باپ اور ماں کی طرف سے ہو (یعنی اس عورت کے باپ کا سگا بھائی	

[۱] عاقلہ بالغہ۔ از روئے نسب قریب ہونے کی ترتیب کے متعلق حکم نمبر ۴، ۵ / ۱۱۸۸ مع حواشی اور میراث میں نسب وسبب کی بنا پر کل ۱۲ ذوالفروض کے متعلق اور عصبات کی تعداد و ترتیب کے متعلق احکام فتاوی عالمگیری عربی ج ۶ ص ۴۴۷ تا ص ۴۵۲، بحث ۶۱ کے باب ۲، ۳ میں ملاحظہ ہوں اور ولی کے متعلق فتاوی قاضیخان میں ہے کہ یہ (یعنی اس کی اجازت) صغار (یعنی نابالغ اور نابالغہ) اور مملوک اور مجنون لوگوں کے نکاح کے جواز کیلئے شرط ہے۔ مفہوم ماخوذ از فتاوی قاضیخان علی ہامش عالمگیری عربی ج ۱ ص ۳۵۴ حکم ۱ / ۳۲۲، ۱۱، ۴۷ تا ۵۱ / ۳۴۹ ملاحظہ ہوں۔ نیز کسی لڑکی کا نکاح غیر کفو میں ہو تو اسے فسخ کرانے کیلئے ولی کو اعتراض کا حق حاصل ہے۔ حکم نمبر ۴۶، ۴۷، ۵۱، ۵۲ / ۳۵ ملاحظہ ہوں (مترجم)، [۲] حکم نمبر ۳، ۴، ۱۱ / ۳۴۹ ملاحظہ ہوں (مترجم)، [۳] حکم نمبر ۲ / ۳۴۹ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات وشق نمبر	الباب الرابع فی الاولیاء الاولیاء	حوالہ
۳۴۹ -	الاب لاب وام ثم عم الاب لاب ثم بنوهما علی هذا الترتیب ثم عم الجد لاب وام ثم عم الجد لاب ثم بنوهما علی هذا الترتیب ثم رجل هو ابعد العصبات الی المرأة وهو ابن عم بعید	کذا فی التتارخانیة
۵	وکل هولاء لهم ولایة الاجبار علی البنت والذکر فی حال صغرهما حال کبرهما اذا جنا	کذا فی البحر الرائق
۶	ثم مولی العتاقة یستوی فیه الذکر والانثی ثم عصبة المولی	کذا فی التبیین
۷	وعند عدم العصبة کل قریب یرث الصغیر والصغیرة من ذوی الارحام یملک تزویجها فی ظاهر الروایة عن ابی حنیفة رح وقال محمد رح لا ولایة لذوی الارحام وقول ابی یوسف رح مضطرب	هکذا فی فتاوی قاضیخان
۸	والاقرب عند ابی حنیفة رح الام ثم البنت ثم بنت الابن ثم بنت البنت ثم بنت ابن الابن ثم بنت بنت البنت ثم الاخت لاب وام ثم الاخت لاب ثم الاخ والاخت لام ثم اولادهم	هکذا فی فتاوی قاضیخان

لہ سکیم نمبر $\frac{1}{349}$ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

فتاویٰ نمبر	چوتھا باب ، ولی قرار پانے والوں کے احکام — ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۹-	پھر[۱۰] وہ چچا جو باپ کی طرف سے ہو (یعنی اس عورت کے باپ کا علاتی بھائی) ، پھر[۱۱] باپ اور ماں کی طرف سے چچا کا بیٹا (یعنی اس عورت کے باپ کے سگے بھائی کا بیٹا) پھر[۱۲] باپ کی طرف سے چچا کا بیٹا (یعنی اس عورت کے باپ کے علاتی بھائی کا بیٹا) خواہ یہ مذکورہ نیچے کے سلسلہ تک کے ہوں پھر[۱۳] باپ کا وہ چچا جو باپ کے باپ اور ماں کی طرف سے چچا ہو (یعنی اس عورت کے باپ کے باپ کا سگا بھائی) ، پھر[۱۴] باپ کا وہ چچا جو باپ کے باپ کی طرف سے چچا ہو (یعنی اس عورت کے باپ کے باپ کا علاتی بھائی) ، پھر[۱۵] اسی ترتیب سے ان دونو (یعنی اس عورت کے باپ کے سگے بھائی اور علاتی بھائی) کے بیٹے ، پھر[۱۶] دادا کا وہ چچا ، جو دادا کے باپ اور ماں کی طرف سے چچا ہو (یعنی اس عورت کے دادا کے باپ کا سگا بھائی) پھر[۱۷] دادا کا وہ چچا جو دادا کے باپ کی طرف سے ہو (یعنی اس عورت کے دادا کے باپ کا علاتی بھائی) پھر[۱۸] اسی ترتیب سے ان دونوں (یعنی اس عورت کے دادا کے باپ کے سگے بھائی اور علاتی بھائی) کے بیٹے پھر[۱۹] وہ مرد جو اس عورت کا سب سے دور کا عصبہ ہو اور وہ دور کے چچا کا بیٹا ہے .	تتارخانیہ
۵	اور ان (مذکورہ) سب ولیوں کو لڑکی اور لڑکے پر ان کے چھوٹا ہونے (یعنی ان کے نابالغ ہونے) کی حالت میں اور اگر وہ مجنون ہوں تو ان کے بڑا ہونے (یعنی بالغ ہونے) کی حالت میں (بھی) ان پر (نکاح کے متعلق) جبر کرنے کا اختیار ہے	بحرالرائق
۶	پھر[۲۰] (یعنی نکاح کی ولایت میں مذکورہ کے بعد) مولائے عتاقہ (یعنی اسے آزاد کرنے والے آقا) کو ولایت حاصل ہے خواہ وہ آقا مذکر ہو یا مؤنث حکم برابر ہے پھر[۲۱] (اس کے بعد) اس آقا کے عصبہ کو ولایت حاصل ہے[۱]	تبیین
۷	اور (مذکورہ ولایت میں) عصبہ نہ ہونے کی صورت میں ذوالارحام میں سے ہر ایسا قریبی رشتہ دار جو اس نابالغ اور نابالغہ کا وارث ہو سکتا ہے وہ ان کے نکاح کی ولایت کا مالک ہوتا ہے یہ حکم امام ابو حنیفہؒ سے ظاہر روایت میں ہے اور امام محمدؒ کا قول یہ ہے کہ ذوالارحام کو (نکاح میں) کوئی ولایت نہیں ہے۔ اور امام ابو یوسفؒ کا قول مضطرب ہے	قاضیخان
۸	اور (مذکورہ ولایت میں مذکورہ ذوالارحام میں سے) زیادہ قریب امام ابو حنیفہؒ کے ہاں (اس عورت کی) ، ماں[۲۲] ہے پھر[۲۳] (اس عورت کی) ، بیٹی ہے پھر[۲۴] (اس عورت کے) بیٹے کی بیٹی پھر[۲۵] (اس عورت کی) ، بیٹی کی بیٹی پھر[۲۶] (اس عورت کے) ، بیٹے کے بیٹے کی بیٹی (یعنی اس کے پوتے کی بیٹی) پھر[۲۷] (اس عورت کی) بیٹی کی بیٹی کی بیٹی (یعنی اس کی نواسی کی بیٹی) پھر[۲۸] (اس عورت کے) ، باپ اور ماں کی طرف بہن (یعنی اس کی سگی بہن) پھر[۲۹] (اس عورت کے) ، باپ کی طرف سے بہن (یعنی اس کی علاتی بہن) پھر[۳۰] (اس عورت کی) ، ماں کی طرف سے بھائی[۳۱] اور بہن[۳۲] (یعنی اس کا اخیافی بھائی اور اخیافی بہن) ، پھر[۳۳] ان (سب) ، کی اولاد (اسی ترتیب سے ولی قرار پاتی ہے)	قاضیخان

دفعات و شق نمبر	الاولیاء	حوالہ
	الباب الرابع فى الاولياء	
۴۹۳-۹	وبعد اولاد الاخوات العمات ثم الاخوال ثم الخالات ثم بنات الاعمام ثم بنات العمات	كذا فى فتح القدير
۱۰	والجد الفاسد اولى من الاخت عند ابى حنيفة رح	كذا فى فتح القدير
۱۱	ثم مولى الموالاة	كذا فى المحيط
۱۲	ثم السلطان	كذا فى المحيط
۱۳	ثم القاضى ومن نصبه القاضى	كذا فى المحيط
	القاضى انما يملك النكاح من يحتاج الى الولى اذا كان ذلك فى عهده ومنشوره وان لم يكن ذلك فى عهده لم يكن وليا فان زوجها القاضى ولم يأذن السلطان له بذلك ثم أذن له بذلك فاجاز القاضى ذلك النكاح جاز استحسانا	كذا فى فتاوى قاضيخان
۱۴	وهو الصحيح	كذا فى محيط السرخسى
۱۵	القاضى اذا زوج صغيرة من نفسه فهو نكاح بغير ولى لانه رعية فى حق نفسه وانما الحق للذى هو فوقه وهو الوالى وهو فى حق نفسه ايضا رعية وكذلك الخليفة فى حق نفسه رعية	كذا فى المحيط
۱۶	ويجوز لابن العم ان يزوج ابنة عمه من نفسه	كذا فى الحاوى
۱۷	والقاضى اذا زوج الصغيرة من ابنه لا يجوز بخلاف سائر الاولياء	كذا فى التجنيس والمزيد

لـه حکم نمبر ۱/۲ [illegible] ۲ـه حکم نمبر ۱/۲/۳ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات و شق نمبر	چوتھا باب، ولی قرار پانے والوں کے احکام — ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۹-۹	اور (مذکورہ صورت میں یعنی نکاح کی ولایت برائے ذوالارحام کی صورت میں) ان بہنوں کی اولاد کے بعد پھوپھیاں[۳۴] ہیں پھر ماموں[۳۵] پھر خالائیں[۳۶] پھر چچوں کی بیٹیاں[۳۷] پھر پھوپھیوں کی بیٹیاں[۳۸] ہیں۔	فتح قدیر
۱۰	اور جد فاسد[۳۹] (یعنی جس کی نسبت میں مؤنث داخل ہو مثلاً نانا نکاح کی ولایت میں) بہن سے اولیٰ ہے یہ حکم امام ابو حنیفہ رح کے ہاں ہے	فتح قدیر
۱۱	پھر (یعنی نکاح کی ولایت میں مذکورہ کے بعد) مولیٰ[۴۰] الموالات (یعنی باہمی دوستی کے معاہد کو نکاح کی ولایت حاصل) ہے [۱]	محیط
۱۲	پھر (یعنی نکاح کی ولایت میں مذکورہ کے بعد) سلطان[۴۱] (کو ولایت نکاح حاصل) ہے [۲]	محیط
۱۳	(د) پھر (یعنی نکاح کی ولایت میں مذکورہ کے بعد) قاضی[۴۲] (یعنی حاکم مجاز) کو اور (اس کو) جسے[۴۳] قاضی نے (اس پر) مقرر کیا ہے (اسے نکاح کی ولایت حاصل ہے)	محیط
	(ب) (نکاح میں) ولی کے ضرورتمند کے لئے (بحیثیت قاضی) قاضی کو نکاح کر دینے کی ولایت تب حاصل ہوتی ہے جبکہ قاضی (کی تقرری) کے عہد اور منشور میں یہ امر (یعنی نکاح کی ولایت کا امر) درج ہو اور اگر اس کے عہد میں یہ امر درج نہ ہو تو وہ (قاضی) ولی نہ قرار پائے گا پس اگر کسی قاضی نے کسی عورت کا نکاح کر دیا حالانکہ سلطان نے اس قاضی کو اس کی (یعنی ولایتِ نکاح کی) اجازت نہ دی تھی پھر سلطان نے اسے اس کی اجازت دے دی اور اس قاضی نے وہ نکاح جائز رکھا تو ازروئے استحسان وہ نکاح جائز ہے [۳]	قاضیخان
۱۴	اور یہی (مذکورہ حکم) صحیح ہے	محیط سرخسی
۱۵	(د) (ولایت نکاح کی بنا پر) جب کسی قاضی نے (بحیثیت قاضی) کسی چھوٹی (یعنی نابالغہ) لڑکی کا نکاح اپنے ساتھ کر دیا تو وہ نکاح بغیر ولی کے قرار پائے گا اس لئے کہ قاضی اپنی ذات کے حق میں رعیت ہے اور (اس کے متعلق) یہ حق (یعنی ولایت نکاح کا حق) اسے حاصل ہوگا جو (درجہ میں) اس سے اوپر ہے اور وہ والی (یعنی گورنر) ہے (ب) اور (اسمیں) والی بھی اپنی ذات کے حق میں رعیت ہے (ج) اور اسی طرح (اس میں) خلیفہ بھی اپنی ذات کے حق میں رعیت ہے	محیط
۱۶	اور (ولایت نکاح میں اس عورت کے) چچا کے بیٹے کو اختیار ہے کہ وہ اپنے چچا کی بیٹی کا نکاح اپنے سے کر دے [۴]	حادی
۱۷	(د) اور (ولایت نکاح کی بنا پر) جب کسی قاضی نے (بحیثیت قاضی) کسی چھوٹی (یعنی نابالغہ) لڑکی کا نکاح اپنے بیٹے سے کر دیا تو وہ نکاح (ولی کے نکاح کر دینے کے طور پر) جائز نہ قرار پائے گا (ب) اور (مذکورہ صورت میں) دوسرے ولیوں کے متعلق یہ حکم نہیں ہے	تجنیس مزید

[۳] اور اسکی نظیر کے متعلق حکم نمبر ۴۰/۳۴۹ ملاحظہ ہو (مترجم)، [۴] اور اس کی نظیر کے متعلق حکم نمبر ۱۰۶/۳۴۹ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات و شق نمبر	الباب الرابع فی الاولیاء	حوالہ
۳۴۹-۱۸	الوصی لا ولایۃ لہ فی النکاح الصغیر والصغیرۃ سواء اوصی الیہ الاب او لم یوص الا اذا کان الوصی ولیہما فحینئذ یملک النکاح بحکم الولایۃ لا بحکم الوصایۃ	کذا فی المحیط
۱۹	ولو کان الصغیر و الصغیرۃ فی حجر رجل یعولہما کالملتقط و نحوہ فانہ لا یملک تزویجہما	کذا فی فتاوی قاضیخان
۲۰	ولا ولایۃ للمملوک علی احد ولا للمکاتب علی ولدہ	کذا فی محیط السرخسی
۲۱	ولا ولایۃ لصغیر و لا مجنون ولا لکافر علی مسلم و مسلمۃ	کذا فی الحاوی
۲۲	ولا لمسلم علی کافر و کافرۃ قالوا و ینبغی ان یقال الا ان یکون المسلم سید امۃ کافرۃ او سلطانا	کذا فی المضمرات کذا فی البحرالرائق
۲۳	و للکافر ولایۃ علی مثلہ	کذا فی التبیین
۲۴	ولا ولایۃ للمرتد علی احد لا علی مسلم ولا علی کافر ولا علی مرتد مثلہ	کذا فی البدائع
۲۵	والفسق لا یمنع الولایۃ	کذا فی فتاوی قاضیخان
۲۶	واذا جن الولی جنونا مطبقا تزول ولایتہ وان کان یجن و یفیق لا تزول ولایتہ و تنفذ تصرفاتہ فی حال الافاقۃ	کذا فی الذخیرۃ
۲۷	وقدر الامام الاطباق فی روایۃ بشہر و بہ یفتی — کذا فی الوجیز للکردری	و ھکذا فی البحرالرائق

لہ حکم نمبر ۱/۳۴۶ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ۲ہ حکم نمبر ۱/۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ۳ہ حکم نمبر ۱/۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ۴ہ حکم نمبر ۱/۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ۵ہ حکم نمبر ۱/۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات شق نمبر	چوتھا باب، ولی قرار پانے والوں کے احکام — ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۹-۱۸	وصی (یعنی وصیت یافتہ) شخص کو کسی صغیر یا صغیرہ (یعنی کسی نابالغ لڑکے یا نابالغ لڑکی) کا نکاح کر دینے کی ولایت حاصل نہیں ہے خواہ اسے اس (نابالغ) کے باپ نے (اس کی) وصیت کی ہو یا نہ (حکم برابر ہے) لیکن اگر وہ وصی ایسا شخص ہو کہ وہ ان دونوں (یعنی اس نابالغ اور نابالغہ) کا (اس نکاح میں) ولی قرار پاتا ہو تو پھر وہ ولی ہونے کی حیثیت سے ولایت نکاح کا مالک قرار پائے گا۔ وصی ہونے کی حیثیت سے نہیں [۱]	محیط
۱۹	اگر کوئی صغیر یا صغیرہ (یعنی کوئی نابالغ لڑکا یا نابالغ لڑکی) کسی مرد کی زیر تربیت ہو جو اس کی معاشی کفالت کرتا ہو مثلاً گرا پڑا بچہ جو اسے ملا ہو اور اس کی مانند تو اس سے) وہ ان کے نکاح کر دینے کی ولایت کا مالک نہ قرار پائے گا [۲]	قاضیخان
۲۰	مملوک (یعنی غلام) کو کسی پر (نکاح کر دینے کی) ولایت حاصل نہیں ہے اور نہ مکاتب غلام کو اپنی اولاد پر (نکاح کر دینے کی) ولایت حاصل ہے [۳]	محیط سرخسی
۲۱	کسی نابالغ اور مجنون کو کسی پر (نکاح کی) ولایت حاصل نہیں ہے اور نہ کسی کافر کو کسی مسلمان مرد یا مسلمان عورت پر (نکاح کر دینے کی) ولایت حاصل ہے [۴]	حاوی
۲۲	(و) کسی مسلمان شخص کو کسی کافر پر (نکاح کی) ولایت حاصل نہیں ہے [۵] (ب) مشائخ رح کا قول ہے کہ (اس مسئلہ کے حکم میں) یوں کہنا چاہیے کہ لیکن اگر کوئی مسلمان اپنی کافرہ باندی کا آقا ہو یا وہ مسلمان سلطان ہو تو پھر یہ حکم نہیں ہے (یعنی پھر اسے نکاح کر دینے کی ولایت حاصل ہو سکتی ہے)	مضمرات بحر رائق
۲۳	اور کافر شخص کو اپنے جیسے (یعنی کافر شخص) پر (نکاح کر دینے کی) ولایت حاصل ہو سکتی ہے	تبیین
۲۴	مرتد شخص کو نکاح کی ولایت حاصل نہیں ہے نہ کسی مسلمان پر، نہ کسی کافر پر اور اپنے جیسے کسی مرتد پر [۶]	بدائع
۲۵	فسق (نکاح کی) ولایت کے لئے مانع نہیں ہے [۷]	قاضیخان
۲۶	(و) جب (نکاح کے) ولی کو جنون مطبق ہو گیا (یعنی اس کا پاگل پن لگاتار ہو گیا) تو اس سے اس کی ولایت زائل قرار پائے گی (ب) اور اگر وہ جنون ایسا ہے کہ کبھی وہ جنون اسے ہو جاتا ہے اور کبھی اسے افاقہ ہو جاتا ہے تو اس سے اس کی ولایت (نکاح) زائل نہ ہو گی اور افاقہ کی حالت میں اس کے تصرفات نافذ قرار پائیں گے [۸]	ذخیرہ
۲۷	جنون مطبق (یعنی لگاتار جنون) کی مقدار امام ابو حنیفہ رح سے ایک روایت میں ایک مہینہ ہے اور اس حکم پر فتوی دیا جاتا ہے [۹]	ذخیرہ للکردری، بحر رائق

[۶] حکم نمبر ۱/۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [۷] اس حکم کے متعلق در مختار و رد المحتار میں ہے کہ جبتک کہ وہ متہتک نہ ہو اور حاصل یہ ہے کہ فسق اگرچہ ہمارے ہاں ولایت (نکاح) کی اہلیت سلب نہیں کرتا لیکن جب باپ متہتک ہو وہ اپنی ہتک سے لاپرواہ ہو تو اسکا نکاح کر دینا نافذ نہیں قرار پاتا لیکن بشرطِ مصلحت یہ حکم نہیں ہے یعنی پھر نافذ قرار پاتا ہے۔ یہ مفہوم ماخوذ از در مختار و رد المحتار ج ۲ ص ۳۲۱ حکم نمبر ۲۶/۳۴۹ ، ۳۸، ۷۰/۳۵۰ مع حواشی نیز ۷/۲۲ کا چوتھا حاشیہ ملاحظہ ہوں (مترجم) [۸] حکم نمبر ۲۷/۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [۹] حکم نمبر ۲۶/۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات شق نمبر	الباب الرابع فی الاولیاء — الاولیاء	حوالہ
۲۸-۳۴۹	واذا بلغ الابن معتوها او مجنونا تبقی ولایۃ الاب علیہ فی مالہ ونفسہ	کذا فی فتاوی قاضیخان
۲۹	وفی فتاوی ابی اللیث رحمہ اللہ رجل زوج ابنہ الکبیر امرأۃ فلم یجز حتی جن جنونا مطبقا فاجاز الاب ذلک النکاح یجوز وذکر الفقیہ ابوبکر رحمہ اللہ فی غیر ھذہ الصورۃ خلافا فقال الابن اذا بلغ عاقلا ثم جن اوعتہ فعلی قول ابی یوسف رحمہ اللہ لا تعود ولایۃ الاب قیاسا حتی لو تصرف فی مالہ او زوجہ امرأۃ لایجوز بل تعود الولایۃ الی القاضی وعلی قول محمد رحمہ اللہ الولایۃ الی الاب استحسانا قال الفقیہ ابوبکر البلخی رحمہ اللہ تعود ولایۃ الاب عند علماءنا الثلاثۃ رحمہ اللہ	کذا فی الذخیرۃ
۳۰	والاب اذا جن اوعتہ لا تثبت للابن الولایۃ فی مالہ وفی حق التزویج تثبت عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ وابی یوسف رحمہ اللہ	کذا فی الوجیز للکردری
۳۱	وھو الصحیح	ھکذا فی الغیاثیۃ
۳۲	واذا اجتمع للصغیر والصغیرۃ ولیان مستویان کالاخوین والعمین فایھما زوج جاز عندنا	کذا فی فتاوی قاضیخان
	سواء اجاز الآخر اوفسخ	کذا فی السراج الوھاج
	بخلاف الجاریۃ بین اثنین زوجھا احدھما لایجوز الا باجازۃ الآخر قال فی الفتاوی والجاریۃ بین الاثنین اذا جاءت بولد فادعیاہ حتی ثبت النسب من کل واحد منھما ینفرد کل واحد منھما بالتزویج	کذا فی السراج الوھاج
۳۳	زوجاھا علی التعاقب جاز الاول دون الثانی وان زوجھا کل واحد منھما من رجل آخر فوقعا معا اولم یعلم ایھما اول بطل العقدان	کذا فی فتاوی قاضیخان

ؔ العتہ کے مفہوم کے متعلق حاشیہ حسامی میں ہے کہ وہ ایسی آفت ہے جو عقل میں ایسا خلل ڈال دیتی ہے کہ اس شخص کا کلام مختلط ہو جاتا ہے اسکا بعض کلام عقلاء سے اور بعض کلام پاگلوں سے مشابہ ہوتا ہے اور اسکے دوسرے امور بھی یوں ہی ہوتے ہیں۔ ماخوذ از حاشیہ حسامی ص ۱۴۴ مؤلفہ مولینا حسام الدین محمد بن محمد بن عمر الاخسیکتی رحمہ اللہ

دفعات/شقی نمبر	چوتھا باب، ولی قرار پانے والوں کے احکام — ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۹-۲۸	جب (کسی کا) بیٹا بالغ ہوا تو وہ معتوہ[۱] (یعنی مدہوش) یا جنون کی حالت میں بالغ ہوا تو اسکی ذات اور مال پر اس کے باپ کی ولایت باقی رہے گی	قاضیخان
۲۹	(ل) فتاوی ابواللیث رح میں ہے کہ کسی آدمی نے اپنے بڑے (یعنی بالغ) بیٹے کا نکاح کسی عورت سے کیا اس بیٹے نے (ابھی) اس نکاح کی اجازت نہ دی تھی کہ وہ جنون مطبق میں مبتلا ہوگیا تو اس کے باپ نے اس نکاح کو جائز رکھا تو وہ نکاح جائز قرار پائے گا (ب) اور فقیہ ابوبکر رح نے اس صورت کے علاوہ ایک اور صورت میں (اس حکم سے) اختلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ لڑکا جب عاقل ہونے کی حالت میں بالغ ہوا پھر وہ مجنون یا مدہوش ہوگیا تو (اس صورت میں) امام ابو یوسف رح کے قول کے بموجب از روئے قیاس (اس کی) وہ ولایت باپ کو نہیں لوٹتی حتی کہ اگر اس (باپ) نے اس (بیٹے) کے مال میں تصرف کیا یا اس سے کسی عورت کا نکاح کیا تو جائز نہ قرار پائے گا بلکہ وہ ولایت قاضی (یعنی حاکم مجاز) کی طرف لوٹے گی اور امام محمد رح کے قول کے بموجب از روئے استحسان وہ ولایت باپ کی طرف لوٹتی ہے اور فقیہ ابوبکر المیدانی رح کا قول ہے کہ تینوں علماء (یعنی امام ابو حنیفہ رح، امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح) کے ہاں وہ ولایت باپ کو لوٹتی ہے	ذخیرہ
۳۰	(ل) جب کسی شخص کا باپ مجنون یا مدہوش ہوگیا تو (اس کے) بیٹے کے لئے اس کے مال میں تصرف کی ولایت ثابت نہ ہوگی (ب) اور نکاح کرانے میں امام ابو حنیفہ رح اور امام ابو یوسف رح کے ہاں بیٹے کے لئے ولایت ثابت ہوگی	وجیز الکردری
۳۱	اور یہی (مذکورہ) حکم صحیح ہے	غیاثیہ
۳۲	(ل) جب کسی چھوٹے (یعنی نابالغ) لڑکے اور چھوٹی (یعنی نابالغ) لڑکی کے برابر حق کے دو ولی جمع ہوجائیں مثلاً دو سگے بھائی اور دو چچے تو ہمارے ہاں ان میں سے جس نے بھی نکاح کردیا جائز ہے (ب) خواہ (مذکورہ صورت میں اس نکاح کو، دوسرے نے جائز قرار دیا یا فسخ کردیا (ج) بخلاف اس صورت کے جو باندی دو شخصوں میں مشترک ہو ان میں سے ایک نے اس کا نکاح کردیا تو دوسرے (شریک) کی اجازت کے بغیر (وہ نکاح) جائز نہ قرار پائے گا (د) الفتاوی میں ہے کہ ایسی باندی جو دو آدمیوں کے مابین مشترک ہو جب اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو ان دونوں (مالکوں) نے اس کی نسب کا دعوی کیا حتی ان دونوں میں سے ہر ایک کے ساتھ اس کی نسب ثابت قرار پائی تو (اس صورت میں) ان دونوں میں سے ہر ایک تنہا اس کا نکاح کر دینے کا مجاز ہوگا	قاضیخان، سراج وہاج، سراج وہاج
۳۳	(ل) (مذکورہ صورت میں) ان دونوں (ولیوں) نے اس (نابالغہ یا نابالغ) کا نکاح آگے پیچھے کیا تو پہلا نکاح جائز قرار پائیگا دوسرا نہیں (ب) اور اگر ان دونوں میں سے ہر ایک نے اسکا نکاح معاً (یعنی ایک ہی وقت میں) الگ الگ مرد سے کردیا یا یہ معلوم نہ ہوا کہ پہلا نکاح کونسا ہوا تو وہ دونوں نکاح باطل قرار پائیں گے[۲]	قاضیخان

[۱] حکم نمبر ۲۸/۳۴۹ کا حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [۲] جیسا کہ فتاوی قاضیخان علی ہامش عالمگیری عربی مطبوعہ مطبع الامیریہ مصر ج ا صفحہ ۳۵۶ میں ہے (مترجم)

دفعات وشق نمبر	الباب الرابع فی الاولیاء	حوالہ
	الاولیاء	
۳۴-۳۴۹	وان زوج الصغیر او الصغیرۃ ابعد الاولیاء فان کان الاقرب حاضرا وھو من اھل الولایۃ توقف نکاح الابعد علی اجازتہ وان لم یکن من اھل الولایۃ بان کان صغیرا او کان کبیرا مجنونا جاز وان کان الاقرب غائبا غیبۃ منقطعۃ جاز نکاح الابعد	کذا فی المحیط
۳۵	والامۃ اذا غاب مولاھا لیس للاقارب التزویج	کذا فی السراج الوھاج
۳۶	ثم قدر الغیبۃ بمسافۃ القصر وھو اختیار اکثر المتاخرین وعلیہ الفتوی و قال شمس الائمۃ السرخسی ومحمد بن الفضل رح الاصح انہ مقدر بفوات الکفء الحاضر الخاطب الی استطلاع رأیہ وھذا احسن	کذا فی التبیین
۳۷	وعلیہ الفتوی .	کذا فی جواھر الاخلاطی
۳۸	حتی لو کان مختفیا فی البلدۃ لا یوقف علیہ یکون غیبۃ منقطعۃ	کذا فی شرح مجمع البحرین
۳۹	فان کان الاقرب جوالا لا یوقف علی اثرہ او کان مفقودا لا یعرف مکانہ او مختفیا فی البلد لا یوقف علیہ قال القاضی الامام ابو الحسن علی السغدی یکون ھو بمنزلۃ الغائب غیبۃ منقطعۃ فان کان زوجھا الابعد ثم ظھر انہ کان مختفیا فی المصر جاز نکاح الابعد	کذا فی فتاوی قاضیخان
۴۰	ولو زوجھا الابعد حال قیام الاقرب حتی توقف علی اجازۃ الاقرب ثم غاب الاقرب وتحولت الولایۃ الی الابعد لا یجوز ذلک النکاح الذی باشرہ الابعد الا باجازۃ منہ بعد تحول الولایۃ الیہ	ھکذا فی الظھیریۃ
۴۱	واختلف مشائخنا فی ولایۃ الاقرب انھا تزول بالغیبۃ ام بقیت قال بعضھم انھا باقیۃ الا انہ حدث للابعد ولایۃ بغیبۃ الاقرب فتصیر کان لھا ولیین مستویین فی الدرجۃ کالاخوین والعمین وقال بعضھم	

ؔ۱ غیبت منقطعہ کے متعلق حکم نمبر ۳۶ تا ۳۹ / ۳۴۹ ملاحظہ ہوں (مترجم) ؔ۲ حکم نمبر ۳۴ / ۳۴۹ ، ۳۶ تا ۳۹ / ۳۴۹ ملاحظہ ہوں (مترجم)

تعداد شق نمبر	چوتھا باب، ولی قرار پانے والوں کے احکام — ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۹ - ۳۴	(و) اگر چھوٹے (یعنی نابالغ لڑکے) یا چھوٹی (یعنی نابالغ لڑکی) کا نکاح ابعد ولی (یعنی حقدار ہونے کی ترتیب کی رو سے دور کے ولی) نے کر دیا تو (اس کے متعلق حکم یہ ہے کہ) اگر اقرب ولی (یعنی حقدار ہونے کی ترتیب کی رو سے قریب کا ولی) حاضر تھا اور وہ ولی ہونے کا اہل تھا تو ابعد ولی کا نکاح کر دینا اقرب ولی کی اجازت پر موقوف ہوگا (ب) اور اگر اقرب ولی، ولی قرار پانے کا اہل نہ تھا مثلاً یہ کہ وہ (خود) نابالغ تھا یا وہ بالغ اور مجنون تھا تو ابعد ولی کا نکاح کر دینا، جائز ہے (ج) اور اگر اقرب ولی غائب تھا اور اسکی غیبت منقطعہ تھی تو ابعد ولی کا نکاح (کر دینا) جائز ہے ۱ھ	محیط
۳۵	جب کسی باندی کا آقا غائب ہو تو اقارب کو اسکا نکاح کر دینے کا اختیار نہیں ہے	سراج وہاج
۳۶	(و) پھر غیبت (منقطعہ) کی مقدار یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ اتنی مسافت پر ہو جس مسافت پر نماز کے قصر کا حکم لاگو ہوتا ہے اکثر متاخرین نے یہی حکم اختیار کیا ہے اور اسی حکم پر فتوی ہے (ب) اور شمس الائمہ السرخسیؒ اور محمد بن الفضلؒ کا قول یہ ہے کہ اصح حکم کے بموجب غیبت منقطعہ کی مقدار یہ ہے کہ اس غائب کی رائے حاصل کرنے تک موجودہ خاطب جو کفو ہے (یعنی نکاح کا پیغام دینے والا موجود شخص جو کفو قرار پاتا ہے) ہاتھ سے جاتا رہے گا، اور یہ قول زیادہ اچھا ہے ۲ھ	تبیین
۳۷	اور اسی (مذکورہ) حکم پر فتوی ہے	جواہر الاخلاطی
۳۸	حتی کہ (مذکورہ حکم کی بنا پر) اگر وہ (یعنی اقرب ولی اس شہر میں) اسطرح چھپا ہو کہ اسپر اطلاع نہیں ہوتی تو اس کی غیبت منقطعہ قرار پائے گی۔	شرح مجمع البحرین
۳۹	اور اگر اقرب ولی دورہ پر رہنے والا ہو اس کے اتا پتہ پر اطلاع نہ ہو یا وہ گمشدہ ہو اس کی جگہ معلوم نہ ہو یا وہ شہر میں اس طرح چھپا ہوا ہو کہ اس پر اطلاع نہ ہو تو (اس کے حکم کے متعلق) قاضی امام ابو علی سغدیؒ کا قول ہے کہ وہ بمنزلہ ایسے غائب کے قرار پائے گا جس کی غیبت منقطعہ ہے پس (اس صورت میں) اگر ابعد ولی نے نکاح کر دیا پھر واضح ہوا کہ وہ (اقرب ولی) شہر میں چھپا ہوا تھا تو ابعد ولی کا نکاح (کر دینا) جائز قرار پا گیا	قاضیخان
۴۰	اور اگر کسی عورت کا نکاح اس کے ابعد ولی نے کر دیا حالانکہ اس کا اقرب ولی موجود ہے حتی کہ (وہ نکاح) اقرب ولی کی اجازت پر موقوف ہوا پھر اقرب ولی غائب ہو گیا اور (اس نکاح کی) ولایت، اس ابعد ولی کی طرف منتقل ہوئی تو وہ نکاح جو اس ابعد ولی نے کیا تھا تب ہی جائز قرار پائے گا کہ اس ابعد ولی کی طرف ولایت منتقل ہونے کے بعد وہ ابعد ولی اس نکاح کی اجازت دے ۳ھ	ظہیریہ
۴۱	مشائخؒ نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے کہ اقرب ولی کی ولایت اس کے غائب ہو جانے سے زائل قرار پاتی ہے یا باقی رہتی ہے تو اس کے متعلق بعض مشائخؒ کا قول یہ ہے کہ وہ باقی رہتی ہے لیکن اقرب ولی کے غائب ہو جانے سے، ابعد ولی کے لئے ولایت پیدا ہو جاتی ہے پس ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا اسکے دو ولی ہیں جو درجہ میں مساوی	

۳ھ اور اس کی نظیر کے متعلق حکم نمبر ۱۳ ب / ۳۴۹ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات وشق نمبر	الباب الرابع فی الاولیاء الاولیاء	حوالہ
۳۴۹ -	تنزول ولایتہ وتنتقل الی الابعد وھو الاصح	کذا فی البدائع
۴۲	فلو زوجہا حیث ھو لا روایۃ فیہ و ینبغی ان لا یجوز لانقطاع ولایتہ	کذا فی محیط السرخسی
	وان زوجہا الاقرب حیث ھو اختلفوا فیہ والظاہر ھو الجواز	کذا فی فتاوی قاضیخان والظھیریۃ
۴۳	فان وقع عقد الاقرب والابعد معا فلا یجوز کلا ھما وکذلک اذا کان لا یدری السابق من اللاحق	ھکذا فی شرح الطحاوی
۴۴	وتبطل ولایۃ الابعد بمجیئ الاقرب لاما عقدہ لانہ حصل بولایۃ تامۃ	کذا فی التبیین
۴۵	واجمعوا ان الاقرب اذا عضل تنتقل الولایۃ الی الابعد	کذا فی الخلاصۃ
۴۶	غاب الولی او عضل او کان الاب او الجد فاسقا فللقاضی ان یزوجہا من کفء	کذا فی الوجیز للکردری
۴۷	لولی الصغیر والصغیرۃ ان ینکحہما وان لم یرضیا بذلک	کذا فی البرجندی
۴۸	سواء کانت بکرا او ثیبا	کذا فی العینی شرح الکنز

لے حکم نمبر ۴۲ تا ۴۴/۳۴۹ نیز ۱، ۳، ۴، ۵/۳۴۹ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) لے حکم نمبر ۴۲/۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) لے حکم نمبر ۴۲/۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) لے حکم نمبر ۲۵/۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) لے حکم نمبر ۴۷ تا ۱ا/۳۴۹ نیز ۱، ۳، ۴، ۵/۳۴۹ مع حواشی

دفعات/نمبر	چوتھا باب۔ ولی قرار پانے والوں کے احکام — ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۹-	ہیں جس طرح کہ دو بھائی اور دو چچے (ولی ہونے میں مساوی ہوں) اور بعض کا قول یہ ہے کہ وہ (یعنی اقرب ولی کی ولایت) زائل قرار پاتی ہے اور وہ ابعد ولی کی طرف منتقل ہو جاتی ہے اور یہی حکم اصح ہے	بدائع
۴۲	(الف) پھر اگر (مذکورہ صورت میں یعنی اقرب ولی کے غائب ہونے کی صورت میں) اس اقرب ولی نے اس عورت کا نکاح وہیں سے کر دیا جہاں وہ تھا تو اس کے حکم کے متعلق کوئی روایت (منقول) نہیں ہے اور اس کا حکم یہ ہونا چاہیے کہ وہ نکاح کر دینا جائز نہ قرار پائے اس لئے کہ اس کی ولایت منقطع ہو گئی ہے	محیط سرخسی
	(ب) اور اگر (مذکورہ صورت میں یعنی اقرب ولی کے غائب ہونے کی صورت میں) اس اقرب ولی نے اس عورت کا نکاح وہیں سے کر دیا جہاں وہ تھا تو اس کے حکم کے متعلق مشائخ رحمہ نے اختلاف کیا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ وہ نکاح جائز ہے ۱ھ	قاضیخان، ظہیریہ
۴۳	(الف) پھر اگر (مذکورہ صورت میں یعنی اقرب ولی کے غائب ہونے کی صورت میں) اقرب ولی کا (وہیں سے) نکاح کر دینا اور ابعد ولی کا نکاح کر دینا معاً (یعنی ایک ہی وقت میں) واقع ہوا تو (اس صورت میں بطور ولی ہونے کے) وہ دونوں نکاح جائز نہ قرار پائیں گے (ب) اور یہی حکم اس صورت میں ہے کہ جب پہلے واقع ہونے والا اور بعد میں واقع ہونے والا نکاح معلوم نہ ہو سکے ۲ھ	شرح طحاوی
۴۴	(ولایت نکاح میں) اقرب ولی کے آجانے سے ابعد ولی کی ولایت باطل قرار پاتی ہے اور جو نکاح اس ابعد ولی نے (اس اقرب ولی کے غائب ہونے کی حالت میں) کر دیا تھا وہ باطل نہ ہوگا اس لئے کہ وہ نکاح پوری ولایت ہونے کی حالت میں ہوا ہے ۳ھ	تبیین
۴۵	اس پر اجماع ہے کہ اقرب ولی نے جب نکاح ہی سے منع کر دیا تو نکاح کی ولایت، ابعد ولی کی طرف منتقل ہو جائے گی	خلاصہ
۴۶	اگر (کسی عورت کا) ولی غائب ہو گیا یا اس نے نکاح میں سے منع کر دیا یا (اس عورت کا) باپ یا دادا فاسق ہو گئے تو قاضی (یعنی حاکم مجاز) کو اختیار حاصل ہے کہ وہ اس عورت کا نکاح اس کی کفو میں کر دے ۴ھ	وجیز للکردری
۴۷	چھوٹے (یعنی نابالغ لڑکے) اور چھوٹی (یعنی نابالغ لڑکی) کے ولی کو اختیار حاصل ہے کہ وہ ان کا نکاح کر دے خواہ وہ اس پر راضی نہ ہوں ۵ھ	برجندی
۴۸	اور (مذکورہ صورت میں) خواہ وہ لڑکی باکرہ ہو یا ثیبہ (یعنی کنواری ہو غیر کنواری ہو) حکم برابر ہے ۶ھ	عینی شرح کنز

ملاحظہ ہوں (مترجم)، ۶ھ حکم نمبر ۴۷/۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات و شق نمبر	الباب الرابع فی الاولیاء — الاولیاء	حوالہ
۳۴۹-۴۹	المعتوہ والمعتوھۃ والمجنون والمجنونۃ کالصغیر والصغیرۃ فللولی انکاحھما اذا کان الجنون مطبقا	کذا فی النھر الفائق
۵۰	واذا زوج غیر الاب والجد الصغیرۃ فالاحتیاط ان یعقد مرتین مرۃ بمھر مسمی ومرۃ بغیر مھر المسمی لامرین احدھما انہ لو کان فی التسمیۃ نقصان لایصح النکاح الاول ویصح الثانی بمھر المثل والثانی ان الزوج لو کان حلف بطلاق امرأۃ یتزوجھا بلفظ ان اتزوج او بلفظۃ کل امرأۃ اتزوجھا ینعقد الثانی بمھر المثل وتحل وان کان ابا او جدا فکذلک عند ابی یوسف رح ومحمد رح وعند ابی حنیفۃ رح للوجہ الثانی	کذا فی التجنیس والمزید
۵۱	فان زوجھما الاب والجد فلا خیار لھما بعد بلوغھما وان زوجھما غیر الاب والجد فلکل واحد منھما الخیار اذا بلغ ان شاء اقام علی النکاح وان شاء فسخ وھذا عند ابی حنیفۃ رح ومحمد رح ویشترط فیہ القضاء بخلاف خیار العتق	کذا فی الھدایۃ
۵۲	فان اختار الصغیر والصغیرۃ الفرقۃ بعد البلوغ فلم یفرق القاضی بینھما حتی مات احدھما توارثا ویحل للزوج ان یطاءھا مالم یفرق القاضی بینھما	کذا فی المبسوط
۵۳	وان زوج القاضی او الامام یثبت الخیار ھو الصحیح وعلیہ الفتوی	کذا فی الکافی

۱؎ جنونِ مطبق کے متعلق حکم نمبر ۲۷/۳۴۹ نیز حکم ۲۸۰، ۲۷/۳۴۹ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۲؎ مثلاً کوئی باندی کسی کے نکاح میں تھی پھر وہ آزاد کردی گئی تو اسے اختیار حاصل ہوگا کہ وہ اس نکاح کو قائم رکھے یا اسے فسخ کردے اور اس کے فسخ کے لئے قضا قاضی

دفعات/شق نمبر	چوتھا باب، ولی قرار پانے والوں کے احکام — ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۹-۴۹	(ولایت نکاح میں) مدہوش مرد اور مدہوشہ عورت، مجنون مرد اور مجنونہ عورت، نابالغ لڑکے اور نابالغ لڑکی کی طرح ہیں پس ان کے ولی کو ان کا نکاح کر دینے کا اختیار حاصل ہے جبکہ وہ جنون مطبق ہو۔[1]	نہر فائق
۵۰	(ل) جب نابالغ لڑکی کا نکاح، باپ اور دادا کے علاوہ کسی (ولی) نے کر دیا تو (اس صورت میں) احتیاط یہ ہے کہ وہ عقد نکاح (بایں طور) دو بار کرے کہ ایک بار مہر مسمی پر (یعنی مقرر حق مہر جسے بیان کر دیا گیا ہو) اور دوسری دفعہ مہر مسمی کے بغیر اور ایسا کرنا دو امر کی وجہ سے ہے (۱) ایک یہ کہ اگر مہر مسمی میں (مہر مثل سے) کچھ کمی ہوگئی تو (اس صورت میں) پہلا نکاح (یعنی مہر مسمی پر نکاح) صحیح نہ قرار پائے گا اور دوسرا نکاح (یعنی مہر مسمی کے بغیر نکاح) مہر مثل پر صحیح قرار پائے گا (۲) دوسرے یہ کہ اگر (بالفرض) شوہر نے یہ قسم کھائی ہو کہ جس عورت سے وہ نکاح کرے اسے طلاق ہے اور (اس میں) اس نے یہ لفظ کہا ہو کہ "ان اتزوجها" (یعنی اگر اس عورت سے نکاح کروں) یا اس نے یہ لفظ کہا ہو کہ "کل امرأة اتزوجها" (یعنی ہر وہ عورت جس سے میں نکاح کروں) تو دوسرا نکاح (یعنی مہر مسمی کے بغیر نکاح) مہر مثل پر صحیح قرار پائے گا اور (پہلے نکاح سے یعنی مہر مسمی پر نکاح سے) اس کی قسم پوری ہو جائے گی (ب) اور اگر وہ (یعنی اس نابالغہ کا نکاح کر دینے والا) باپ یا دادا ہو تو بھی امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح کے ہاں یوں ہی حکم ہے اور امام ابو حنیفہ رح کے دوسرے امر کی وجہ سے یونہی حکم ہے	تجنیس، مزید
۵۱	پھر اگر (مذکورہ صورت میں) ان دونوں (یعنی نابالغ لڑکے اور نابالغ لڑکی) کا نکاح باپ یا دادا نے کیا تو ان دونوں کو بالغ ہونے کے بعد (نکاح فسخ کرنے کا) اختیار نہ ہوگا اور اگر ان دونوں کا نکاح باپ یا دادا کے علاوہ کسی (ولی) نے کیا تو ان دونوں میں سے ہر ایک کو بالغ ہونے پر یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ چاہے تو اس نکاح کو قائم رکھے اور چاہے تو اسے فسخ کر دے یہ حکم امام ابو حنیفہ رح اور امام محمد رح کے ہاں ہے اور اس میں (یعنی خیار بلوغ سے نکاح فسخ کرنے میں) قضا قاضی (یعنی حاکم مجاز کا فیصلہ) شرط ہے اور خیار عتق میں (یعنی آزاد ہونے کے خیار میں) یہ (شرط) نہیں ہے۔[2]	ہدایہ
۵۲	پس اگر (مذکورہ صورت میں) اس نابالغ لڑکے یا نابالغ لڑکی نے بالغ ہونے پر (اس نکاح سے) علیحدہ ہونا اختیار کیا اور قاضی (یعنی حاکم مجاز) نے ان میں ابھی علیحدگی کا حکم نہ کیا تھا کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کی وفات ہوگئی تو وہ ایک دوسرے کے وارث قرار پائیں گے اور جب تک قاضی ان میں علیحدگی کا حکم نہ کرے اس خاوند کے لئے اس بیوی سے وطی حلال ہوگی۔	مبسوط
۵۳	اگر (مذکورہ صورت میں اس نابالغ اور نابالغہ کا) وہ نکاح قاضی (یعنی حاکم مجاز) یا امام (یعنی امیر المسلمین) نے کر دیا تو خیار بلوغ ثابت ہوگا یہی حکم صحیح ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔	کافی

شرط نہیں ہے۔ حکم نمبر ۵۶، ۵۸، ۶۳، ۶۶ / ۳۴۹ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات/شق نمبر	الباب الرابع فی الاولیاء — الاولیاء	حوالہ
٣٤٩-٥٤	سئل القاضی بدیع الدین رح عن صغیرة زوجت نفسها من کفء ولا ولی لها ولا قاضی فی ذلك الموضع قال ینعقد ویتوقف علی اجازتها بعد بلوغها	کذا فی التاتارخانیة
٥٥	واذا زوجت الصغیرة نفسها فاجاز الاخ الولی جاز ولها الخیار اذا بلغت	کذا فی محیط السرخسی
٥٦	ویبطل هذا الخیار فی جانبها بالسکوت اذا کانت بکرا ولا یمتد الی آخر المجلس حتی لو سکتت کما بلغت وهی بکر بطل الخیار وان کانت ثیبا فی الاصل او کانت بکرا الا ان الزوج قد بنی بها ثم بلغت عند الزوج لا یبطل خیارها بالسکوت ولا بقیامها عن المجلس وانما یبطل خیارها اذا رضیت بالنکاح صریحا او یوجد منها فعل یستدل به علی الرضا کالتمکین من الجماع او طلب النفقة او ما اشبه ذلك اما لو اکلت طعامه او خدمته کما کانت فهی علی خیارها واذا علمت بالعقد ساعة ما بلغت لکن جهلت بثبوت الخیار فسکتت بطل خیارها اما اذا لم تعلم بالعقد ساعة ما بلغت کان لها الخیار اذا علمت واذا بلغت وسألت عن اسم الزوج او عن المهر المسمی او سلمت علی الشهود بطل خیار البلوغ	کذا فی المحیط
٥٧	ولو اجتمع لها حقان الشفعة وخیار البلوغ تقول اطلب الحقین ثم تبدأ فی التفسیر باختیار النفس	کذا فی السراج الوهاج
٥٨	ولا یبطل خیار الغلام ما لم یقل رضیت او یجیء منه ما یعلم انه رضی ولا یبطل بالقیام فی حق الغلام وانما یبطل بالرضا	هکذا فی الهدایة

[1] درمختار وردالمحتار میں ہے کہ اسکے چپ رہنے کی صورت میں خیار بلوغ کا باطل ہونا تب ہے کہ وہ چپ ہونا اختیاری ہو اور اسے اصل نکاح کا علم ہوا اور اگر اسے اس وقت چھینک یا کھانسی آگئی اور جب وہ رفع ہوئی تو اس نے کہا کہ میں اس نکاح پر راضی نہیں ہوں تو اگر اس نے متصلاً یوں کہا تو اس کا رد کرنا (یعنی اس نکاح کو فسخ کرنا) جائز قرار پائے گا مفہوم ماخوذ از درمختار وردالمحتار ج ۲ صفحہ ۳۳۵ اور اسکی نظیر کے متعلق حکم نمبر ٧٩، ٨٥، ١١١/٣٤٩ ، ٥٢/٣٥٠ ملاحظہ ہوں نیز حکم نمبر ٥٦ تا ٧١/٣٤٩ مع حاشیہ ملاحظہ ہوں (مترجم) [2] درمختار وردالمحتار میں ہے کہ اگر اس عورت نے جماع پر جبر کا دعوی کیا تو بنا برظاہر اسکی تصدیق کی جائیگی مفہوم ماخوذ از درمختار وردالمحتار ج ۲ صفحہ ۳۳۷ اور اسکی نظیر کے متعلق ١٠٩/٣٤٩ ملاحظہ ہو (مترجم)، [3] جیساکہ درمختار وردالمحتار میں ہے کہ کوئی ایسا فعل جو اسکی رضا پر دلالت کرے مثلاً بوسہ اور مس کرنا مفہوم ماخوذ از درمختار ردالمحتار

دفعات متن نمبر	چوتھا باب ۔ ولی قرار پانے والوں کے احکام۔ ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۹-۵۴	قاضی بدیع الدین ؒ سے اس نابالغہ لڑکی کے متعلق سوال کیا گیا جس نے اپنا نکاح کفو میں کیا اس کا کوئی ولی نہیں اور وہاں قاضی (یعنی حاکم مجاز) بھی نہیں تو آپ نے فرمایا کہ وہ نکاح منعقد قرار پائے گا البتہ وہ نکاح اس لڑکی کے بالغ ہونے کے بعد اس کی اجازت پر موقوف ہوگا	تتارخانیہ
۵۵	جب کسی نابالغہ لڑکی نے اپنا نکاح کیا تو اس کے ولی نے جو اس کا بھائی ہے اس نکاح کو جائز رکھا تو وہ نکاح جائز ہے اور اس لڑکی کے لئے خیار بلوغ حاصل ہے	محیط سرخسی
۵۶	(ا) اور یہ اختیار (یعنی خیار البلوغ) جو اس نابالغہ کو حاصل ہے اس کے باکرہ ہونے کی صورت میں (اس کے بالغ ہونے پر) اس کے خاموش رہنے سے باطل قرار پائے گا اور آخر مجلس تک لمبا نہ ہوگا حتی کہ اگر وہ باکرہ تھی اور بالغ ہونے پر چپ رہی تو اس کا خیار البلوغ باطل ہو جائے گا [1] (ب) اور اگر وہ دراصل ثیبہ تھی یا وہ باکرہ تھی (البتہ اس کے خاوند نے اسی سے وطی کی تھی پھر وہ خاوند کے ہاں بالغہ ہوئی) تو (ان صورتوں میں) اس کا خیار بلوغ چپ رہنے پر باطل نہ ہوگا اور نہ اس مجلس سے اس کے اُٹھ کھڑا ہونے سے باطل ہوگا البتہ اس کا خیار بلوغ تب باطل ہوگا جبکہ وہ عورت صریحا اس نکاح پر راضی ہو یا اس سے کوئی ایسا فعل پایا جائے جو اس کی رضا پر دلالت کرے مثلا شوہر کو جماع کرنے دینا [2] یا اس سے نفقہ طلب کرنا یا اس کی مانند کوئی اور فعل کرنا [3] البتہ اگر (اس صورت میں) اس عورت نے شوہر کا کھانا کھالیا یا اس کی خدمت کی جیسا کہ وہ پہلے کرتی تھی تو وہ عورت اپنے اختیار پر ہے (ج) اور اگر بالغ ہوتے وقت اس باکرہ عورت کو اس نکاح کا علم تھا لیکن اسے خیار بلوغ ثابت ہونے کا علم نہ تھا پس وہ چپ رہی تو اس کا خیار بلوغ باطل ہوگیا مگر جب بالغ ہوتے وقت اسے اس نکاح کا علم نہ تھا تو جب اسے (اس نکاح کا) علم ہوگا اسے خیار بلوغ ثابت ہوگا (د) اور جب وہ (باکرہ) عورت بالغ ہوئی تو اس نے خاوند کا نام دریافت کیا یا مہر مسمی پوچھا یا گواہوں کو سلام کیا تو اس کا خیار بلوغ باطل ہوگیا [4]	محیط
۵۷	اگر اس (مذکورہ) عورت کو (بالغ ہونے پر) دو حق جمع ہوں شفعہ کا حق اور خیار البلوغ کا حق تو وہ یوں کہے گی کہ میں دونوں حق طلب کرتی ہوں پھر وہ دونوں کی تفسیر بیان کرنے میں خیار نفس پہلے بیان کرے [5]	سراج وہاج
۵۸	اور (مذکورہ صورت میں) نابالغ لڑکے کے خیار البلوغ کا حق باطل نہیں ہوتا جبتک کہ وہ یوں نہ کہے کہ میں راضی ہوگیا یا اس سے ایسا امر پایا جائے جس سے معلوم ہو جائے کہ وہ راضی ہوگیا ہے اور اس لڑکے کے حق میں (اس مجلس سے) اُٹھ کھڑا ہونے سے اس کا خیار البلوغ باطل نہیں ہوتا البتہ اس نکاح پر راضی ہونے سے اس کا خیار البلوغ باطل ہو جاتا ہے	ہدایہ

ج ۲ ص ۳۳۷ (مترجم) [4] اس صورت میں باکرہ کے خیار بلوغ کے متعلق درمختار و رد المحتار ج ۲ ص ۳۳۵، ص ۳۳۶ میں اختلافات پر مشتمل خاصی بحث بھی مذکور ہے نیز اس کی نظیر کے متعلق حکم نمبر ۹۴/۳۴۹ ملاحظہ ہو (مترجم)

[5] جیسا کہ درمختار و رد المحتار میں ہے کہ خیار بلوغ سے ابتدا اس لئے کہ یہ امر دینی ہے اور لکھا ہے کہ وہ دونوں حق اکٹھے طلب کرنا ان کے سقوط کے لئے مانع ہے نیز لکھا ہے کہ ثیبہ کا خیار بلوغ چونکہ ممتد ہو سکتا ہے لہذا وہ خیار شفعہ سے ابتدا کرے۔ مفہوم ماخوذ از درمختار و رد المحتار ج ۲ ص ۳۳۶ (مترجم)

دفعات شق نمبر	الباب الرابع فی الاولیاء الاولیاء	حوالہ
۳۴۹-۵۹	واذا ادرکت بالحیض لا بأس بان تختار نفسها مع رؤیة الدم وان رأت الدم فی اللیل تقول فسخت النکاح وتشهد اذا اصبحت وتقول انما رأیت الدم الآن لانها لا تصدق ان تقول رأیت الدم فی اللیل وفسخت	ذکرہ فی مجموع النوازل
	قال رضی اللہ عنه وان کان هذا کذبا لکن الکذب فی بعض المواضع مباح	کذا فی الخلاصة
۶۰	قال هشام رح سألت محمداً عن الصغیرة التی زوجها عمها اذا حاضت فقالت الحمدللہ قد اخترت فهی علی خیارها فان بعثت خادمها حین حاضت تدعو الشهود لتشهدهم فلم تقدر علی الشهود وهی فی موضع منقطع عن الناس فمکثت ایاما لا تقدر علی الشهود قال الزمها النکاح ولم یجعل هذا عذرا	کذا فی المحیط
۶۱	ابن سماعة رح عن محمد رح اذا اختارت نفسها واشهدت علی ذلك ولم تتقدم الی القاضی شهرین نهی علی خیارها مالم تمکنه من نفسها	کذا فی الذخیرة
۶۲	ولو وقع الاختلاف فی خیار البلوغ فقالت المرأة اخترت نفسی ورددت النکاح کما بلغت وقال الزوج لا بل سکتت وسقط خیارک فالقول قول الزوج	کذا فی المحیط

؎ جیساکہ درمختار اور ردالمحتار میں ہے اور لکھا ہے کہ یہ کذب محض نہیں ہے، اس لئے کہ فعل ممتد ہے اس کے دوام کی وجہ سے اس پر ابتدا کا حکم کیا جاسکتا ہے اور یہ احیاء حق کیلئے تعریض ہے کہ اس نے بلغت الآن (یعنی میں اب بالغ ہوئی) کہکر الآن بالغة (یعنی اب میں بالغ ہوں) مراد لیا ہے اور تعریض کرنا یعنی متکلم کا اپنے کلام میں متبادر کے خلاف معنی مراد لینا، کذب محض سے اولیٰ ہے اور لکھا ہے کہ اگر اس عورت سے سوال ہو کہ تو کب بالغ ہوئی تو وہ یوں کہے کہ جونہی میں بالغ ہوئی ہوں میں نے نکاح توڑ دیا، اسلئے کہ اگر وہ یوں کہے کہ میں اس سے قبل بالغ ہوئی اور میں نے نکاح توڑ دیا تو فقہا اسکی تصدیق نہ کریں گے اور یہ اسلئے کہ خیار بلوغ میں اپنا اختیار استعمال کرنے کے لئے گواہی شرط نہیں ہے لیکن اسے ثابت کرنے کے لئے گواہی شرط ہے مفہوم فی الجملہ ماخوذ از درمختار ردالمحتار ج ۲ ص ۳۳۶ (مترجم) ؎ جیساکہ

دفعات شق نمبر	چوتھا باب۔ ولی قرار پانے والوں کے احکام / ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۹-۵۹	(ا) اور جب وہ (یعنی مذکورہ) عورت حیض آنے سے بالغ ہوئی تو وہ خون دیکھتے ہی اپنے اختیار کو حاصل کرے تو کوئی حرج نہیں ہے اور اگر اس نے وہ خون رات کو دیکھا تو کہے کہ میں نے نکاح فسخ کیا اور جب صبح ہو تو گواہ کرلے اور یوں کہے کہ میں نے اب (حیض کا) خون دیکھا ہے (یعنی میں اب بالغ ہوگئی ہوں) اس لئے کہ اگر وہ یوں کہے کہ میں نے رات کو خون دیکھا ہے اور میں نکاح فسخ کرتی ہوں تو (قضاءً) اس کی تصدیق نہ کی جائے گی	مجموع النوازل
	(ب) شیخ اللہ تعالےٰ ان سے راضی ہو، نے فرمایا کہ اگرچہ اس عورت کا یوں کہنا (کہ میں نے اب خون دیکھا ہے کذب ہے (مطابق واقعہ نہیں ہے کیونکہ اس نے خون رات کو دیکھا ہے) لیکن بعض جگہ کذب مباح قرار پاتا ہے ۱ھ	خلاصہ
۶۰	ہشام کہتے ہیں کہ میں نے امام محمدؒ سے اس نابالغہ لڑکی کے بارے میں دریافت کیا جس کا نکاح اس کے چچا نے کیا تھا جب (بالغ ہونے پر) اسے حیض آیا تو اس نے کہا الحمد للہ میں نے اپنے لئے اختیار حاصل کیا تو وہ اپنے اختیار پر ہے۔ پھر اگر اس نے حیض آنے پر اپنا خادم گواہوں کو بلانے بھیجا تاکہ وہ عورت انہیں (اپنے اختیار پر) گواہ کرلے تو اس عورت کو گواہ نہ ملے اور ایسی جگہ تھی جہاں لوگ نہ ملتے تھے پس وہ کئی دن اسی حالت میں رہی کہ اسے گواہ نہ مل سکے تو (اس کے حکم کے متعلق) امام محمدؒ نے فرمایا کہ میں اس عورت کے لئے وہ (سابقہ) نکاح لازم قرار دوں گا اور آپ نے اس (صورت حال) کو مقبول عذر نہیں قرار دیا ۲ھ	محیط
۶۱	ابن سماعۃؒ نے امام محمدؒ سے روایت کیا ہے کہ جب اس نے (یعنی نابالغہ نے بالغ ہونے پر) اپنے لئے اختیار حاصل کیا اور اس پر گواہ کرلئے اور پھر (مثلاً) اس نے دو ماہ تک قاضی (یعنی حاکم مجاز) کے ہاں یہ مقدمہ پیش نہ کیا تو وہ اپنے اختیار پر ہے جبتک کہ اس نے اپنے اس شوہر کو اپنے پر (جماع کا) قابو نہ دیا ہو ۳ھ	ذخیرہ
۶۲	اگر خیار بلوغ کے (اختیار کرنے نہ کرنے کے) متعلق اختلاف واقع ہوگیا پس عورت نے کہا کہ میں نے بالغ ہوتے ہی اپنے لئے اختیار حاصل کیا اور وہ (سابقہ) نکاح رد کر دیا اور شوہر نے کہا کہ ایسا نہیں ہوا بلکہ تو چپ رہی اور تیرا وہ اختیار ساقط ہوچکا ہے تو (اس صورت میں) شوہر کے قول کا اعتبار ہوگا ۴ھ	محیط

ردالمحتار میں بحوالہ جامع الفصولین لکھا ہے کہ وہ (مذکورہ) عورت بالغ ہوئی اور اس نے کہا کہ الحمد للہ میں نے اختیار حاصل کیا تو وہ اپنے اختیار پر ہے اور چاہیے کہ وہ بالغ ہونے کے فوراً بعد یہ کہے کہ میں نے اختیار حاصل کیا اور نکاح توڑ دیا۔ مفہوم ماخوذ از ردالمحتار ج ۲ ص ۳۳۵۔ حکم نمبر $\frac{۵۶}{۳۴۹}$ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۳ھ حکم نمبر $\frac{۵۱، ۵۶}{۳۴۹}$ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۴ھ ۵ھ اور اس کی نظیر کے متعلق حکم نمبر $\frac{۱۰۸}{۳۴۹}$ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات وشق نمبر	الاولیاء — الباب الرابع فی الاولیاء	حوالہ
۳۴۹-۶۳	الصغیر والصغیرۃ المرقوقان اذا زوجهما المولیٰ ثم اعتقهما ثم بلغا فانه لایثبت لهما خیار البلوغ لان خیار العتق یغنی عنه حتی لو اعتق امته الصغیرۃ اولا ثم زوجهما[1] ثم بلغت فان لها خیار البلوغ کما ذکرہ الاسبیجابی رح	کذا فی البحر الرائق
۶۴	ارتد مسلم و لحق بدار الحرب وخلف امرأته وابنته الصغیرۃ فی دار الاسلام وزوج العم الجاریة مسلما فالنکاح جائز ولها الخیار اذا بلغت فان لم تبلغ حتی لحقت الام والبنت والزوج مرتدین بدار الحرب فالنکاح بحاله فان سبی الکل واسلموا فان الجاریة والام مملوکتان والزوج والاب حران فان بلغت الجاریة لاخیار لها و لها خیار العتق اذا اعتقت	کذا فی محیط السرخسی
۶۵	ثم الفرقة بخیار البلوغ لیست بطلاق لانها فرقة یشترک فی سببها الرجل والمرأۃ	کذا فی السراج الوهاج
۶۶	وکذا الفرقة بخیار العتق لیست طلاق	کذا فی السراج الوهاج
۶۷	بخلاف المخیّرۃ	کذا فی السراج الوهاج
۶۸	(والضابطة) ان کل فرقة جاءت من قبل المرأۃ لا بسبب الزوج فهی فسخ کخیار العتق والبلوغ وکل فرقة جاءت من قبل الزوج فهی طلاق کالایلاء والجب والعنة	کذا فی النهر الفائق
۶۹	واذا وقعت الفرقة بخیار البلوغ ان لم یکن الزوج دخل بها فلا مهر لها وقعت الفرقة باختیار الزوج او باختیار المرأۃ وان کان دخل بها فلها المهر کاملا وقعت الفرقة باختیار الزوج او باختیار المرأۃ	کذا فی المحیط

[1] فتاوی عالمگیری عربی مطبوعہ مطبع الامیریہ مصر میں "ثم زوجهما" ہی درج ہے یعنی پھر اس نے ان دونوں کا نکاح کردیا واللہ اعلم ممکن ہے یہاں کتابت کا سہو ہوا اور اصل عبارت "ثم زوجها" ہو یعنی پھر اس نے نابالغہ باندی کا نکاح کردیا جیسا کہ ماقبل ومابعد اسی کا قرینہ ہے واللہ اعلم بالصواب۔ بہرحال اس صورت میں خیار بلوغ کے مسئلہ کا حکم واضح ہے (مترجم) [2] ارتداد اور مرتد کے احکام کے متعلق حکم نمبر ۴۹۰ تا ۴۹۳ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، [3] حکم نمبر ۴۷، ۶۵ تا ۷۱ / ۳۴۹ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [4] ایلاء کے متعلق حکم نمبر ۱ / ۳۴۸ کا حاشیہ ملاحظہ ہو اور عنین (یعنی نامرد) ہونے

دفعات شق نمبر	چوتھا باب ۔ ولی قرار پانے والوں کے احکام — ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۹-۱۲-۳	جب نابالغ غلام لڑکے یا نابالغہ باندی لڑکی کا نکاح ان کے آقا نے کردیا پھر اس نے ان دونوں کو آزاد کر دیا پھر وہ دونوں بالغ ہوئے تو ان کے لئے خیار بلوغ ثابت نہ ہوگا اس لئے خیار عتق (یعنی آزاد ہونے پر حاصل شدہ اختیار) اسے خیار بلوغ سے بے نیاز کر دیتا ہے حتیٰ کہ اگر اس نے اپنی نابالغہ باندی کو پہلے آزاد کر دیا پھر اس نے ان دونوں کا نکاح کر دیا پھر وہ نابالغہ باندی بالغہ ہوئی تو اس کے لئے خیار بلوغ ہوگا جیسا کہ امام اسبیجابی رحؒ نے ذکر کیا ہے	بحر رائق
۶۴	(ا) کوئی مسلم شخص (العیاذ باللہ) مرتد ہو کر دار الحرب جا ملا اور اپنی بیوی اور نابالغ لڑکی دار الاسلام چھوڑ گیا (اس لڑکی کے) چچا نے اس لڑکی کا نکاح کسی مسلمان سے کر دیا تو وہ نکاح جائز ہے اور اس لڑکی کے لئے خیار بلوغ حاصل ہے (ب) پھر وہ لڑکی (ابھی) بالغ نہ ہوئی تھی کہ اس کی ماں، وہ لڑکی اور اس کا خاوند (بھی) مرتد ہو کر دار الحرب جا ملے تو وہ نکاح بحال رہے گا (ج) پھر اگر وہ سبھی قید کر لائے گئے اور وہ اسلام لے آئے تو وہ لڑکی اور اس کی ماں مملوکہ ہوں گی اور (اس لڑکی کا) شوہر اور باپ آزاد قرار پائیں گے پس (اس صورت میں) اگر وہ لڑکی بالغ ہوئی تو اسے خیار بلوغ حاصل نہ ہوگا البتہ جب وہ آزاد کی گئی تو اسے خیار عتق حاصل ہوگا ۲ھ	محیط سرخسی
۶۵	پھر یہ واضح ہو کہ خیار بلوغ کی وجہ سے جو علیحدگی ہوتی ہے وہ طلاق قرار نہیں پاتی اس لئے کہ اس کے سبب میں مرد اور عورت دونوں شریک ہیں ۳ھ	سراج وہاج
۶۶	اسی (مذکورہ حکم کی) طرح، خیار عتق کی وجہ سے علیحدگی بھی طلاق قرار نہیں پاتی	سراج وہاج
۶۷	اور (مذکورہ حکم) کے خلاف مخیّرہ عورت کا حکم ہے (یعنی وہ عورت جسے خاوند نے طلاق کا اختیار دیا ہو اور اس نے اس اختیار کو استعمال کر کے اپنے آپ کو طلاق دے دی ہو تو یہ علیحدگی طلاق قرار پاتی ہے	سراج وہاج
۶۸	اور ان احکام (مذکورہ ۶۵ تا ۶۷ / ۳۴۹) میں قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ علیحدگی جو عورت کی جانب سے ہو خاوند (کی طرف) کے سبب سے نہ ہو تو وہ علیحدگی اس نکاح کا فسخ ہے جیسا کہ خیار عتق اور خیار بلوغ ۔ اور ہر وہ علیحدگی جو خاوند کی جانب سے پیدا ہو تو وہ طلاق ہے جیسا کہ ایلاء کرنے، مجبوب (یعنی ذکر کٹا ہونے) اور عنین (یعنی نامرد ہونے) کے سبب سے علیحدگی ہو ۴ھ	نہر فائق
۶۹	جب خیار بلوغ سے علیحدگی ہو تو اگر اس کے خاوند نے اس عورت سے دخول نہ کیا تھا تو اس عورت کے لئے کوئی مہر نہیں ہے خواہ وہ علیحدگی خاوند کے خیار بلوغ سے واقع ہوئی ہو یا عورت کے خیار بلوغ سے واقع ہوئی ہو اور اگر اس خاوند نے اس سے دخول کیا تھا تو اس عورت کیلئے پورا مہر ہوگا خواہ وہ علیحدگی خاوند کے خیار بلوغ سے واقع ہوئی ہو یا عورت کے خیار بلوغ سے واقع ہوئی ہو	محیط

کے احکام فتاوی عالمگیری کی بحث ۸ کے باب ۱۲ میں ہیں (مترجم)

دفعات وشق نمبر	الباب الرابع فی الاولیاء	حوالہ
۳۴۹-۷۰	معتوهة زوجها غير الاب والجد ثم عقلت فلها الخيار وان زوجها ابوها اوجدها ثم عقلت فلا خيار لها	كذا فى محيط السرخسى
۷۱	ولو زوجها الابن فهو كالاب بل اولى	كذا فى الخلاصة
۷۲	واختلفوا فى وقت الدخول بالصغيرة فقيل لا يدخل بها مالم تبلغ وقيل يدخل بها اذا بلغت تسع سنين	كذا فى البحر الرائق
	واكثر المشائخ رح على انه لا عبرة للسن فى هذا الباب وانما العبرة للطاقة ان كانت ضخمة سمينة تطيق الرجال ولا يخاف عليها المرض من ذلك كان للزوج ان يدخل بها وان لم تبلغ تسع سنين وان كانت نحيفة مهزولة لا تطيق الجماع ويخاف عليها المرض لا يحل للزوج ان يدخل بها وان كبر سنها وهو الصحيح واذا نقد الزوج المهر وطلب من القاضى ان يأمر ابا المرأة بتسليم المرأة فقال ابوها انها صغيرة لا تصلح للرجال ولا تطيق الجماع وقال الزوج بل هى تصلح وتطيق ينظر ان كانت ممن تخرج اخرجها واحضرها وينظر اليها فان صلحت للرجال امر بدفعها الى الزوج وان لم تصلح لم يأمره وان كانت ممن لا تخرج امر من يثق بهن من النساء ان ينظرن اليها فان قلن انها تطيق الجماع وتحتمل الرجال امر الاب بدفعها الى الزوج وان قلن لا تحتمل الرجال لا يؤمر بتسليمها الى الزوج	كذا فى المحيط
۷۳	نفذ نكاح حرة مكلفة بلا ولى عند ابى حنيفة رح وابى يوسف رح فى ظاهر الرواية	كذا فى التبيين

۱؎ معتوہہ کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر ۲۸/۳۲۹، ۳/۲۹۱ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، ۲؎ نکاح میں بیٹے کے ولی ہونے کے متعلق حکم نمبر ۲/۳۴۹ ملاحظہ ہو (مترجم)، ۳؎ حکم نمبر ۱/۳۳۵ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ۴؎ حکم نمبر ۳۹/۳۳۴، ۴۶/۳۵۰ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

مسلسل نمبر	چوتھا باب۔ ولی قرار پانے والوں کے احکام — ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۴-۷۰	کوئی عورت معتوہہ (یعنی مدہوش) تھی اس کے باپ اور دادا کے علاوہ کسی (ولی) نے اس کا نکاح کر دیا پھر وہ عاقلہ ہوگئی تو اسے (وہ نکاح فسخ کرنے کا) اختیار ہوگا اور اگر اس کا نکاح اس کے باپ نے یا دادا نے کیا تھا پھر وہ عاقلہ ہوگئی تو اسے (وہ نکاح فسخ کرنے کا) اختیار نہ ہوگا ۱ھ	محیط سرخسی
۷۱	اور اگر (مذکورہ صورت میں) اس (معتوہہ) کا نکاح اس کے بیٹے نے کر دیا تو وہ (اسکا ولی ہونے میں) باپ کی طرح ہے بلکہ اولی ہے ۲ھ	خلاصہ
۷۲	(و) مشائخ رح نے صغیرہ (یعنی نابالغہ لڑکی) سے (اس کے شوہر کے لئے) دخول کے وقت کے متعلق اختلاف کیا ہے بعض کا قول یہ ہے کہ جبتک وہ بالغہ نہ ہو اس سے دخول نہ کرے (ب) اور بعض کا قول یہ ہے کہ جب وہ نو سال کی ہو تو اس سے دخول کر سکتا ہے (ج) اور اکثر مشائخ رح کے ہاں حکم یہ ہے کہ اس میں عمر کا اعتبار نہیں ہے۔ طاقت کا اعتبار ہے اگر وہ لڑکی بھاری بھر کم موٹی تازی ہو مرد کے لئے طاقت رکھتی ہو اور اس سے اس کے بیمار پڑ جانے کا خوف نہ ہو تو اس کا خاوند اس سے دخول کر سکتا ہے خواہ وہ نو سال کو نہ پہنچی ہو اور اگر وہ دبلی اور لاغر ہو جماع کی طاقت نہ رکھتی ہو اور (اس سے) اس کے بیمار پڑنے کا خوف ہو تو (اس کے) خاوند کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اس سے دخول کرے خواہ اس کی عمر زیادہ ہو اور یہی حکم صحیح ہے (د) اور جب خاوند نے حق مہر ادا کر دیا تو اس نے قاضی (یعنی حاکم مجاز) سے درخواست کی وہ اس کی بیوی کے باپ کو کہے کہ وہ اس کی بیوی اس کے سپرد کرے اور اس کے باپ نے کہا کہ وہ (ابھی) صغیرہ (یعنی نابالغہ) ہے مردوں کے قابل نہیں ہے اور نہ وہ جماع کے لئے متحمل ہو سکتی ہے اور خاوند نے کہا ایسا نہیں بلکہ وہ اس قابل ہے اور اس کی طاقت رکھتی ہے تو (اس کے متعلق حکم یہ ہے کہ) دیکھا جائے گا کہ (۱) اگر وہ عورت باہر نکلا کرتی ہو تو اسے (دار القضا میں) حاضر کرے گا اور دیکھے گا پس اگر مردوں کے قابل دکھائی دیتی ہو تو اس کے لئے خاوند کو سپرد کرنے کا حکم دے گا اور اگر وہ اس قابل نہ ہو تو (مذکورہ حکم) نہ دے گا (۲) اور اگر وہ عورت باہر نہ نکلا کرتی ہو تو (قاضی) معتمد عورتوں کو حکم دے گا کہ وہ اسے دیکھیں پس ان عورتوں نے اگر یہ کہا کہ وہ جماع کے قابل ہے اور مردوں کے لئے متحمل ہو سکتی ہے تو (قاضی) اس کے باپ کو حکم دے گا کہ وہ اسے (اس کے) خاوند کے سپرد کرے اور اگر ان عورتوں نے یہ کہا وہ مردوں کو متحمل نہیں ہو سکتی تو (قاضی) اسے (اس کے) خاوند کو سپرد کرنے کا حکم نہ دے گا ۳ھ	بحرالرائق محیط
۷۳	آزاد عورت جو مکلفہ (یعنی عاقلہ بالغہ) ہو اس کا نکاح امام ابو حنیفہ رح اور امام ابو یوسف رح کے ہاں ولی کے بغیر (بھی) نافذ قرار پاتا ہے ۴ھ	تبیین

*: مطلب وقت الدخول بالصغیرۃ عربی حاشیہ فتاوی ہذا۔ یعنی عنوان، کہ صغیرہ سے وقت الدخول (مترجم)

دفعات وشق نمبر	الباب الرابع فی الاولیاء / الاولیاء	حوالہ
۳۴۹-۷۴	سئل شیخ الاسلام عطاء بن حمزہ رح عن امرأة شافعیة بکر بالغة زوجت نفسها من حنفی بغیر اذن ابیها والاب لا یرضی و رده هل یصح هذا النکاح قال نعم وکذلک لو زوجت نفسها من شافعی	کذا فی الظهیریة
۷۵	لا یجوز نکاح احد علی بالغة صحیحة العقل من اب او سلطان بغیر اذنها بکرا کانت او ثیبا فان فعل ذلک فالنکاح موقوف علی اجازتها فان اجازته جاز وان ردته بطل	کذا فی السراج الوهاج
۷۶	ولو ضحکت البکر عند الاستئمار او بعد ما بلغها الخبر فهو رضا هکذا ذکر القدوری و شیخ الاسلام رح کذا فی المحیط	وهکذا فی الکافی
	وقالوا ان ضحکت کالمستهزئة لما سمعت لا یکون رضا۔ کذا فی المبسوط للامام السرخسی والکافی وعلیه الفتوی	کذا فی البحر الرائق
	وان تبسمت فهو رضا هو الصحیح من المذهب ذکره شمس الائمة الحلوانی رح	کذا فی المحیط
۷۷	وان بکت اختلفوا فیه والصحیح ان البکاء اذا کان بخروج الدمع من غیر صوت یکون رضا وان کان مع الصوت والصیاح لا یکون رضا	کذا فی فتاوی قاضیخان
۷۸	وهو الاوجه وعلیه الفتوی	کذا فی الذخیرة
۷۹	وان استأذن الولی البکر البالغة فسکتت فذلک اذن منها	هکذا فی السراج الوهاج
۸۰	وکذا اذا امکنت الزوج من نفسها بعد ما زوجها الولی فهو رضا	هکذا فی السراج الوهاج

[۱] صاحب رائے مجتهد مفتی کا موضع ضرورت میں مرجوح اقوال میں سے کسی قول پر طلباً للیسر فتوی دینے کے متعلق حکم نمبر ۲ ب / ۴۹۷ کے حاشیہ ترتیب الدلائل کی تفصیل کے ۱۸ کاف ملاحظہ ہو (مترجم)، [۲] نکاح میں باکرہ عاقلہ بالغہ عورت کی اجازت کے متعلق حکم نمبر ۷۵ تا ۱۱۰، ۱۱۵ تا ۱۱۹ / ۳۴۹ اور ثیبہ کی اجازت کے متعلق

دفعات شق نمبر	چوتھا باب - ولی قرار پانے والوں کے احکام / ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۹-۴-۷۴	شیخ الاسلام عطا بن حمزہؒ سے اس عورت کے متعلق (حکم) دریافت کیا گیا جو (مسلک کے لحاظ سے) شافعیہ ہے، باکرہ اور بالغہ ہے اس نے اپنے باپ کی اجازت کے بغیر کسی حنفی (مسلک والے مرد) سے اپنا نکاح کر لیا اور اس عورت کا باپ اس نکاح پر راضی نہ ہوا اور اسے رد کر دیا تو کیا یہ نکاح صحیح قرار پائے گا تو آپ نے جواب دیا کہ "ہاں" اور یہی حکم اس صورت میں ہے کہ جب اس (مذکورہ) عورت نے کسی شافعی (مسلک والے) سے اپنا نکاح کر لیا (تو احنافؒ کے ہاں یہی حکم ہے) [ا]	ظہیریہ
۷۵	جو عورت عاقلہ بالغہ ہو، باکرہ ہو یا ثیبہ ہو اس کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح کر دینا جائز قرار نہیں پاتا خواہ نکاح کر دینے والا باپ ہو یا سلطان ہو پس اگر اس نے (یعنی باپ نے یا سلطان نے) ایسا کیا تو وہ نکاح اس عورت کی اجازت پر موقوف ہو گا اگر اس عورت نے اس کی اجازت دے دی تو وہ نکاح جائز ہے اور اگر اس عورت نے اسے رد کر دیا تو وہ نکاح باطل ہے [۲]	سراج وہاج
۷۶	(ا) اگر وہ باکرہ (یعنی عاقلہ بالغہ باکرہ) عورت، جب اس سے (اس نکاح کے متعلق) اجازت لی گئی تو اس وقت یا اسے اس نکاح کی خبر پہنچنے کے بعد وہ ہنس دی تو (اس صورت میں) ایسا کرنا اس کی رضامندی قرار پائے گی شیخ قدوریؒ اور شیخ الاسلامؒ نے یونہی ذکر کیا ہے (ب) مشائخؒ نے کہا ہے کہ (مذکورہ صورت میں) اگر وہ اس طرح ہنسی کہ گویا اس نے (نکاح کے متعلق) جو کچھ سنا ہے وہ اس پر استہزاء (یعنی تمسخر) کر رہی ہے تو ایسا کرنا (اس نکاح کے لئے) رضامندی نہ قرار پائے گی (ج) اور اسی (مذکورہ) حکم پر فتویٰ ہے (د) اور اگر (مذکورہ صورت میں) اس عورت نے تبسم کیا تو ایسا کرنا (اس نکاح کے لئے) رضامندی قرار پائے گی یہی حکم صحیح من المذہب ہے اس حکم کو شمس الائمۃ الحلوانیؒ نے ذکر کیا ہے [۳]	محیط، کافی مبسوط سرخسی، کافی بحر الرائق محیط
۷۷	اور اگر (مذکورہ صورت میں وہ یعنی وہ باکرہ، عاقلہ، بالغہ عورت، اس سے نکاح کی اجازت لیتے وقت) وہ رو پڑی تو اس (رونے) سے اس کی اجازت قرار پانے کے متعلق مشائخؒ کا اختلاف ہے صحیح حکم یہ ہے کہ اس کا رونا جب آواز کرنے کے بغیر (محض) آنسوؤں کے نکلنے سے ہو تو یہ (اس نکاح کے لئے) رضامندی قرار پائے گی اور اگر اس کا رونا آواز کرنے اور چیخنے چلانے کے ساتھ ہو تو یہ اس کی رضامندی نہ قرار پائے گی	قاضیخان
۷۸	اور یہی (مذکورہ) حکم الاوجہ ہے اور اسی پر فتویٰ ہے [۴]	ذخیرہ
۷۹	اگر بالغہ، باکرہ (عاقلہ) عورت سے اس کے ولی نے (اس کے) نکاح کی اجازت لی تو وہ چپ رہی تو ایسا کرنا (نکاح کے لئے) اس کی رضامندی قرار پائے گی [۵]	سراج وہاج
۸۰	اور (مذکورہ صورت میں مذکورہ حکم کی طرح) یہی حکم اس صورت میں ہے کہ جب اس عورت (یعنی بالغہ، باکرہ، عاقلہ عورت) کے ولی نے اس کا نکاح کر دیا تو اس عورت نے خاوند کو اپنے پر قابو دے دیا تو ایسا کرنا (نکاح کیلئے اس عورت کی) رضامندی قرار پائے گی	سراج وہاج

[ا] حکم نمبر ۷۵، ۱۱۱ تا ۱۱۴، ۱۱۶، ۱۲۰ / ۳۴۹ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [۲] ۔۔۔ [۳] تبسم، ضحک (یعنی ہنسنا) اور قہقہہ میں فرق کے متعلق حکم نمبر ۱ / ۲۷ ملاحظہ ہو (مترجم) [۴] الا وجہ کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر ۲ / ۴۹۷ کے حاشیہ ترتیب الدلائل کی تفصیل کے نمبر ۲ ج کے نمبر ۳ کا نمبر ۱۱ ملاحظہ ہو (مترجم) [۵] اس کی نظیر کے متعلق حکم نمبر ۵۶، ۸۵، ۱۱۱، ۱۱۸ / ۳۴۹ ، ۵۲ / ۳۵۰ ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات وشق نمبر	الباب الرابع فی الاولیاء — الاولیاء	حوالہ
۳۴۹-۸۱	وکذا لو طالبت بصداقها بعد العلم فهو رضا	هکذا فی السراج الوهاج
۸۲	واذا قال لها الولی ارید ان ازوجک من فلان بالف فسکتت ثم زوجها فقالت لا ارضی او زوجها ثم بلغها الخبر فسکتت فالسکوت منها رضا فی الوجهین جمیعا اذا کان المزوج هو الولی وان کان لها ولی اقرب من المزوج لا یکون السکوت منها رضا ولها الخیار ان شاءت رضیت وان شاءت ردت وان بلغها الخبر من رجل واحد ان کان ذلک الرجل رسول الولی یکون سکوتها رضا سواء کان الرسول عدلا[۱] او غیر عدل	کذا فی المضمرات
۸۳	وان کان المخبر فضولیا[۲] شرط فیه العدد والعدالة عند ابی حنیفة[۳] خلافا لهما	کذا فی الکافی
	وقال بعض مشائخنا ان کان المخبر اجنبیا لیس بولی ولا رسول عنه ان کان المخبر رجلا واحدا غیر عدل فان صدقته فی ذلک ثبت النکاح وان کذبته لا یثبت وان ظهر صدق المخبر عند ابی حنیفة رح وعندهما یثبت النکاح اذا ظهر صدق المخبر	کذا فی الذخیرة
۸۴	ولو بلغها الخبر فتکلمت بکلام اجنبی فهو سکوت ههنا فیکون اجازة	هکذا فی البحر الرائق

[۱] عدل وغیر عادل یعنی معتبر وغیر معتبر شخص کی تعریف کے متعلق حکم نمبر ۷/۲۶۷ کا چوتھا حاشیہ ملاحظہ ہو۔ نیز حکم نمبر ۸۳/۳۴۹ ملاحظہ ہو (مترجم) [۲] فضولی کے متعلق حکم نمبر ۱۵/۳۴۲ کا حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [۳] حکم نمبر ۸۲/۳۴۹ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات شق نمبر	چوتھا باب۔ ولی قرار پانے والوں کے احکام / ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۹-۸۱	اور (مذکورہ صورت میں مذکورہ حکم کی طرح) یہی حکم اس صورت میں ہے کہ اگر اس عورت (یعنی بالغہ باکرہ، عاقلہ عورت) نے (اپنے نکاح کا) علم ہونے کے بعد، اپنے حق مہر کا مطالبہ کیا تو ایسا کرنا (اس نکاح کے لیئے اس عورت کی) رضامندی قرار پائے گی	سراج وہاج
۸۲	(ا) جب اس (مذکورہ) عورت (یعنی بالغہ، باکرہ، عاقلہ عورت) سے اس کے ولی نے یہ کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تیرا نکاح فلاں آدمی سے ایک ہزار (حق مہر) پر کردوں تو وہ چپ رہی اس کے بعد اس کے ولی نے اس کا وہ نکاح کردیا تو اس عورت نے کہا کہ میں راضی نہیں ہوں یا اس کے ولی نے اس کا نکاح کردیا اس کے بعد اس عورت کو خبر پہنچی تو وہ چپ رہی تو ان دونوں صورتوں میں اس عورت کا چپ رہنا (اس نکاح کے لیے) اس کی رضامندی قرار پائے گی جبکہ نکاح کردینے والا ہی اس کا (قریبی) ولی ہو (ب) اور اگر اس عورت کے لئے اس نکاح کردینے والے اس ولی کی نسبت اقرب (یعنی زیادہ قریب) ولی موجود تھا تو اس عورت کا چپ رہنا (اس نکاح کے لئے) اس کی رضامندی نہ قرار پائے گی اور اسے اختیار ہوگا کہ چاہے تو وہ اس نکاح پر راضی ہوا ور چاہے تو رد کردے (ج) اور اگر اس عورت کو (اس کے) نکاح کی خبر ایک آدمی کے ذریعہ پہنچی تو اگر وہ آدمی (اس عورت کے) ولی کا قاصد تھا تو اس عورت کا چپ رہنا (اس نکاح کے لئے) اس کی رضامندی قرار پائے گی خواہ (ولی کا) وہ قاصد عدل (یعنی معتبر) شخص تھا یا غیر عدل تھا [1]	مضمرات
۸۳	(ا) اور اگر (مذکورہ صورت میں) خبر دینے والا شخص فضولی ہو (یعنی وہ نہ ولی ہو نہ اس کا قاصد ہو) تو امام ابو حنیفہ رح کے ہاں اس میں (کم از کم دو گواہوں کی) تعداد اور عادل ہونا شرط ہے اور صاحبین رح (یعنی امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح) کا اختلاف ہے [2]	کافی
	(ب) اور (مذکورہ صورت میں) بعض مشائخ رح کا قول یہ ہے کہ اگر خبر دینے والا شخص اجنبی ہو نہ وہ ولی ہو اور نہ اس کا قاصد ہو تو اگر وہ ایک غیر عادل مرد ہو پس اس عورت نے اس خبر میں اس کی تصدیق کی تو وہ نکاح ثابت قرار پائے گا اور اگر اس عورت نے اس میں اس کی تکذیب کی تو وہ نکاح ثابت نہ ہوگا اگرچہ اس مخبر کی سچائی ظاہر ہو جائے یہ حکم امام ابو حنیفہ رح کے ہاں ہے اور صاحبین رح (یعنی امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح) کے ہاں (اس صورت میں) جب اس مخبر کی سچائی ظاہر ہو جائے تو وہ نکاح ثابت قرار پائے گا [3]	ذخیرہ
۸۴	(ا) اگر (مذکورہ صورت میں) اس (بالغہ، باکرہ، عاقلہ کو نکاح کی) خبر پہنچی تو اس نے کوئی اور باتیں شروع کردیں تو اس موقع پر وہ بمنزلہ چپ رہنے کے ہیں ایسا کرنے سے (اس نکاح کے لئے) اس کی اجازت قرار پائے گی	بحر رائق

دفعات وشق نمبر	الباب الرابع - فی الاولیاء الاولیاء	حوالہ
۳۴۹-۸۵	بکر بلغها خبر النکاح فاخذها العطاس او السعال فلما ذهب عنها قالت لا ارضی جاز الرد اذا قالت متصلا به وکذلک اذا اخذ فمها ثم ترک فقالت لا ارضی جاز الرد فی هذا الموضع ایضا	کذا فی الذخیرة
۸۶	وتعتبر فی الاستئمار تسمیة الزوج علی وجه تقع به المعرفة	کذا فی الهدایة
۸۷	حتی لو قال لها ارید ان ازوجک من رجل فسکتت لا یکون رضا	کذا فی التبیین
۸۸	ولو قال لها ازوجک من فلان او فلان وذکر جماعة فسکتت فهو رضا یزوجها الولی من ایهم شاء	کذا فی التبیین
۸۹	فان قال من جیرانی او بنی عمی ان کانوا جماعة یحصون فهو رضا والا فلا	کذا فی التبیین
۹۰	وهذا کله اذا لم تفوض الامر الیه اما اذا قالت انا راضیة بما تفعله انت بعد قوله ان اقواما یخطبونک او زوجنی ممن تختاره ونحوه فهو استئذان صحیح وقیل یشترط ذکر المهر وهو قول المتاخرین وفی فتح القدیر وهو الاوجه	کذا فی البحر الرائق
۹۱	فان استأمرها الاب قبل النکاح فقال ازوجک ولم یذکر المهر ولا الزوج فسکتت لا یکون سکوتها رضا ولها ان ترد بعد ذلک وان ذکر الزوج والمهر فی الاستئمار فسکتت کان سکوتها رضا وان ذکر الزوج ولم یذکر المهر فسکتت قالوا ان وهبها من رجل نفذ نکاحه لانها رضیت بنکاح لا تسمیة فیه والظاهر هو النکاح بمهر المثل والنکاح بلفظ الهبة یوجب	

۱؎ اس کی نظیر کے متعلق حکم نمبر ۵۶، ۷۹، ۱۱۱ / ۳۴۹ اور ۵۲ / ۳۵۰ ملاحظہ ہوں (مترجم)، ۲؎ حکم نمبر ۸۶ تا ۹۳ / ۳۴۹ نیز ۵۴ / ۳۳۴ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، ۳؎ حکم نمبر ۸۶ / ۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ۴؎ حکم نمبر ۸۶ / ۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ۵؎ حکم نمبر ۸۶ / ۳۴۹

دفعات شق نمبر	چوتھا باب۔ ولی قرار پانے والوں کے احکام — ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۹-۸۵	(۱) کوئی عورت باکرہ (بالغہ عاقلہ) تھی اسے (اس کے) نکاح کی خبر پہنچی تو اسے چھینک آگئی یا اسے کھانسی آگئی پھر جب وہ (چھینک یا کھانسی) دور ہوئی تو اسنے کہا کہ میں راضی نہیں ہوں تو اس کا رد کرنا جائز قرار پاتا ہے (ب) اسی طرح جب اس عورت کا منہ بند کر دیا گیا پھر چھوڑا گیا تو اس عورت نے کہا کہ میں راضی نہیں ہوں تو اس موقع پر بھی اس کا رد کرنا جائز قرار پاتا ہے ؎۱	ذخیرہ
۸۶	نکاح کے لئے (عورت سے) اجازت لینے میں خاوند کا نام اس طرح لینا معتبر ہوتا ہے کہ اس سے (اس خاوند کی) پہچان ہوجائے ؎۲	ہدایہ
۸۷	حتی کہ (مذکورہ حکم کی وجہ سے) اگر (نکاح کے لئے) اجازت لینے والے نے اس عورت سے کہا کہ میں ایک مرد سے تیرا نکاح کرنا چاہتا ہوں تو وہ چپ رہی تو اس سے (اس نکاح کے لئے) اس کی رضامندی نہ قرار پائے گی ؎۳	تبیین
۸۸	اور اگر اس نے (یعنی نکاح کی اجازت لینے والے نے) اس عورت سے یوں کہا کہ میں تیرا نکاح فلاں یا فلاں (مرد) سے کرتا ہوں اور اس نے (ایسا کہنے میں) ایک جماعت کا ذکر کیا تو وہ چپ رہی تو ایسا کرنا (اس نکاح کے لئے) اس (عورت) کی رضامندی قرار پائے گی ولی (ان میں سے جس سے چاہے اس عورت کا نکاح کر دے گا ؎۴	تبیین
۸۹	اگر (مذکورہ صورت میں) اس نے یوں کہا کہ میں (تیرا نکاح) اپنے پڑوسیوں میں سے یا اپنے چچا کے بیٹوں میں سے (کرتا ہوں اور وہ چپ رہی) تو اگر وہ گنتی شدہ جماعت ہوں تو اس کا ایسا کرنا (اس نکاح کے لئے) اس (عورت) کی رضامندی قرار پائے گی ورنہ نہیں ؎۵	تبیین
۹۰	(۱) اور یہ مذکورہ سبھی (۸۶ تا ۸۹ / ۳۴۹) احکام اس صورت میں ہیں کہ جب اس عورت نے امر نکاح اس شخص کو نہ سونپا ہو اور اگر اس شخص کے یوں کہنے پر کہ کچھ لوگ تجھے نکاح کا پیغام دیتے ہیں تو اس پر اس عورت نے یوں کہا کہ تو جو کرے میں راضی ہوں یا یوں کہا کہ تو جسے پسند کرے اس کے ساتھ میرا نکاح کر دے یا اس قسم کی بات کہی تو یہ اجازت صحیح قرار پائے گی (ب) اور بعض کا قول یہ ہے کہ (اس میں) حق مہر کا بیان کرنا بھی شرط ہے اور متاخرین کا قول یہی ہے اور فتح القدیر میں ہے کہ یہی حکم الاوجہ ہے ؎۶	بحر رائق
۹۱	(۱) پس اگر اس (باکرہ بالغہ، عاقلہ) عورت سے (اس کے) باپ نے (اس کے) نکاح سے پہلے اجازت چاہی تو کہا کہ (۱) میں تیرا نکاح کر دیتا ہوں اور اس نے حق مہر اور خاوند کو ذکر نہ کیا اور وہ چپ رہی تو (اس صورت میں) اس کا چپ رہنا (اس نکاح کیلئے) رضامندی نہ قرار پائے گی اور اس عورت کو اختیار ہوگا کہ وہ اس (چپ) کے بعد اس نکاح کو رد کر دے (۲) اور اگر باپ نے (نکاح کی) اجازت حاصل کرتے وقت خاوند اور حق مہر کا ذکر کیا اور وہ چپ رہی تو اسکا چپ رہنا (اس نکاح کیلئے) رضامندی قرار پائے گا (۳) اور اگر اس نے خاوند کا ذکر کیا اور حق مہر کا ذکر نہ کیا اور وہ چپ رہی تو اس کے متعلق مشائخ نے کہا ہے کہ اگر اس نے (یعنی اس عورت کے باپ نے) کسی مرد کو (نکاح کی	

مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ؎۶ حکم نمبر ۸۶/۳۴۹ مع حاشیہ اور الاوجہ کے مفہوم کے متعلق ۴۸/۳۴۹ کا حاشیہ ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات وشق نمبر	الباب الرابع - فی الاولیاء — الاولیاء	حوالہ
۳۴۹-	مہر المثل وان زوجها بمہر مسمی لا ینفذ نکاح الولی لانها ما رضیت بتسمیة الولی فلا ینفذ نکاح الولی الا باجازة مستقبلة وان زوجها الولی بغیر استئمار ثم اخبرها بعد النکاح فسکتت ان اخبرها بالنکاح ولم یذکر الزوج والمهر اختلفوا فیه والصحیح انه لا یکون رضا وان ذکر الزوج والمهر فسکتت کان رضا وان ذکر الزوج ولم یذکر المهر فهو علی التفصیل الذی تقدم فی الاستئمار قبل النکاح وان ذکر المهر ولم یذکر الزوج فسکتت لم یکن السکوت رضا استأمرها قبل النکاح او اخبرها بعد النکاح	کذا فی فتاوی قاضیخان
۹۲	ولو زوجها ولیها فقالت لا ارضی ثم رضیت فی المجلس لم یجز	کذا فی محیط السرخسی
۹۳	ولو زوجها الولی فردت ثم قال لها فی مجلس آخر ان اقواما یخطبونک فقالت انا راضیة بما تفعل فزوجها الولی من الاول فابت ان تجیز نکاحه کان لها ذلک	کذا فی فتاوی قاضیخان
۹۴	سئل الشیخ الامام الفقیه ابو نصرؒ عن رجل زوج ولیته فلما بلغها الخبر قالت هو دمیم لا ارضی به او قالت هو دباغ لا ارضی به قال هذا کلام واحد فلا یضرها ما قدمت ویبطل النکاح	کذا فی المحیط

۱ھ حکم نمبر ۸/۳۳۶ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۲ھ حکم نمبر ۳ و ۹۱/۳۴۹ ملاحظہ ہو (مترجم) ۳ھ حکم نمبر ۸۶/۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۴ھ حکم نمبر ۹۲ تا ۱۰۷/۳۴۹ نیز ۸۶/۳۴۹ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۵ھ حکم نمبر ۹۲/۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

حوالہ	ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان / چوتھا باب۔ ولی قرار پانے والوں کے احکام	مسائل نمبر
	نیت سے) اس عورت کا ہبہ[۱] کیا تو اس کا نکاح کر دینا نافذ قرار پائے گا اس لئے کہ وہ عورت ایسے نکاح پر راضی ہوئی ہے جس میں مہر مسمی نہیں ہے اور (اس صورت میں) ظاہر ہے کہ وہ نکاح مہر مثل پر قرار پائے گا اور لفظ ہبہ سے نکاح، مہر مثل کا موجب ہے اور (اس صورت میں) اگر اس ولی نے اس عورت کا نکاح مہر مسمی پر کر دیا تو ولی کا وہ نکاح کر دینا نافذ نہ ہوگا اس لئے کہ (اس صورت میں اس نکاح کے لئے) اس عورت کی رضامندی اس پر نہ تھی کہ اس کا ولی حق مہر مقرر کرے پس ولی کا وہ نکاح کر دینا نافذ نہ ہوگا لیکن اگر وہ ولی (اس عورت سے اس حق مہر پر اس کے نکاح کی) از سرِ نو اجازت حاصل کرے تو پھر یہ حکم نہیں ہے (یعنی پھر نافذ قرار پائے گا) (ب) اور اگر ولی نے اس (باکرہ، بالغہ، عاقلہ) عورت کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر کر دیا پھر نکاح کے بعد اسے خبر دی تو وہ چپ رہی تو (۱) اگر اس ولی نے اسے نکاح کی خبر دی اور خاوند اور حق مہر کا ذکر نہ کیا تو اس کے حکم کے متعلق مشائخ رحمہم اللہ کا اختلاف ہے صحیح حکم یہ ہے کہ (اس صورت میں اس کے چپ رہنے سے) اس کی رضامندی نہ قرار پائے گی (۲) اور اگر اس نے خاوند اور حق مہر کا ذکر کیا اور وہ چپ رہی تو ایسا کرنا (اس نکاح کے لئے) اس کی رضامندی قرار پائے گی (۳) اور اگر اس نے خاوند کا ذکر کیا اور حق مہر کا ذکر نہ کیا تو اس کا حکم اس تفصیل پر ہے جو نکاح سے قبل اجازت حاصل کرنے کی اس صورت میں پہلے گذر چکی ہے [۲] (ج) اور اگر اس نے حق مہر کا ذکر کیا اور خاوند کا ذکر نہ کیا اور وہ چپ رہی تو اس صورت میں) اس کا چپ رہنا (اس نکاح کے لئے اس کی) رضامندی نہ قرار پائے گی خواہ (اس کے) ولی نے (اس کا) نکاح کر دینے سے پہلے اس سے اجازت لی تھی یا اس نے اس نکاح کے بعد اسے خبر دی[۳]	۳۴-
قاضیخان		
محیط سرخسی	اگر اس (باکرہ، بالغہ، عاقلہ) عورت کے ولی نے اس کا نکاح کر دیا تو اس عورت نے کہا کہ (اس نکاح پر) میں راضی نہیں ہوں پھر وہ عورت اس مجلس میں راضی ہو گئی تو (اس صورت میں) وہ نکاح جائز نہ قرار پائے گا[۴]	۹۲
قاضیخان	اگر اس (مذکورہ) عورت کا نکاح اس کے ولی نے کر دیا تو اس عورت نے (وہ نکاح) رد کر دیا پھر اس کے ولی نے ایک اور مجلس میں اس سے کہا کہ کچھ لوگ تجھے نکاح کا پیغام دیتے ہیں تو اس عورت نے کہا تو جو کرے میں راضی ہوں تو اس ولی نے اس عورت کا نکاح اس پہلے مرد سے کر دیا تو اس عورت نے اس نکاح کو جائز قرار دینے سے انکار کر دیا تو اس عورت کو ایسا کرنے کا اختیار حاصل ہے[۵]	۹۳
محیط	شیخ امام فقیہ ابو نصر رحمہ اللہ سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا کہ وہ جس عورت کا ولی ہے اس نے اس کا نکاح کر دیا تو جب اس عورت کو خبر پہنچی تو اس نے کہا کہ وہ بدہیت ہے میں اس نکاح پر راضی نہیں ہوں یا اس عورت نے یوں کہا کہ وہ دباغ ہے میں اس نکاح پر راضی نہیں ہوں تو آپ نے (اس کے حکم کے متعلق) فرمایا کہ (اس عورت کا) یہ (مذکورہ جوابی کلام) ایک ہی کلام ہے اس کا ابتدائی کلام (اس کے اختیار) کو مضر نہ ہوگا اور (اس کے اس کلام سے) وہ نکاح باطل قرار پایا[۶]	۹۴

[۶] دباغ یعنی چمڑا رنگنے والا ـ ماخوذ المنجد ص ۳۶۴ ـ نیز اسکی نظیر کے متعلق حکم نمبر ۵۶/۳۴۹ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات شق نمبر	الباب الرابع - فی الاولیاء	الاولیاء	حوالہ
۳۴۹-۹۵	واذا استأمرها الولی فی نکاح رجل فابت ثم زوجها الولی منه فسکتت کان رضا		کذا فی شرح الجامع الصغیر لقاضی خان
۹۶	ولو زوجها الولی بحضرتها فسکتت اختلف المشائخ رح فیه والاصح انه رضا		کذا فی التبیین
۹۷	ولو زوجها ولیان متساویان کل واحد منهما من رجل فاجازتهما معا بطلا لعدم الاولویة وان سکتت بقیا موقوفین حتی تجیز احدهما		کذا فی التبیین
۹۸	وهو ظاهر الجواب		کذا فی البحر الرائق
۹۹	واذا استأمر البکر الولی فی التزویج من رجل فقالت غیره اولی لم یکن ذلك اذنا ولو اخبرها به بعد العقد فقالت ذلك کان اجازة		کذا فی الذخیرة
۱۰۰	بالغة زوجها ابوها فبلغها الخبر فقالت لا ارید او قالت لا ارید فلانا فالمختار انه یکون ردا فی الوجهین		کذا فی التتارخانیة ناقلا عن العتابیة
۱۰۱	ولو قال لها ولیها انی ارید ان ازوجك من فلان فقالت یصلح فلما خرج الولی قالت لا ارضی ولم یعلم الولی بقولها حتی زوجها من فلان صح		کذا فی الظهیریة
۱۰۲	ولو زوجها الولی فقالت نعم ما صنع فالاصح انه اجازة ولو قالت احسنت او اصبت		

ـــــــــ

۱ حکم نمبر $\frac{۹۲}{۳۴۹}$ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ۲ اس قسم کلام کے احکام کا تعلق عربی الفاظ و محاورات سے ہے چنانچہ حکم $\frac{۹۹ \text{ تا } ۱۰۸}{۳۴۹}$ وغیرہ

دفعات شق نمبر	چوتھا باب۔ ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۹-۹۵	جب اس (مذکورہ) یعنی باکرہ، بالغہ، عاقلہ عورت سے اس کے ولی نے ایک مرد سے (اس کے) نکاح کی اجازت چاہی تو اس نے انکار کر دیا پھر اس ولی نے اس کا نکاح اس مرد سے کر دیا تو وہ چپ رہی تو ایسا کرنا (اس نکاح کے لئے) اس کی رضامندی قرار پائے گی ؎۱	شرح جامع صغیر
۹۶	اگر اس (مذکورہ یعنی باکرہ، بالغہ، عاقلہ) عورت کا نکاح اس کے ولی نے اس عورت کے سامنے کیا تو وہ چپ رہی تو اس کے حکم کے متعلق مشائخ رحمہم اللہ نے اختلاف کیا ہے زیادہ صحیح حکم یہ ہے کہ ایسا کرنا (اس نکاح کے لئے) رضامندی قرار پائے گی	تبیین
۹۷	(ا) اگر اس (مذکورہ یعنی باکرہ بالغہ، عاقلہ) عورت کا نکاح اس کے دو مساوی درجہ کے ولیوں سے ہر ایک نے ایک ایک مرد سے کر دیا تو اس عورت نے ان دونوں کو ایک ساتھ جائز رکھا تو وہ دونوں نکاح باطل قرار پائیں گے اس لئے کہ (اس صورت میں) ان میں سے کسی کا پہلے ہونا متحقق نہیں ہے (ب) اور اگر وہ چپ رہی تو وہ دونوں نکاح موقوف رہیں گے حتی کہ وہ عورت ان دونوں نکاحوں میں سے کسی ایک کو جائز قرار دے	تبیین
۹۸	اور یہ (مذکورہ) حکم ظاہر الجواب ہے	بحر رائق
۹۹	(ا) جب باکرہ (بالغہ عاقلہ) عورت سے اس کے ولی نے ایک مرد سے اس کا نکاح کرنے کی اجازت چاہی تو اس نے کہا کہ اس کے علاوہ بہتر ہے تو اسکا یوں کہنا (اس نکاح کے لئے) اجازت نہ قرار پائے گی (ب) اگر اس عورت کے ولی نے اس کا نکاح کر دینے کے بعد اسے خبر دی تو اس نے وہ (مذکورہ) کلام کیا (یعنی یہ کہا کہ اس کے علاوہ بہتر ہے) تو (اس صورت میں ایسا کہنا اس نکاح کے لئے) اجازت قرار پائے گی ؎۲	ذخیرہ
۱۰۰	کوئی عورت بالغہ تھی اس کے باپ نے اس کا نکاح کر دیا تو جب اسے خبر پہنچی تو اس نے کہا کہ میں نہیں چاہتی ہوں یا یوں کہا کہ میں اس فلاں کو نہیں چاہتی ہوں تو مختار حکم یہ ہے کہ (مذکورہ) دونوں صورتوں میں وہ نکاح رد قرار پائے گا	تتارخانیہ
۱۰۱	اگر اس (مذکورہ) عورت کو اس کے ولی نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ فلاں آدمی سے تیرا نکاح کر دوں تو اس عورت نے کہا کہ وہ صلاحیت رکھتا ہے پھر جب اس کا ولی وہاں سے باہر گیا تو اس عورت نے کہا کہ میں (اس آدمی سے نکاح پر) راضی نہیں ہوں اور اس کا یہ قول اس کے ولی کو معلوم نہ ہوا حتی کہ اس نے اس آدمی سے اسکا نکاح کر دیا تو (اس صورت میں) وہ نکاح صحیح قرار پا گیا	ظہیریہ
۱۰۲	اگر اس (مذکورہ) عورت کے ولی نے اسکا نکاح کر دیا تو اس عورت نے یوں کہا اس نے بہت اچھا کیا تو زیادہ صحیح حکم یہ ہے کہ یوں کہنا (اس نکاح کیلئے) اجازت قرار پائے گی اور اگر اس عورت نے یوں کہا کہ تو نے نیک کام کیا یا یوں کہا کہ تو نے ٹھیک راہ پائی یا یوں کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے یا یوں کہا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں برکت دے یا اس عورت نے مبارکباد قبول کی تو (ان سب صورتوں میں)	

میں اس کی رعایت ملحوظ ہو گی نیز حکم نمبر ۵-۲۷/۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات و شق نمبر	الباب الرابع . فی الاولیاء — الاولیاء	حوالہ
۳۴۹-	او بارک الله لک او لنا او قبلت التهنئة فهو رضا	کذا فی الظهیریة
۱۰۳	وقال ابن سلام رح اذا قال لها الولی ازوجک من فلان فقالت " باکی نیست " [۱] انه یکون رضا ولو قالت لاحاجة لی الی النکاح او کنت قلت لک لا ارید فهو رد للنکاح المباشر وکذا لو قالت لا ارضی او لا اصبر او انا کارهة عن ابی یوسف رح انه رد واما قولها لا یعجبنی او لا ارید الازدواج فلا یکون رد احتی لو رضیت بعد ذلک یصح ولو قالت لا ارید فلانا فهو رد	کذا فی الظهیریة
۱۰۴	وهو الاظهر والاقرب الی الصواب	هکذا فی المحیط
۱۰۵	ولو قالت " انت اعلم " او بالفارسیة " توبه دانی " [۳] لم یکن ذلک رضا ولو قالت ذلک الیک فهو رضا	کذا فی الظهیریة
۱۰۶	بکر زوجها ابن عمها من نفسه وهی بالغة فبلغها الخبر فسکتت ثم قالت لا ارضی کان لها ذلک لان ابن العم کان اصیلا فی نفسه فضولیا فی جانب المرأة فلم یتم العقد فی قول ابی حنیفة رح ومحمد رح فلا یعمل الرضا ولو استأمرها فی التزوج من نفسه فسکتت ثم زوجها من نفسه جاز اجماعا	کذا فی فتاوی قاضیخان
۱۰۷	قال الاب للبکر البالغة ان فلانا یذکرک بمهر کذا فوثبت من مکانها مرتین وهی ساکتة فزوجها جاز	کذا فی غایة السروجی

[۱] ای لا بأس ، عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی کچھ ڈر نہیں ہے (مترجم)، [۲] حکم نمبر ۹۲/۳۴۹ اور ۹۹/۳۴۹ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)
[۳] انت اعلم ۔عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی تو بہتر جانتا ہے (مترجم) [۴] حکم نمبر ۹۹/۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات شق نمبر	چوتھا باب، ولی قرار پانے والوں کے احکام ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۹-	اس کا یوں کہنا (اس نکاح کے لئے) رضامندی قرار پائے گی۔	ظہیریہ
۱۰۳	(ل) ابن سلام رح کا قول ہے کہ جب اس (مذکورہ) عورت کو اس کے ولی نے کہا کہ میں فلاں مرد سے تیرا نکاح کرتا ہوں تو اس عورت نے کہا کہ کوئی ڈر نہیں ہے تو یوں کہنا (اس نکاح کے لئے) رضامندی قرار پائے گی۔ (ب) اور اگر اس عورت نے یوں کہا کہ مجھے اس نکاح کی ضرورت نہیں ہے یا یوں کہا کہ میں نے تجھے کہا تھا کہ میں نہیں چاہتی تو اس کا یوں کہنا اس زیر عمل نکاح کے لئے رد کرنا قرار پائے گا (ج) اسی طرح اگر اس عورت نے یوں کہا کہ میں راضی نہ ہوں گی یا یوں کہا کہ مجھ سے صبر نہ ہوگا یا یوں کہا کہ میں مکروہ قرار دینے والی ہوں تو امام ابویوسف رح کے ہاں اس کا یوں کہنا (اس نکاح کے لئے) رد کرنا ہے (د) البتہ اس کا یہ کہنا کہ مجھے تعجب نہیں ہوتا یا میں نہیں چاہتی کہ نکاح کروں تو اس کا یوں کہنا اس نکاح کو رد کرنا نہ قرار پائیگا حتیٰ کہ اگر وہ بعد میں راضی ہوگئی تو (وہ نکاح) صحیح قرار پائے گا ۵ (س) اور اگر اس عورت نے یوں کہا کہ میں اس فلاں کو نہیں چاہتی تو اس کا یوں کہنا (اس نکاح کے لئے) رد کرنا قرار پائے گا	ظہیریہ
۱۰۴	اور یہی (مذکورہ) حکم زیادہ ظاہر اور ٹھیک ہونے کے زیادہ قریب ہے	محیط
۱۰۵	(ل) اگر اس (مذکورہ) عورت نے (مذکورہ صورت میں) یوں کہا کہ تو زیادہ جانتا ہے یا اس نے فارسی میں کہا کہ "تو بہ داتی" یعنی تو زیادہ جانتا ہے تو اس کا یوں کہنا (اس نکاح کے لئے) رضامندی نہ قرار پائے گی (ب) اور اگر اس عورت نے یوں کہا کہ یہ معاملہ تیری رائے پر ہے تو یوں کہنا (اس نکاح کے لئے) رضامندی قرار پائے گی ۵	ظہیریہ
۱۰۶	(ل) باکرہ عورت کا نکاح اس کے چچا کے بیٹے نے اپنے ساتھ کر لیا اور وہ عورت (عاقلہ) بالغہ ہے پس اس عورت کو خبر پہنچی تو وہ چپ ہوئی پھر اس نے کہا کہ میں راضی نہیں ہوں تو اسے ایسا کرنے کا حق ہے اس لئے کہ اس کے چچا کا بیٹا اپنی ذات کے لئے خود عمل کرنے والا اس عورت کی طرف سے فضولی ہے (یعنی وہ اپنے نکاح کے لئے اس عورت کی جانب سے نہ ولی ہے نہ اس کا قاصد ہے) پس امام ابوحنیفہ رح اور امام محمد رح کے ہاں وہ نکاح مکمل نہیں ہے پس (محض خاموش رہنے سے) رضامندی عمل نہ کرے گی (ب) اور اگر اس نے اس عورت سے اجازت چاہی کہ اس کا نکاح اپنے ساتھ کردے تو وہ چپ رہی پھر اس نے اس کا نکاح اپنے ساتھ کر دیا تو وہ نکاح بالاجماع جائز قرار پائے گا ۵	قاضیخان
۱۰۷	کسی باکرہ (بالغہ عاقلہ) عورت کو اس کے باپ نے کہا کہ فلاں آدمی اتنے حق مہر پر تیرا ذکر کر رہا ہے تو وہ دو مرتبہ اپنی جگہ کودی اور چپ رہی پھر اس کے باپ نے (اس آدمی سے) اس عورت کا نکاح کر دیا تو وہ نکاح جائز قرار پایا	غایہ سروجی

۵ حکم نمبر ۱۶/۳۴۹ نیز اسکی نظیر کے متعلق حکم نمبر ۱۵/۳۴۹ ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات و شق نمبر	الباب الرابع فی الاولیاء — الاولیاء	حوالہ
۳۴۹-۱۰۸	ولو زوجها الولی بغیر استئمار ثم اختلفا فقال الزوج بلغک النکاح فسکتت و قالت لا بل رددت کان القول قولها	کذا فی شرح الجامع الصغیر لقاضیخان
	فان اقام الزوج البینة علی سکوتها حین بلغها الخبر فهی امرأته و الا فلا نکاح بینهما و لا یمین علیها فی قول ابی حنیفة رح وعندهما رح علیها الیمین	کذا فی المحیط
	وعلیه الفتوی	کذا فی شرح النقایة للشیخ ابی المکارم رح
	فاذا نکلت یقضی علیها بالنکول وان اقام الزوج بینة علی سکوتها حین بلغها الخبر و اقامت بینة علی الرد فبینتها اولی	کذا فی المحیط
	واذا قال الشهود کنا عندها ولم نسمعها تتکلم ثبت سکوتها بذلک	کذا فی فتح القدیر
	ولو اقام الزوج البینة انها اجازت العقد حین ـت واقامت البینة انها ردت حین اخبرت کانت البینة بینة الزوج	کذا فی السراج الوهاج
۱۰۹	ولو کانت البکر قد دخل بها زوجها ثم قالت لم ارض لم تصدق علی ذلک وکان تمکینها ایاه من الدخول بها رضا الا اذا دخل بها وهی مکرهة فحینئذ لا یثبت الرضا فان اقامت بینة علی الرد فی هذه الصورة ذکر فی فتاوی الفضلی رح انها تقبل وقیل الصحیح انها لا تقبل لان التمکین منها بمنزلة الاقرار بالرضا ولو اقرت بالرضا ثم ادعت الرد لا تصح دعواها ولا تقبل بینتها فکذا هذا	کذا فی المحیط

[1] جیسا کہ ہدایہ میں ہے، اور حاشیہ ہدایہ میں ہے کہ حاصل الکلام یہ ہے کہ اس بحث کا مدار اس پر ہے کہ مذکورہ صورت میں اگرچہ ظاہر الامر کا تقاضا یہ ہے کہ وہ مرد مدعا علیہ ہے اور وہ عورت مدعیہ ہے لیکن بحسب المعنی امر بالعکس ہے، اسلئے کہ وہ خاوند نکاح اور بضعہ کی ملکیت کا مدعی ہے اور وہ عورت بحسب المعنی اسکا انکار کرتی ہے اور اصل

دفعات شق نمبر	چوتھا باب - ولی قرار پانے والوں کے احکام / ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۹-۱۰۸	(ا) اس (مذکورہ باکرہ بالغہ عاقلہ) عورت کا نکاح اس کے ولی نے اس کی اجازت کے بغیر کیا پھر ان دونوں (یعنی خاوند اور بیوی) میں اختلاف ہوا خاوند نے کہا کہ تجھے نکاح کی خبر ملی تو تو چپ رہی تھی اور اس عورت نے کہا کہ نہیں بلکہ میں نے (وہ نکاح) رد کر دیا تھا تو (اس صورت میں) اس عورت کا قول معتبر ہوگا	شرح جامع صغیر
	(ب) پھر اگر (مذکورہ صورت میں) خاوند نے اس پر گواہی قائم کی کہ جب اسے نکاح کی خبر ملی تو وہ چپ رہی تو وہ اس کی بیوی قرار پائے گی ورنہ ان دونوں میں نکاح نہیں ہے اور اس صورت میں امام ابوحنیفہؒ کے قول میں اس عورت پر قسم کھانا عائد نہیں ہوتا اور صاحبینؒ (یعنی امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ) کے ہاں اس عورت پر قسم عائد ہوگی	محیط
	(ج) اور اسی (مذکورہ) حکم پر فتویٰ ہے	شرح نقایہ
	(د) پس جب (مذکورہ صورت میں) اس عورت نے (مذکورہ) قسم کھانے سے انکار کیا تو اس کے انکار کی وجہ سے اس کے خلاف فیصلہ کیا جائے گا	
	(ر) پھر اگر (مذکورہ صورت میں) خاوند نے یہ گواہی قائم کی کہ جب اسے نکاح کی خبر ملی تو وہ چپ رہی تھی اور اس عورت نے یہ گواہی قائم کی کہ اس نے (اس وقت یہ نکاح) رد کر دیا تھا تو (اس صورت میں) عورت کی قائم کردہ گواہی اولیٰ ہے	محیط
	(س) اور (مذکورہ صورت میں) جب گواہوں نے کہا کہ (اس وقت) ہم اس کے پاس تھے ہم نے اسے کچھ کہتے نہیں سنا تو اس سے اس عورت کا چپ رہنا ثابت ہو جائے گا	فتح قدیر
	(ص) اگر (مذکورہ صورت میں) خاوند نے یہ گواہی قائم کی کہ جب اس عورت کو اس نکاح کی خبر دی گئی تو اس نے اس نکاح کی اجازت دی اور اس عورت نے یہ گواہی قائم کی کہ جب اسے نکاح کی خبر دی گئی تو اس نے اس نکاح کو رد کر دیا تو (اس صورت میں) خاوند کی (قائم کردہ) گواہی معتبر ہوگی ؎۱	سراج وہاج
۱۰۹	(ا) اگر اس (مذکورہ) باکرہ (بالغہ عاقلہ) عورت سے اس کے خاوند نے دخول کر لیا تھا پھر اس عورت نے کہا کہ میں (اس نکاح پر) راضی نہیں ہوئی تھی تو اس پر اس عورت کی تصدیق نہ کی جائے گی اور اس عورت کی طرف سے خاوند کو دخول پر قابو دینا اس عورت کی رضامندی قرار پائے گی سوائے اس کے کہ اس مرد نے اس عورت سے جبراً دخول کیا ہو تو پھر اس دخول سے اس عورت کی رضامندی ثابت نہ ہوگی (ب) پھر اگر اس صورت میں اس عورت نے گواہی قائم کی کہ جب اسے نکاح کی خبر ملی تو اس نے وہ نکاح رد کر دیا تھا تو اس صورت کے متعلق فتاویٰ الفضلیؒ میں مذکور ہے کہ وہ گواہی قبول کی جائے گی اور بعض کے قول کے بموجب صحیح حکم یہ ہے کہ وہ گواہی قبول نہ کی جائے گی اس لئے کہ (دخول کے لئے) اس عورت کا قابو دینا، رضامندی کے اقرار کے بمنزلہ ہے	

؎۱ عدم نکاح اور عدم ملکیت بضعہ ہے اور دعووں میں ظاہر الامر اور الفاظ کی بجائے معانی اور مفہوم کا اعتبار ہوتا ہے مفہوم ماخوذ از ہدایہ مع حاشیہ ج ۲ صـ۱۲ - نیز اس کی نظیر کے متعلق حکم نمبر ۶۲/۳۴۹ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات وشق نمبر	الباب الرابع - فی الاولیاء	حـــوالـــہ
۳۴۹-	ولا یقبل علیها قول ولیها بالرضا لانه یقر علیها بثبوت الملک للزوج واقراره علیها بالنکاح بعد بلوغها غیر صحیح	کذا فی شرح المبسوط للامام السرخسیؒ
۱۱۰	رجل زوج ابنته البالغة ولم یعلم الرضا والرد حتی مات زوجها فقال ورثة الزوج انها زوجت بغیر امرها ولم تعلم بالنکاح ولم ترض فلا میراث وقالت زوجنی ابی بامری کان القول قولها ولها المیراث وعلیها العدة وان قالت زوجنی ابی بغیر امری فبلغنی الخبر فرضیت فلا مهر لها ولا میراث	هکذا فی فتاوی قاضیخانؒ
۱۱۱	ولو استأذن الثیب فلا بد من رضاها بالقول وکذا اذا بلغها الخبر	هکذا فی الکافی
۱۱۲	وکما یتحقق رضاها بالقول کقولها رضیت وقبلت واحسنت واصبت وبارک الله لک اولنا ونحوه یتحقق بالدلالة کطلب مهرها ونفقتها وتمکینها من الوطء وقبول التهنئة والضحک بالسرور من غیر استهزاء	کذا فی التبیین
۱۱۳	والثیب اذا زوجت فقبلت الهدیة بعد التزویج فذلک لیس برضا وکذلک لو اکلت من طعامه او خدمته کما کانت تخدمه قبل ذلک	کذا فی الظهیریة

ؒ اسکی نظیر کے متعلق حکم نمبر ۵۶ ب / ۳۴۹ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات شق نمبر	چوتھا باب۔ ولی قرار پانے والوں کے احکام — ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان	حوالہ
-۳۴۹	اور اگر عورت رضامندی کا اقرار کرے اور پھر یہ دعوی کرے کہ اس نے (وہ نکاح) رد کر دیا تھا تو اس کا دعوی صحیح نہیں ہوتا اور اس کی قائم کردہ گواہی قبول نہیں کی جاتی پس اسی طرح اس صورت کا حکم ہے ۱ھ	محیط
	(ج) اور (مذکورہ صورت میں) اس عورت کے ولی کا یہ قول قبول نہ ہوگا کہ وہ عورت (اس نکاح پر) رضامند تھی اس لئے کہ (اس صورت میں) وہ ولی اس عورت پر، خاوند کے لئے (بضعہ کی) ملکیت کے ثبوت کا اقرار کرتا ہے اور اس عورت کی بلوغت کے بعد اس نکاح پر اس کے ولی کا اقرار صحیح نہیں قرار پاتا	شرح مبسوط
۱۱۰	(ا) کسی آدمی نے اپنی بالغہ لڑکی کا نکاح کیا اور ابھی اس لڑکی کا اس نکاح پر راضی ہونا یا اس کا اس نکاح کو رد کرنا معلوم نہ ہوا تھا کہ اس کے (اس) خاوند کی وفات ہو گئی تو خاوند کے وارثوں نے یہ کہا کہ اس عورت کا نکاح اس کے امر کے بغیر کیا گیا اسے اس نکاح کا علم نہیں ہوا اور نہ وہ (اس پر) راضی ہوئی پس (اس عورت کے لئے اس خاوند کے ترکہ سے) میراث نہیں ہے اور اس عورت نے کہا کہ میرا نکاح میرے باپ نے میرے امر سے کیا تو (اس صورت میں) اس عورت کا قول معتبر ہوگا اور اسے میراث ملے گی اور اس پر عدت لازم ہوگی (ب) اور اگر اس عورت نے یہ کہا کہ میرے باپ نے میرا یہ نکاح میرے امر کے بغیر کیا پھر مجھے اس نکاح کی خبر ملی تو میں رضامند ہوئی تو (اس صورت میں) اسے نہ حق مہر ملے گا نہ میراث ملے گی	قاضیخان
۱۱۱	(ا) اگر ثیبہ (یعنی غیر باکرہ) عورت سے (نکاح کی) اجازت لی جائے تو اس کی رضامندی قول سے ضروری ہے اسی طرح یہی حکم اس صورت میں کہ جب اسے نکاح کی خبر ملی (تو اس کی رضامندی قول سے ضروری ہے اس کا چپ رہنا رضامندی کے لئے کفایت نہیں کرتا) ۲ھ	کافی
۱۱۲	(ا) اور (مذکورہ صورت میں) اس ثیبہ (یعنی غیر باکرہ) عورت کی رضامندی جس طرح اس کے قول سے متحقق ہوتی ہے مثلاً اس نے یوں کہا کہ میں راضی ہوتی یا میں نے قبول کیا یا تو نے اچھا کیا یا تو نے ٹھیک کیا یا اللہ تجھے برکت دے یا اللہ تعالی نے ہمیں برکت دے یا اس قسم کے الفاظ کہے (ب) اسی طرح (نکاح کی اجازت میں) اس (ثیبہ) عورت کی رضامندی دلالۃ بھی متحقق ہوتی ہے مثلاً اس عورت کا اپنا حق مہر طلب کرنا یا اپنا نان نفقہ طلب کرنا یا خاوند کو اپنے سے وطی کا قابو دینا یا اس کا مبارکباد قبول کرنا اور خوشی سے ہنسنا جبکہ وہ ہنسی تمسخر کے طور پر نہ ہو	تبیین
۱۱۳	(ا) جب ثیبہ (یعنی غیر باکرہ) عورت کا نکاح کیا گیا تو اس نکاح کے بعد اس نے خاوند کا تحفہ قبول کیا تو تحفہ قبول کر لینا (اس نکاح کے لئے) رضامندی نہیں قرار پاتا (ب) اسی طرح یہی حکم اس صورت میں ہے کہ اگر اس عورت نے اس خاوند کا کھانا کھایا یا اس کی خدمت کی جیسا کہ پہلے کرتی تھی (تو ایسا کرنا اس نکاح کے لئے رضامندی نہیں قرار پاتا)	ظہیریہ

۲ھ حکم نمبر $\frac{75}{349}$ مع حاشیہ ملاحظہ ہو اور اس کی نظیر کے متعلق حکم نمبر $\frac{56، 79، 85}{349}$ اور $\frac{52}{350}$ ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات وشق نمبر	الباب الرابع۔ فی الاولیاء	حوالہ
۳۴۹-۱۱۴	ولوخلا بها برضاها هل يكون اجازة لارواية لهذا المسئلة قال و عندى ان هذا اجازة	كذا فى الظهيرية
۱۱۵	وان زالت بكارتها بوثبة اوحيضة اوجراحة اوتعنيس فهى فى حكم الابكار	كذا فى الكافى
۱۱۶	وان زالت بكارتها بزنا فكذلك عند ابى حنيفة رح وعندهما لا يكتفى بسكوتها فان اخرجت واقيم عليها الحد فالصحيح انه لا يكتفى بسكوتها وكذا اذا صار الزنا عادة لها	كذا فى الكافى
۱۱۷	واذا مات زوج البكر بعد ما خلا بها قبل ان يدخل بها تزوج كما تزوج الابكار	هكذا فى الخلاصة
۱۱۸	وكذا لو وقعت الفرقة بين العنين وامرأته	هكذا فى الخلاصة
۱۱۹	وكذا لو زالت بكارتها بحنف الاستنجاء	هكذا فى الخلاصة
۱۲۰	ولو زالت بكارتها بنكاح فاسد او جومعت بشبهة تزوج كما تزوج الثيب	هكذا فى الخلاصة

ے ۱ باکرہ سے نکاح کی اجازت کے متعلق حکم $\frac{۷۵}{۳۴۹}$ کا حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ے ۲ حکم نمبر $\frac{۷۵}{۳۴۹}$ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)
ے ۳ حکم نمبر $\frac{۷۵}{۳۴۹}$ مع حاشیہ ملاحظہ ہو اور اس کی نظیر کے متعلق حکم نمبر $\frac{۴}{۳۳۸}$ مع حاشیہ ملاحظہ ہوں (مترجم) ے ۴ حکم نمبر $\frac{۷۵}{۳۴۹}$

دفعات و شق نمبر	چوتھا باب۔ ولی قرار پانے والوں کے احکام ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۹-۱۱۴	اگر (مذکورہ صورت میں) اس (خاوند) نے اس (ثیبہ) عورت سے اس کی رضامندی سے خلوت کی (یعنی بغیر دخول اور بغیر کسی مانع جماع کے اس کے ساتھ تنہائی میں رہا) توکیا ایسا کرنا (اس نکاح کے لئے) اس عورت کی رضامندی قرار پائے گی؟ تو اس صورت کے حکم کے متعلق کوئی روایت مروی نہیں ہے اور شیخ رح نے فرمایا کہ میرے ہاں ایسا کرنے سے (اس نکاح کے لئے) اجازت قرار پائے گی	ظہیریہ
۱۱۵	اگر کسی عورت کی بکارت (کی جھلی) کودنے سے یا حیض سے یا زخم سے یا عرصہ تک نکاح نہ کرنے سے زائل ہو گئی تو وہ عورت، باکرہ عورت کے حکم میں ہے لہ	کافی
۱۱۶	اگر کسی عورت کی بکارت (کی جھلی) زنا سے زائل ہوگئی تو بھی امام ابو حنیفہ رح کے ہاں یہی حکم ہے (یعنی وہ باکرہ کے حکم میں ہے) اور صاحبین رح (یعنی امام ابو یوسف اور امام محمد رح) کے ہاں (اس صورت میں اس کے نکاح میں اس کی رضامندی لینے کے لئے) اس کے چپ رہنے پر اکتفا نہ کیا جائے گا پھر اگر اسے باہر لاکر اس پر (زنا کی) حد قائم کی گئی تو صحیح حکم یہ ہے کہ (اس صورت میں بھی اس کے نکاح میں اس کی رضامندی لینے کے لئے) اس کے چپ رہنے پر اکتفا نہ کیا جائے گا۔ اور یہی حکم اس صورت میں ہے کہ جب زنا اس عورت کی عادت ہوگئی ہو ۲ہ	کافی
۱۱۷	اگر کسی باکرہ عورت کا خاوند اس کے ساتھ خلوت کرنے (یعنی بغیر کسی مانع جماع کے اس کے ساتھ تنہائی میں رہنے) کے بعد اور اس سے دخول کرنے سے پہلے وفات پا گیا تو اس عورت کا نکاح اس طرح (کے احکام کے بموجب) کیا جائے گا جس طرح کہ باکرہ عورت کے نکاح کے لئے حکم ہوتا ہے ۳ہ	خلاصہ
۱۱۸	اسی (مذکورہ) حکم کی طرح یہی حکم اس صورت میں ہے کہ عنین (یعنی نامرد) اور اس کی (باکرہ) بیوی کے درمیان علیحدگی واقع ہوئی (یعنی وہ نکاح فسخ ہوا) تو اس عورت کا نکاح باکرہ عورت کی طرح ہوگا ۴ہ	خلاصہ
۱۱۹	اسی (مذکورہ) حکم کی طرح یہی حکم اس صورت میں ہے کہ اگر استنجا کے خزف (یعنی ٹھیکری) سے کسی عورت کی بکارت (کی جھلی) زائل ہوگئی (تو اس کا نکاح باکرہ عورت کے نکاح کے احکام کی طرح ہوگا ۵ہ	خلاصہ
۱۲۰	اور اگر کسی عورت سے فاسد نکاح ہوا (اور اس نکاح کی بنا پر اس سے وطی کی گئی) یا شبہ میں اس سے وطی کی گئی اور (ان صورتوں میں) اس کی بکارت (کی جھلی) زائل ہوگئی تو پھر اس کا نکاح اس طرح (کے احکام کے بموجب) کیا جائے گا جس طرح کہ ثیبہ (یعنی غیر باکرہ) عورت کے نکاح کے لئے حکم ہوتا ہے ۶ہ	خلاصہ

مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۵ہ حکم نمبر ۵/۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۶ہ حکم نمبر ۵/۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات وشق نمبر	الباب الخامس فی الاکفاء — الاکفاء	حوالہ
	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	
	الباب الخامس فی الاکفاء	
	دفعات ۳۵۰ تا ۳۵۰ ، عنوان ۱ تعداد شق ۴۲	
۳۵۰-	**فی الاکفاء** تعداد شق ۴۲	
۱	الکفاءۃ معتبرۃ فی الرجال للنساء للزوم النکاح ۔	کذا فی محیط السرخسی
۲	ولا تعتبر فی جانب النساء للرجال	کذا فی البدائع
۳	فاذا تزوجت المرأۃ رجلاً غیرا منها فلیس للولی ان یفرق بینھما فان الولی لا یتعیر بان یکون تحت الرجل من لا یکافؤہ کذا فی شرح المبسوط للامام السرخسیؒ	
۴	الکفاءۃ تعتبر فی اشیاء (منھا النسب) فقریش بعضھم اکفاء لبعض کیف کانوا حتی ان القرشی الذی لیس بھاشمی یکون کفأً للھاشمی	کذا فی فتاوی قاضیخان
۵	وغیر القرشی من العرب لا یکون کفأً للقرشی	کذا فی فتاوی قاضیخان
۶	والعرب بعضھم اکفاء لبعض الانصاری والمھاجری فیہ سواء	کذا فی فتاوی قاضیخان
	وبنو باھلۃ لیسوا باکفاء لعامۃ العرب والصحیح ان العرب کلھم اکفاء کذا ذکرہ ابو الیسرؒ فی مبسوطہ	کذا فی الکافی

۱؎ جیساکہ ہدایہ میں ہے اور لکھا ہے کہ اس لئے کہ شریف عورت ، خسیس مرد کے تحت ہونے کو ناپسند کرتی ہے اور مرد کو اپنے سے کمتر عورت میں ناگواری نہیں اس لئے کہ وہ عورت اس کے تحت ہے ۔مفہوم ماخوذ از ہدایہ ج ۲ ص ۱۶ ، ص ۱۷ ۔حکم ۱ تا ۳، ۴۶، ۶۰ / ۳۵۰ ، ۱ / ۳۴۹ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۲؎ حکم نمبر ۱ / ۳۵۰ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۳؎ حکم نمبر ۱ / ۳۵۰ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۴؎ ہاشمی اور قرشی کی وضاحت کے متعلق واضح ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ نسب یوں ہے ۔حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر الملقب بقریش بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان الخ اس طرح آنحضرت

دفعات شق نمبر	پانچواں باب ۔ کفو ہونے کے احکام — کفو ہونے کے احکام کا بیان	حوالہ

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

پانچواں باب کفو قرار پانیوالوں کے احکام

دفعات ۳۵۰ تا ۳۵۰، عنوان ۱، تعداد شق ۷۲

دفعات شق نمبر	متن	حوالہ
۳۵۰ -	**کفو قرار پانے والے** اور اسمیں ۷۲ شقیں ہیں	
۱	کفو (یعنی ہمسر و برابر ہونے) کا اعتبار مردوں میں عورتوں کے لئے لزوم نکاح کے لئے ہے ۱ھ	محیط سرخسی
۲	اور (نکاح میں) عورتوں کا مردوں کے لئے کفو ہونا معتبر نہیں ہے ۲ھ	بدائع
۳	پس جب کسی عورت نے کسی ایسے مرد سے نکاح کیا جو (کفو ہونے میں) اس عورت سے بہتر ہے تو (اس عورت کے) ولی کو یہ اختیار نہ ہوگا کہ وہ ان میں علیحدگی کرائے اس لئے کہ کسی مرد کے نیچے ایسی عورت کا ہونا جو اس کی کفو نہیں ہے اس عورت کے ولی کے لئے باعث عار نہیں ہوتا ۳ھ	شرح مبسوط
۴	(نکاح میں) کفو قرار پانے میں کئی امور کا اعتبار ہے (جن کی مذکورہ تعداد چھ ہے)، ان میں سے ایک امر نسب کے اعتبار سے کفو ہونا ہے پس قریش کے بعض (نکاح میں) بعض کے کفو قرار پاتے ہیں خواہ (قریش کے قبائل میں سے)، وہ کیسے ہی قریشی ہوں حتیٰ کہ وہ قریشی جو ہاشمی نہیں ہے وہ ہاشمی (قریشی) کے لئے کفو قرار پاتا ہے ۴ھ	قاضیخان
۵	عرب کے وہ لوگ جو قریشی نہیں ہیں وہ (نکاح میں)، قریش کے کفو قرار نہیں پاتے ۵ھ	قاضیخان
۶	(ا) (قریش کے علاوہ)، عرب کے لوگ (نکاح میں) ایک دوسرے کے کفو قرار پاتے ہیں اس میں انصاری اور مہاجری برابر ہیں ۶ھ	قاضیخان
	(ب) اور (عربوں میں سے) بنو باھلہ (نکاح میں)، عام عربوں کے کفو نہیں قرار پاتے اور صحیح حکم یہ ہے کہ (قریش کے علاوہ)، تمام عرب باہم کفو ہیں ابوالیسرؒ نے اپنی مبسوط میں یوں ہی ذکر کیا ہے	کافی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ نسب (تقریباً) ۶۰ ساٹھ واسطوں کے بعد حضرت اسمٰعیل بن حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جا ملتا ہے اور اسطرح حضرت ابراہیم علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی باسٹھویں جد میں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اوپر تقریباً ۱۹ ستره واسطوں کے بعد سلسلہ نسب حضرت آدم علیہ السلام سے جا ملتا ہے اس لحاظ سے آدم علیہ السلام ہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسی نمبر پر جد قرار پاتے ہیں۔ مفہوم ماخوذ از رحمۃ للعالمین ج ۲ ص ۱۲ تا ص ۲۰ مؤلفہ قاضی محمد سلمان منصور پوری ریٹائرڈ سیشن جج ریاست پٹیالہ۔ تو مذکورہ سلسلہ نسب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تیسرے نمبر پر آپ کے جد ہاشم کی اولاد بنو ہاشم اور گیارہویں نمبر پر آپ کے جد قریش کی اولاد قریشی قرار پاتی ہے۔ حکم نمبر ۱ تا ۸/۳۵۰ نیز حکم نمبر ۲۰ تا ۲۳، ۵۸، ۷۳/۳۵۰ ملاحظہ ہوں (مترجم)، ۵ھ حکم نمبر ۴/۳۵۰ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ۶ھ انصاری سے مراد مدینہ منورہ کے وہ انصار جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نصرت کی اور مہاجری سے مراد وہ مہاجر جو ہجرت کرکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاں چلے گئے (مترجم)

دفعات و شق نمبر	الباب الخامس۔ فی الاکفاء	حوالہ
۳۵۰-۷	والموالی وھم غیر العرب لا یکونون اکفاء للعرب والموالی بعضھم اکفاء لبعض	کذا فی العتابیة
۸	قالوا الحسیب کفؤ للنسیب حتی ان الفقیہ یکون کفأ للعلویة[1] ذکرہ قاضیخان والعتابی	فی جوامع الفقہ
	وفی الینابیع والعالم کفؤ للعربیة والعلویة والاصح انہ لا یکون کفأ للعلویة	کذا فی غایة السروجی
۹	(ومنھا اسلام الآباء) من اسلم بنفسہ ولیس لہ اب فی الاسلام لا یکون کفؤ لمن لہ اب واحد فی الاسلام	کذا فی فتاوی قاضیخان
۱۰	ومن لہ اب واحد فی الاسلام لا یکون کفأ لمن لہ ابوان فصاعدا فی الاسلام	کذا فی البدائع
۱۱	والذی اسلم بنفسہ لا یکون کفأ للتی بھا ابوان او ثلاثة فی الاسلام ویکون کفأ لمثلہ ھذا اذا کان فی موضع قد تباعد عھد الاسلام وطال واما اذا کان العھد قریبا بحیث لا یعیر ولا یکون ذلک عیبا فانہ یکون کفأ[2]	کذا فی السراج الوھاج
۱۲	ومن لہ ابوان فی الاسلام کان کفأ لامرأة لھا ثلاثة آباء فی الاسلام او اکثر[3]	کذا فی المحیط
۱۳	رجل ارتد والعیاذ باللہ ثم اسلم فھو کفؤ لمن لم تجر علیہ ردة[4]	کذا فی القنیة
۱۴	(ومنھا الحریة) فالمملوک کیف کان لا یکون کفأ للحرة	کذا فی فتاوی قاضیخان
۱۵	وکذا المعتق ابوہ لا یکون کفأ للحرة الاصلیة	کذا فی فتاوی قاضیخان
۱۶	والمعتق یکون کفأ لمثلہ	کذا فی شرح الطحاوی

[1] حسب اور نسب کے مفہوم کے متعلق حکم ۷/۱۵۸ مع حاشیہ ملاحظہ ہو اور علوی سے مراد، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وہ اولاد جو حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے علاوہ سے ہو (مترجم)، [2] حکم نمبر ۹ تا ۱۳، ۲۳، ۲۴/۳۵۰ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، [3] یعنی جس مسلمان کی دو پشتیں مسلمان ہوں وہ نکاح میں دو سے زیادہ پشتوں والے مسلمان کا کفو قرار پاتا ہے۔ اسکی نظیر کے متعلق حکم نمبر ۱۸/۳۵۰ ملاحظہ ہو (مترجم)، [4] ارتداد و مرتد کے متعلق حکم ۲۹۰ تا ۲۹۲

دفعات شق نمبر	پانچواں باب کفو ہونے کے احکام — کفو ہونے کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۵۰-۷	موالی (یعنی معاہدہ حلیف) وہ جو غیر عرب ہیں وہ (نکاح میں) عربوں کے کفو نہیں قرار پاتے البتہ وہ موالی باہم ایک دوسرے کے کفو قرار پاتے ہیں	عتابیہ
۸	(ا) مشائخ رح کا قول ہے کہ جو شخص (بہتر) حسب والا ہو وہ (نکاح میں اس سے بہتر) نسب والے کی کفو قرار پاسکتا ہے حتی کہ ایک فقیہ عالم دین ایسی عورت کا کفو قرار پاسکتا ہے جو علویہ ہو ؎۱	قاضیخان، عتابی
	(ب) الینابیع میں ہے کہ عالم دین (نکاح میں) عربیہ اور علویہ عورت کا کفو قرار پاسکتا ہے اور زیادہ صحیح حکم یہ ہے کہ وہ علویہ عورت کا کفو نہیں قرار پاتا	غایہ سروجی
۹	(نکاح میں) کفو قرار پانے کے امور میں سے ایک امر باپ دادا کے مسلمان ہونے میں کفو ہونا ہے جو آدمی خود اسلام لے آیا ہے اور (اس کے باپ دادا میں سے) اس کا ایک باپ (یعنی ایک پشت) بھی اسلام میں نہیں ہے تو وہ ایسے شخص کا کفو نہ قرار پائے گا جس کا ایک باپ (یعنی جس کی ایک پشت) اسلام میں ہے ؎۲	قاضیخان
۱۰	جس شخص (کے آباء میں سے اس) کی ایک پشت مسلمان ہے وہ (نکاح میں) اس شخص کا کفو نہ قرار پائے گا جس کے (آباء میں سے) دو یا زیادہ پشتیں اسلام میں ہیں	بدائع
۱۱	جو آدمی خود اسلام لے آیا ہے وہ (نکاح میں) اس عورت کا کفو قرار پائے گا جس کے (آباء میں سے) دو یا تین پشتیں اسلام میں ہیں البتہ وہ آدمی (اس حیثیت میں) اپنے مثل کی عورت کا کفو قرار پائے گا یہ حکم اس صورت میں ہے کہ وہ ایسی جگہ میں ہو جہاں اسلام کا عہد دور کا اور لمبے عرصہ سے ہو اور اگر (وہاں) اسلام کا عہد قریب کا ہو بایں طور کہ (اس امر سے) عار نہ ہو اور ایسا ہونا عیب نہ قرار پائے گا تو پھر وہ آدمی (اس عورت کا) کفو قرار پائے گا	سراج وہاج
۱۲	جس آدمی کے (آباء میں سے) دو پشتیں اسلام میں ہوں تو وہ (نکاح میں) اس عورت کا کفو قرار پائے گا جس کے (آباء میں) تین یا زیادہ پشتیں اسلام میں ہوں ؎۳	محیط
۱۳	کوئی مرد العیاذ باللہ مرتد ہو کر مسلمان ہو گیا تو وہ (نکاح میں) اس کا کفو قرار پاتا ہے جو (مسلمان) ارتداد کا مرتکب نہیں ہوا ؎۴	قنیہ
۱۴	(نکاح میں) کفو قرار پانے کے امور میں سے ایک امر حریت (یعنی آزاد ہونے میں کفو ہونا) ہے پس مملوک (یعنی غلام) خواہ کسی قسم کا ہو (نکاح میں) آزاد عورت کا کفو نہیں قرار پاتا ؎۵	قاضیخان
۱۵	اسی (مذکورہ) حکم کی طرح جس کا باپ غلامی سے آزاد ہوا ہو وہ (نکاح میں) اصلی آزاد عورت کا کفو نہیں قرار پاتا	قاضیخان
۱۶	(غلامی سے) آزاد شدہ مرد (نکاح میں) اپنی جیسی آزاد شدہ عورت کا کفو قرار پاتا ہے	شرح الطحاوی

؎ مع حواشی ملاحظہ ہوں اور درمختار و رد المحتار میں ہے کہ دو ذمیوں کے مابین نکاح میں کفو کا اعتبار نہیں ہے البتہ ان میں فتنہ کی تسکین کیلئے اقدام کیا جا سکتا ہے اس لئے کہ قاضی (یعنی حاکم مجاز) ان میں فتنہ کی تسکین پر بھی مامور ہے جیسا کہ مسلمانوں کے مابین فتنہ کی تسکین پر مامور ہے مفہوم ماخوذ از درمختار و رد المحتار ج ۲ ص ۳۴۷ (مترجم)، ؎۵ حکم نمبر ۱۴ تا ۲۴ / ۳۵۰ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات وشق نمبر	الباب الخامس۔ فی الاکفاء	حوالہ
۳۵۰-۱۷	والمعتق ابوہ لایکون کفأً للمرأۃ التی لہا ابوان فی الحریۃ	کذا فی فتاوی قاضیخان
۱۸	والذی ھو حر مسلم فی الاصل بابیہ وجدہ بان ولد جدہ حرا مسلما کفءٌ لمن لہا آباء احرار مسلمون ولو کان جدہ معتقا او کافرا اسلم لا یکون کفأً لہا	کذا فی العتابیۃ
۱۹	والمعتق لایکون کفأً لامرأۃ امہا حرۃ الاصل وابوہا معتق وقیل لا روایۃ لہذہ المسئلۃ	کذا فی العتابیۃ
۲۰	ومولاۃ اشرف القوم لا تکون کفأً لمولی الوضیع لان الولاء بمنزلۃ النسب حتی ان مولاۃ بنی ہاشم اذا زوجت نفسہا من مولی العرب کان لمعتقہا حق التعرض	ہکذا فی شرح الطحاوی
۲۱	ومولاۃ الہاشمی لا تکافئ مولی القرشی	کذا فی التمرتاشی
۲۲	معتقۃ اشرف القوم تکون کفأً للموالی	کذا فی الذخیرۃ
۲۳	وتعتبر الکفاءۃ فی الحریۃ والاسلام فی حق العجم لانہم کانوا یفتخرون بہما دون النسب	ہکذا فی التبیین
	اما فی حق العرب فاسلام الاب لیس بشرط	کذا فی المحیط
۲۴	فلو تزوج عربی لہ اب کافر بعربیۃ لہا آباء فی الاسلام فہو کفءٌ و اما الحریۃ فہی لازمۃ للعرب لانہ لا یجوز استرقاقہم	کذا فی البحر الرائق

[1] اس کی نظیر کے متعلق حکم نمبر ۱۲/۳۵۰ ملاحظہ ہو (مترجم)

[2] حکم نمبر ۱۴/۳۵۰ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [3] جیساکہ درمختار میں ہے کہ شرافت میں کم درجہ کی قوم کا آزاد کردہ مرد، شرافت میں اونچے درجہ کی قوم کی آزاد کردہ باندی کا کفو قرار نہیں پاتا اور ردالمحتار میں ہے کہ عام عرب کا آزاد کردہ مرد بنوہاشم کی آزاد کردہ باندی

دفعات شق نمبر	پانچواں باب کفو ہونے کے احکام — کفو ہونے کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۵۰-۱۷	جس آدمی کا باپ (غلامی سے) آزاد ہوا ہو وہ (نکاح میں) اس عورت کا کفو قرار نہیں پاتا جس کی دو پشتیں آزاد ہوں	قاضیخان
۱۸	(ا) وہ آدمی جو باپ داوا سے آزاد مسلمان ہو بایں طور کہ اس کا دادا آزاد مسلمان پیدا ہوا ہو تو وہ (نکاح میں) اس عورت کا کفو قرار پاتا ہے جس کے آبار میں کئی پشتوں تک آزاد مسلمان ہوں (ب) اور اگر اس آدمی کا دادا آزاد شدہ ہو یا وہ کافر سے مسلمان ہوا ہو تو وہ (نکاح میں) اس (مذکورہ) عورت کا کفو قرار نہیں پاتا (جس کے آبار میں کئی پشتوں تک مسلمان ہوں) ۱؎	غنابیہ
۱۹	(ا) اور (غلامی سے) آزاد شدہ مرد (نکاح میں) اس عورت کا کفو نہیں قرار پاتا جس عورت کی ماں اصل میں آزاد عورت ہو اور اس کا باپ (غلامی سے) آزاد شدہ ہو (ب) اور بعض کا قول یہ ہے کہ اس مسئلہ کے حکم کے متعلق کوئی روایت نہیں ہے ۲؎	عنابیہ
۲۰	اور شرافت میں اونچے درجہ کی قوم کی آزاد کردہ باندی، شرافت میں اُسے کم درجہ قوم کے آزاد کردہ غلام کی کفو نہیں قرار پاتی اس لئے کہ ولاء (یعنی آزاد کرنے کا حق) بمنزلہ نسب کے ہے حتی کہ اگر بنو ہاشم کی آزاد کردہ باندی نے اپنا نکاح، کسی (عام یعنی غیر قریشی) عرب کے آزاد کردہ غلام سے کیا تو اس باندی کے آزاد کرنے والے کو اعتراض کا حق ہوگا (اور وہ اس نکاح کو غیر کفو میں ہونا قرار دیکر فسخ کرانے کا حق رکھے گا) ۳؎	شرح الطحاوی
۲۱	ہاشمی کی آزاد کردہ باندی، (نکاح میں) قریشی کے آزاد کردہ غلام کی کفو نہیں قرار پاتی ۴؎	تمرتاشی
۲۲	شرافت میں اونچے درجہ کی قوم کی آزاد کردہ باندی (نکاح میں) اس قوم کے موالی (یعنی معاہد حلیف) کی کفو قرار پاتی ہے ۵؎	ذخیرہ
۲۳	(ا) آزاد ہونے اور مسلمان ہونے میں (نکاح کے لئے) کفو ہونے کا اعتبار عجم (یعنی غیر عرب) کے حق میں ہے اس لئے کہ وہ ان (مذکورہ) دونوں امور (یعنی آزادی اور اسلام) کو موجب افتخار سمجھتے ہیں نہ کہ نسب کو ۶؎	تبیین
	(ب) اور عرب کے حق میں اس کے باپ کا مسلمان ہونا (نکاح میں کفو ہونے کے لئے) شرط نہیں ہے ۷؎	محیط
۲۴	پس (مذکورہ حکم کی بنا پر) اگر کسی ایسے عربی نے جس کا باپ کافر ہو کسی ایسی عربیہ عورت سے نکاح کیا جس کی کئی پشتیں اسلام میں ہیں تو وہ عورت اس عرب کی (نکاح میں) کفو قرار پائے گی اور آزاد ہونا عرب کے حق میں لازم ہے اس لئے کہ ان کا رقیق بنانا (یعنی غلام بنانا) جائز نہیں ہوتا ۸؎	بحرالرائق

کا کفو قرار نہیں پاتا مفہوم ماخوذ از درمختار و رد المحتار ج ۲ صفحہ ۳۴۷ ۔ حکم نمبر ۲۰ تا ۲۴/۳۵۰ نیز ۴/۳۵۰ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۴؎ حکم نمبر ۲۰، ۲۳/۳۵۰ نیز ۴/۳۵۰ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۵؎ حکم نمبر ۲۰/۳۵۰ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۶؎ عجم کے مفہوم کے متعلق رد المحتار میں ہے کہ وہ جو قبائل عرب میں سے کسی کے منسوب نہیں انہیں موالی اور عتقاء بھی کہا جاتا ہے اور ہمارے زمانہ کے عام شہروں اور بستیوں والے ان ہی میں سے ہیں خواہ وہ عربی بولتے ہوں یا اسکے علاوہ زبان بولتے ہوں لیکن ان میں سے جن کی (عربی) نسب معروف ہو وہ ان میں شامل نہیں ہیں مثلاً وہ جو نسب کے لحاظ سے خلفاء اربعہؓ یا انصارؓ وغیرہ سے منسوب ہوں مفہوم ماخوذ از رد المحتار ج ۲ صفحہ ۳۴۶ (مترجم) ۷؎ حکم نمبر ۴، ۹، ۱۴، ۲۴/۳۵۰ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۸؎ حکم نمبر ۴، ۹، ۱۴، ۲۳/۳۵۰ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات وشق نمبر	الباب الخامس - فی الاکفاء — الاکفاء	حوالہ
۳۵۰-۲۵	(ومنها الکفاءة فی المال) وهو ان یکون مالکا للمهر والنفقة وهو المعتبر فی ظاهر الروایة حتی ان من لا یملکهما او لا یملک احدهما لا یکون کفأ	کذا فی الهدایة
۲۶	موسرة کانت المرأة او معسرة	هکذا فی التجنیس والمزید
۲۷	ولا تعتبر الزیادة علی ذلک حتی ان من کان قادرا علی المهر والنفقة کان کفأً لها وان کانت هی صاحبة اموال کثیرة هو الصحیح من المذهب	کذا فی المحیط
۲۸	وان کان یقدر علی نفقتها بالکسب ولا یقدر علی المهر اختلف المشائخ رح فیه عامتهم علی انه لا یکون کفأ	کذا فی المحیط
۲۹	والمراد بالمهر المعجل وهو ما تعارفوا تعجیله ولا یعتبر الباقی ولو کان حالا	کذا فی التبیین
۳۰	قال ابو نصر رح یعتبر فی النفقة قوت سنة وکان نصیر رح یقول یعتبر قوت شهر وهو الاصح	هکذا فی التجنیس والمزید
۳۱	وعن ابی یوسف رح اذا کان قادرا علی المهر ویکسب کل یوم ینفق علیها کان کفأً وهو الصحیح	کذا فی شرح الجامع الصغیر لقاضیخان
۳۲	والاحسن فی المحترفین ما قال ابو یوسف رح	کذا فی فتاوی قاضیخان
۳۳	ثم انما تعتبر القدرة علی النفقة اذا کانت المرأة کبیرة او صغیرة تصلح للجماع اما اذا کانت صغیرة لا تصلح للجماع فلا تعتبر القدرة علی النفقة لانه لا نفقة لها فی هذه الصورة ویکتفی بالقدرة علی المهر	کذا فی الذخیرة
۳۴	رجل تزوج امرأة وهو فقیر فترکت له المهر لا یکون کفأً لانه انما یعتبر حالة العقد	کذا فی التجنیس والمزید

۱؎ حکم نمبر ۲۵ تا ۳۲/۳۵۰ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۲؎ حکم نمبر ۲۵/۳۵۰ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۳؎ حکم نمبر ۲۵ تا ۳۲/۳۵۰ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۴؎ حکم نمبر ۲۸ تا ۳۲/۳۵۰ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۵؎ حکم نمبر ۳۰/۳۵۰

دفعات شق نمبر	پانچواں باب۔ کفو ہونے کے احکام — کفو ہونے کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۵۰۔۲۵	(نکاح میں) کفو قرار پانے کے امور میں سے ایک امر مال میں کفو ہونا ہے اور مال میں کفو سے مراد یہ ہے کہ وہ مرد حق مہر اور نفقہ کا مالک ہو ظاہر روایت میں یہی معتبر ہے حتیٰ کہ جو مرد ان (مذکورہ) دونوں (یعنی حق مہر اور نفقہ) کا مالک نہیں ہے یا وہ ان دونوں میں سے ایک کا مالک نہیں ہے تو وہ (نکاح میں) کفو نہ قرار پائے گا [1]	ہدایہ
۲۶	(مذکورہ حکم میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ) وہ عورت خوشحال ہو یا تنگدست ہو (حکم برابر ہے) [2]	تجنیس مزید
۲۷	اور (مذکورہ حکم میں) اس (مذکورہ) سے زیادہ ہونے کا اعتبار نہیں ہے حتیٰ کہ جو آدمی حق مہر اور نفقہ پر قادر ہے وہ اس عورت کا کفو قرار پائے گا اگرچہ وہ عورت بہت مالدار ہو۔ مذہب سے یہی حکم صحیح ہے	محیط
۲۸	اگر کوئی مرد، کمائی کر کے اس عورت کے نفقہ پر قادر ہو اور وہ حق مہر پر قادر نہ ہو تو اس کے حکم کے متعلق مشائخ کا اختلاف ہے عام مشائخ کے ہاں حکم یہ ہے کہ (اس صورت میں) وہ (نکاح میں اس عورت کا) کفو نہ قرار پائیگا	محیط
۲۹	(نکاح میں کفو قرار پانے کے لئے) مہر (کا مالک ہونے) سے مراد مہر معجل ہے اور مہر معجل اسی قدر ہے جس کا فی الحال دینا متعارف ہو اور باقی حق مہر کا مالک ہونا کفو قرار پانے میں معتبر نہیں اگرچہ وہ (بھی) فی الحال ہو	تبیین
۳۰	(ا) شیخ ابو نصرؒ کا قول ہے کہ (نکاح میں کفو قرار پانے کے لئے) نفقہ کا مالک ہونے سے مراد، ایک سال بھر کے نفقہ کا اعتبار کیا جائے گا (ب) اور شیخ نصیرؒ یہ کہتے تھے کہ ایک مہینہ بھر کے نفقہ کا اعتبار کیا جائے گا اور یہی حکم زیادہ صحیح ہے [4]	تجنیس مزید
۳۱	امام ابو یوسفؒ سے مروی ہے کہ جب کوئی مرد حق مہر پر قادر ہو اور وہ ہر روز عورت کے نفقہ کے لئے کما سکتا ہو تو وہ (نکاح کے لئے) کفو قرار پاتا ہے اور یہی حکم صحیح ہے [5]	شرح جامع صغیر
۳۲	اور (نکاح میں کفو قرار پانے کے لئے نفقہ پر قدرت کے متعلق) اہل حرفہ کے حق میں امام ابو یوسفؒ کا (مذکورہ $\frac{۳۱}{۳۵۰}$) قول زیادہ اچھا ہے	قاضیخان
۳۳	پھر یہ حکم بھی ہے کہ (نکاح میں کفو قرار پانے کے لئے) نفقہ پر قادر ہونے کا اعتبار اس صورت میں ہے کہ جب وہ عورت بڑی (یعنی بالغہ) ہو یا چھوٹی (یعنی ایسی نابالغہ ہو جو جماع کے قابل ہو) اور اگر وہ ایسی چھوٹی ہو جو جماع کے قابل نہ ہو تو (اس سے نکاح میں کفو قرار پانے کے لئے اس کے) نفقہ پر قادر ہونے کا اعتبار نہیں ہے اس لئے کہ اس صورت میں اس کے لئے نفقہ (لازم) نہیں ہوتا اور پھر (نکاح میں کفو قرار پانے کے لئے) حق مہر پر قادر ہونا کفایت کر جاتا ہے	ذخیرہ
۳۴	کسی مرد نے ایک عورت سے اس حال میں نکاح کیا کہ وہ مرد فقیر (یعنی نادار) تھا پس اس عورت نے حق مہر معاف کر دیا تو اس صورت میں وہ مرد اس (نکاح میں) اس عورت کا کفو نہ قرار پائے گا اس لئے کہ نکاح منعقد ہوتے وقت اس کا (یعنی حق مہر پر قادر ہونے کا) اعتبار کیا جائے گا	تجنیس مزید

مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات تشریح نمبر	الباب الخامس - فی الاکفاء	حوالہ
۳۵۰-۳۵	رجل زوج اختہ الصغیرۃ من صبی لہ طاقۃ النفقۃ ولیس لہ طاقۃ المہر فقبل الاب النکاح وھو غنی جاز لانہ یعد غنیا بغنی الاب فی حق المہر دون النفقۃ لان العادۃ جرت فیما بین الناس انہم یتحملون مہور الابناء الصغار دون النفقۃ	کذا فی الذخیرۃ
۳۶	ولو کان علیہ دین بقدر المہر کان کفأً لان لہ ان یقضی ای الدینین شاء	کذا فی النہر الفائق
۳۷	(ومنہا الدیانۃ) تعتبر الکفاءۃ فی الدیانۃ وھذا قول ابی حنیفۃ رح وابی یوسف رح وھو الصحیح	کذا فی الہدایۃ
	فلا یکون الفاسق کفأً للصالحۃ	کذا فی المجمع
	سواء کان معلن الفسق اولم یکن	کذا فی المحیط
	وذکر السرخسی رح ان الصحیح من مذھب ابی حنیفۃ رح ان الکفاءۃ من حیث الصلاح غیر معتبرۃ	کذا فی السراج الوھاج
۳۸	رجل زوج ابنتہ الصغیرۃ من رجل علی ظن انہ صالح لایشرب الخمر فوجدہ الاب شریبا مدمنا وکبرت الابنۃ فقالت لا ارضی بالنکاح ان لم یعرف ابوھا بشرب الخمر وغلبۃ اھل بیتہ الصالحون فالنکاح باطل ای یبطل وھذہ المسئلۃ بالاتفاق	کذا فی الذخیرۃ
	وانما الخلاف بین ابی حنیفۃ رح وصاحبیہ رح فیما اذا زوجہا من رجل عرفہ غیر کفء فعند ابی حنیفۃ یجوز لان الاب کامل الشفقۃ وافر الرأی فالظاہر انہ تأمل غایۃ التأمل ووجد غیر الکفء اصلح من الکفء	کذا فی المحیط

۱؎ حکم نمبر ۳۷ تا ۳۹ / ۳۵۰ مع حواشی ملاحظہ ہوں اور ہدایہ مع حاشیہ وبین السطور بحوالہ النہایۃ لکھا ہے کہ نکاح میں کفو قرار پانے کیلئے دیانت، تقویٰ اور صالح ہونے کا بھی اعتبار ہے پس عادلہ (یعنی صالحہ) عورت کے لئے فاسق مرد کفو قرار نہ پائے گا اور لکھا ہے کہ یہ حکم امام ابو حنیفہ رح اور امام ابو یوسف رح سے ہاں ہے اس لئے کہ تقویٰ اعلےٰ المفاخر سے ہے اور خاوند کے فسق کی وجہ سے عورت کو خاوند کی نسبی کمتری کی عار سے بھی زیادہ عار ہوتی ہے اور امام محمد رح کا قول ہے کہ نکاح میں کفو قرار پانے کے لئے دیانت کا اعتبار نہیں ہے اس لئے کہ یہ امر اخروی امور سے ہے امورِ دنیا اس پر مبنی نہ ہوں گے لیکن اگر وہ خاوند ایسا فاسق ہو کہ اس کے فسق پر تمسخر ہوتا ہو یا وہ نشہ میں باہر جاتا ہو بچے اس سے کھیل کرتے ہوں تو بوجہ اس کے مستخف بہ ہونے کی بنا پر یہ حکم نہیں ہے (یعنی پھر وہ مرد صالحہ عورت کے لئے نکاح میں کفو نہ قرار پائے گا) اور ہدایہ میں مذکور حکم "ھو الصحیح" سے اشارہ ہے کہ اس میں اختلاف بھی ہے اور وہ یہ کہ مذکور ایک روایت میں امام ابو حنیفہ رح کا قول امام ابو یوسف رح کے ساتھ ہے اور لکھا ہے کہ "یہ صحیح ہے" اور دوسری روایت میں امام ابو حنیفہ رح کا قول امام محمد رح کے ساتھ ہے کہ نکاح میں دیانت کے لحاظ سے کفو ہونے کا اعتبار نہیں ہے مفہوم ماخوذ از ہدایہ مع حاشیہ وبین السطور ج ۲ ص ۱۷ (حکم نمبر ۳۷ و ۵ / ۳۵۰ ملاحظہ ہوں جس میں دوسری روایت کے متعلق بھی لکھا ہے کہ یہ صحیح ہے") چنانچہ ردالمحتار میں بحوالہ البحر لکھا ہے کہ (نکاح میں کفو قرار پانے کے لئے) ظاہر کلام یہ ہے کہ عرب وعجم کے حق میں تقویٰ کا اعتبار ہے پس فاسق عربی، صالحہ عورت کا کفو نہ قرار پائے گا خواہ وہ عورت عربیہ ہو یا عجمیہ ہو اور بحوالہ النہر لکھا ہے کہ ایضاح الاصلاح میں تصریح ہے کہ یہی مذہب ہے۔ نیز ردالمحتار میں اسی طرح کی بحث کے بعد لکھا ہے کہ ہدایہ کی تصحیح امام صاحب کی دوسری روایت کی تصحیح سے معارض ہے پس جو کچھ متون میں ہے اسپر فتویٰ اولیٰ ہے مفہوم ماخوذ از ردالمحتار ج ۲ ص ۳۴۸، ص ۳۴۷ اور متون میں یہی ہے

دفعات وشق نمبر	پانچواں باب ۔ کفو ہونے کے احکام — کفو ہونے کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۵۰-۳۵	کسی آدمی نے اپنی چھوٹی (یعنی نابالغہ) بہن کا نکاح ایسے (نابالغ) لڑکے سے کیا جو نفقہ پر قادر ہے البتہ وہ حق مہر پر قادر نہیں ہے لیکن اس لڑکے کے باپ نے وہ نکاح قبول کیا اور وہ غنی (یعنی مالدار) ہے تو وہ نکاح جائز ہے اس لئے کہ وہ لڑکا باپ کے غنی ہونے کی وجہ سے حق مہر کے بارہ میں غنی قرار پائے گا وہ نفقہ کے بارے میں غنی نہ قرار پائے گا اس لئے کہ لوگوں کی عادت یوں ہی جاری ہے کہ وہ اپنے چھوٹے بیٹوں (کی بیویوں) کا حق مہر برداشت کرتے ہیں نفقہ برداشت نہیں کرتے	ذخیرہ
۳۶	اگر (نکاح کے لیے) اس کے پاس بقدر حق مہر مال ہے اور اس پر بقدر حق مہر قرض ہے تو (بھی) وہ (نکاح میں) کفو قرار پائے گا اس لئے کہ اسے اختیار ہے کہ وہ دونوں قرضوں (یعنی قرض اور حق مہر) میں سے جس قرض کو چاہے ادا کرے	نہر فائق
۳۷	(۱) (نکاح میں) کفو قرار پانے کے امور میں سے ایک امر دیانت میں (یعنی تقوی کے لحاظ سے) کفو ہوتا ہے یہ امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کا قول ہے اور یہی حکم صحیح ہے ۔ (ب) پس (مذکورہ حکم کی بنا پر) فاسق (یعنی غیر صالح) آدمی (نکاح میں) صالح عورت کا کفو نہ قرار پائے گا (ج) (مذکورہ حکم میں) خواہ وہ فاسق فسق کا ارتکاب اعلانیہ کرتا ہو یا اعلانیہ نہ کرتا ہو حکم برابر ہے (د) اور امام سرخسیؒ نے ذکر کیا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کے مذہب میں (یعنی آپ کی تحقیق میں) صحیح حکم یہ ہے کہ (نکاح میں) دیانت کے لحاظ سے کفو ہونے کا اعتبار نہیں ہے [1]	ہدایہ مجمع محیط سراج وہاج
۳۸	(۱) کسی آدمی نے اپنی چھوٹی (یعنی نابالغہ) لڑکی کا نکاح ایک مرد سے اس گمان پر کر دیا کہ وہ صالح ہے شرابی نہیں ہے پھر باپ نے اسے عادی شرابی پایا اور وہ لڑکی بڑی ہوئی (یعنی بالغہ ہوئی) تو اس نے کہا کہ میں اس نکاح پر راضی نہیں ہوں تو اگر باپ اس کی شراب نوشی کو نہ جانتا تھا اور اس کے گھر کے اکثر لوگ صالح تھے تو وہ نکاح (دیانت کے لحاظ سے غیر کفو میں ہونے کی وجہ سے) باطل ہے یعنی باطل قرار پائے گا اور اس مسئلہ (کے حکم) پر اتفاق ہے (ب) البتہ امام (ابو حنیفہؒ) اور صاحبینؒ (یعنی امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ) کے مابین اس میں اختلاف ہے کہ جب باپ نے اس لڑکی کا نکاح ایسے مرد سے کیا جس کے متعلق وہ جانتا ہے کہ غیر کفو ہے تو (وہ نکاح) امام ابو حنیفہؒ کے ہاں جائز قرار پائے گا اس لئے کہ باپ (اولاد کے لئے) شفقت میں کامل اور اولاد کیلئے بہت سوچ بچار کرنے والا ہوتا ہے پس ظاہر ہے کہ اس نے انتہائی غور و فکر کے بعد (اس لڑکی کے نکاح کے لئے) کفو کی نسبت اس غیر کفو کو بہتر پایا ہو گا [2]	ذخیرہ محیط

[1] کہ نکاح میں کفو قرار پانے کے لئے دیانت (تقوی) کا اعتبار ہے جیسا کہ کنز الدقائق صفحہ ۹۹ شرح نوقایۃ ج ۲ صفحہ ۲۸ اور ہدایہ ج ۲ صفحہ ۱۰ میں ہے اور فاسق اور عادل کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر ۷/۲۶۴ کا چوتھا حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، [2] فتاوی عالمگیری میں بحوالہ الذخیرہ اس صورت کی یہ عبارت یوں ہے "ان لم یعرف ابوھا بشرب الخمر وغلبۃ اھل بیتہ صالحون فالنکاح باطل الی قولہ بالاتفاق" اور رد المحتار ج ۲ صفحہ ۳۴۵ میں بحوالہ البزازیۃ اس صورت کی عبارت یوں ہے "ان لم یکن ابوھا یشرب المسکر ولا عرف بہ وغلبۃ اھل بیتھا صالحون فالنکاح باطل بالاتفاق" اور فتاوی البزازیہ علی ھامش عالمگیریہ ج ۴ صفحہ ۱۱۶ میں اس صورت کی عبارت یوں ہے "لم یکن ابوھا یشرب المسکر ولا عرف بہ وغلبۃ اھل بیتھا صالحون فالنکاح باطل بالاتفاق" اور رد المحتار ج ۲ صفحہ ۳۴۵ میں ہے کہ عن النوازل لو زوج بنتہ الصغیرۃ ممن ینکر انہ یشرب المسکر فاذا ھو مدمن لہ وقالت بعد ما کبرت لا ارضی بالنکاح ان لم یکن یعرف الاب بشربہ وکان غلبۃ اھل بیتہ صالحین فالنکاح باطل لانہ زوج علی ظن انہ کفؤ اھ نیز رد المحتار ج ۲ صفحہ ۳۴۸ میں ہے کہ اگر کسی فاسق آدمی کی صالحہ بیٹی نے کسی فاسق مرد سے اپنا نکاح کر لیا تو اس عورت کے باپ کو (غیر کفو میں نکاح ہونے کے) اعتراض کا حق نہ ہو گا اس لئے کہ وہ فاسق خاوند اس عورت کے فاسق باپ کی طرح ہے اور وہ صالحہ عورت خود اس نکاح پر راضی ہے ۔ نیز لکھا ہے کہ اگر نابالغہ کا نکاح اسکے باپ نے کسی فاسق مرد سے کر دیا حالانکہ وہ اس مرد کے فسق کو جانتا ہے تو وہ نکاح صحیح قرار پاتا ہے اور اس لڑکی کو بالغہ ہونے پر اس نکاح کے فسخ کا اختیار نہیں ہوتا مگر یہ حکم اس صورت میں ہے اس لڑکی کا باپ ماجن (یعنی بے حیا) نہ تھا حکم نمبر ۲۵، ۴۶ / ۳۴۹ اور ۷۰ / ۳۵۰ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات شق نمبر	الباب الخامس۔ فی الاکفاء	الاکفاء — حوالہ
۳۵۰-۳۹	ثم الکفاءة تعتبر[1] عند ابتداء النکاح ولا یعتبر استمرارها بعد ذلک حتی لو تزوجها وهو کفؤ ثم صار فاجرا داعرا لا یفسخ النکاح	کذا فی السراج الوهاج
۴۰	(ومنها الحرفة) فی ظاهر الروایة عن ابی حنیفة رح لا تعتبر الحرفة ویکون البیطار کفاء للعطار وفی قول ابی یوسف رح ومحمد رح واحدی الروایتین عن ابی حنیفة رح صاحب الحرفة الدنیئة کالبیطار والحجام والحائک والکناس والدباغ لا یکون کفؤا للعطار والبزاز والصراف هو الصحیح	کذا فی فتاوی قاضیخان
۴۱	وکذا الحلاق لا یکون کفؤا لهم	هکذا فی السراج الوهاج
۴۲	والمروی عن ابی یوسف رح ان الحرف متی تقاربت لا یعتبر التفاوت وتثبت الکفاءة فالحائک یکون کفؤا للحجام والدباغ یکون کفؤا للکناس والصفار یکون کفؤا للحداد والعطار یکون کفؤا للبزاز قال شمس الائمة الحلوانی رح وعلیه الفتوی	کذا فی المحیط
۴۳	والجمال لا یعد فی الکفاءة ⊗	کذا فی فتاوی قاضیخان
۴۴	قال صاحب الکتاب النصیحة ان یراعی الاولیاء المجانسة فی الحسن والجمال	کذا فی التتارخانیة ناقلا عن الحجة
۴۵	واختلفوا فی العقل قال بعضهم لا یعتبر	کذا فی فتاوی قاضیخان
۴۶	ثم المرأة اذا زوجت نفسها من غیر کفؤ صح النکاح فی ظاهر الروایة عن ابی حنیفة رح وهو قول ابی یوسف رح آخرا وقول محمد رح آخرا ایضا حتی ان قبل التفریق یثبت فیه حکم الطلاق والظهار والایلاء	

ـــه ۱ حکم نمبر ۴۰ تا ۴۲/۳۵۰ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ـــه ۲ حکم نمبر ۴۴/۳۵۰ نیز ۵۵/۲۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ـــه ۳ چنانچہ درمختار میں ہے کہ نکاح میں کفو قرار پانے کیلئے) جمال کا اعتبار نہیں ہے یہ خانیہ میں ہے اور رد المحتار میں ہے لا عبرة بالجمال لکن النصیحة ان یراعی الاولیاء المجانسة فی الحسن والجمال یہ بحوالہ تتارخانیہ فتاوی ہندیہ (یعنی عالمگیریہ) میں ہے۔ مفہوم ماخوذ از درمختار ورد المحتار ج ۲ ص ۳۵۱ حکم نمبر ۴۳/۳۵۰ ملاحظہ ہو (مترجم) ـــه ۴ چنانچہ درمختار میں ہے کہ کفو ہونے میں عقل کا اعتبار نہیں اور نہ ایسے عیوب کا اعتبار ہے جن سے بیع فسخ قرار پاتی ہے اور لکھا ہے کہ النہر میں بحوالہ المرغینانی لکھا ہے کہ مجنون مرد، عاقلہ عورت کی کفو نہیں قرار پاتا اور رد المحتار میں ہے کہ قاضیخان نے شرح الجامع میں کہا ہے کہ کفو ہونے میں

دفعات ثبتی نمبر	پانچواں باب۔ کفو ہونے کے احکام — کفو ہونے کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۵۰-۳۹	پھر یہ بھی واضح رہے کہ مذکورہ امر (یعنی دیانت وتقوی) میں کفو ہونے کا اعتبار نکاح کی ابتداء میں ہے اس کے بعد اس امر کے باقی رہنے کا اعتبار نہیں ہے حتی کہ اگر کسی مرد نے کسی عورت سے نکاح کیا تو وہ (دیانت وتقوی میں) کفو تھا پھر وہ مرد فاسق اور بدکار ہوگیا تو وہ نکاح فسخ نہ ہوگا	سراج وہاج
۴۰	(د) (نکاح میں) کفو قرار پانے کے امور میں سے ایک امر پیشہ کے لحاظ سے کفو ہوتا ہے امام ابوحنیفہ رح کے ہاں پیشہ کے لحاظ سے کفو ہونے کا اعتبار نہیں ہے اور جانوروں کا معالج، عطر فروش کا کفو قرار پاتا ہے (ب) اور امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح کے قول اور امام ابو حنیفہ رح کی دو روایتوں میں سے ایک روایت کے بموجب گھٹیا پیشے والا مثلاً جانوروں کا معالج، پچھنے لگانے والا، جولاہہ، خاکروب اور چمڑا رنگنے والا شخص، عطر فروش، بزاز اور صراف کا کفو نہ قرار پائے گا یہی حکم صحیح ہے ۱	قاضیخان
۴۱	اسی (مذکورہ حکم کی) طرح یہی حکم اس صورت میں ہے کہ حجام (یعنی نائی نکاح میں) ان (مذکورہ یعنی عطار بزاز اور صراف) کا کفو نہ قرار پائے گا	سراج وہاج
۴۲	امام ابو یوسف رح سے مروی ہے کہ پیشے جب (درجہ میں) ایک دوسرے کے قریب ہوں تو (نکاح میں کفو قرار پانے کے لیے) ان میں فرق کا اعتبار نہ کیا جائے گا اور (ان میں) کفو ثابت قرار پائے گی پس جولاہا (نکاح میں) پچھنے لگانے والا کا کفو قرار پائے گا۔ چمڑہ رنگنے والا (نکاح میں) خاکروب کا کفو قرار پائے گا، پیتل کا کام کرنے والا (نکاح میں) لوہار کا کفو قرار پائے گا اور عطار (نکاح میں) بزاز کا کفو قرار پائے گا۔ شمس الائمہ الحلوانی رح کا قول ہے کہ اس پر فتوی ہے	محیط
۴۳	اور (نکاح میں کفو قرار پانے کے لئے حسن د) جمال کو کفو ہونے میں شمار نہیں کیا جاتا ۲	قاضیخان
۴۴	اور بقول صاحب الکتاب خیرخواہی یہ ہے کہ (نکاح میں) ولی لوگ حسن وجمال میں مشابہت کی رعایت ملحوظ رکھیں ۳	تتارخانیہ
۴۵	(نکاح میں کفو قرار پانے کے لئے) عقل (سمجھ) کو کفو میں شامل کرنے کے متعلق مشائخ کا اختلاف ہے بعض کا قول یہ ہے کہ (نکاح میں کفو قرار پانے کے لئے) اس کا اعتبار نہ کیا جائے گا ۴	قاضیخان
۴۶	(ا) پھر یہ بھی واضح رہے کہ کسی عورت نے جب اپنا نکاح غیر کفو میں کر لیا تو امام ابوحنیفہ رح سے ظاہر روایت میں وہ نکاح صحیح قرار پا گیا اور امام ابو یوسف رح کا آخری قول اور امام محمد رح کا آخری قول بھی یہی ہے حتی کہ اس نکاح میں (خاوند اور بیوی میں) علیحدگی (کرانے) سے پہلے اس نکاح میں طلاق، ظہار، ایلاء	

عقل کا اعتبار ہونے کے متعلق ہمارے متقدمین اصحاب سے کوئی روایت نہیں اور متاخرین نے اس میں اختلاف کیا ہے نیز لکھا ہے کہ کفو ہونے میں ایسے عیوب سے سلامتی کا اعتبار نہیں ہے جن سے بیع فسخ ہوسکتی ہے مثلاً جذام، جنون، برص، بدبودار منہ والا اور بدبودار بغل والا یہ البحر میں ہے اور امام محمد رح کے ہاں جذام جنون اور برص کا اعتبار ہے جبکہ ایسا ہونے کی صورت میں اس کے ساتھ قیام رکھنا مشکل ہو لیکن اس صورت میں تفریق اور فسخ کا حق زوجہ کو ہوگا ولیوں کو نہ ہوگا۔ مفہوم ماخوذ از درمختار و رد المحتار ج ۲ ص ۳۵۱ (مترجم) ※ مطلب الکفاءۃ عند ابتداء النکاح حاشیہ عربی فتاوی ہذا یعنی عنوان، کہ دیانت و تقوی میں کفو ہونے کا اعتبار نکاح کی ابتداء میں ہوتا ہے، (مترجم) ⊗ مطلب الجمال لایعتبر فی الکفاءۃ۔ عربی حاشیہ فتاوی ہذا۔ یعنی عنوان، کہ نکاح میں کفو قرار پانے کے لئے حسن وجمال کا اعتبار نہیں ہوتا ہے (مترجم)

دفعات شق نمبر	الباب الخامس فی الاکفاء	حوالہ
۳۵۰۔	والتوارث وغیر ذلک ولکن للاولیاء حق الاعتراض وروی الحسنؒ عن ابی حنیفةؒ ان النکاح لاینعقد وبہ أخذ کثیر من مشائخناؒ	کذا فی المحیط
	وَالمختار فی زماننا للفتوی روایة الحسنؒ وقال الشیخ الامام شمس الائمة السرخسیؒ روایة الحسنؒ اقرب الی الاحتیاط	کذا فی فتاوی قاضیخان فی فصل شرائط النکاح
	وَفی البزازیة ذکر برهان الائمةؒ ان الفتوی فی جواز النکاح بکرا کانت او ثیبا علی قول الامام الاعظمؒ وهذا اذا کان لها ولی فان لم یکن صح النکاح اتفاقا	هکذا فی النهر الفائق
۴۷	ولایکون التفریق بذلک الا عند القاضی اما بدون فسخ القاضی فلا ینفسخ النکاح بینهما وتکون هذه فرقة بغیر طلاق حتی لو لم یکن الزوج دخل بها فلا شیٔ لها من المهر	کذا فی المحیط
۴۸	وان دخل بها او خلا بها خلوة صحیحة یلزمه کل المسمی ونفقة العدة وعلیها العدة	کذا فی السراج الوهاج
۴۹	والذی یلی المرافعة الی القاضی المحارم عند بعض المشائخؒ وعند بعضهم المحارم وغیر المحارم فی ذلک علی السواء حتی تثبت ولایة المرافعة لابن العم ومن اشبهه وهو الصحیح	کذا فی المحیط
	وَلا تثبت هذه الولایة لذوی الارحام وانما تثبت للعصبات۔ کذا فی الخلاصة	فی جنس خیار البلوغ
۵۰	واذا تزوجت المرأة غیر کفء ودخل بها وفرق القاضی بینهما بخصومة الولی والزمه المهر والزمها العدة ثم تزوجها فی عدتها بغیر ولی وفرق القاضی بینهما قبل الدخول بها کان لها علیه المهر الثانی کاملا وعلیها العدة مستقبلة فی قول ابی حنیفةؒ وابی یوسفؒ	
	کذا فی شرح المبسوط	للامام السرخسی

۱؎ حکم نمبر $\frac{۱}{۳۴۹}$ اور $\frac{۱}{۳۵۰}$ مع حواشی ملاحظہ ہوں اور ظہار اور ایلاء کے متعلق حکم $\frac{۱}{۳۴۸}$ کا حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۲؎ حکم نمبر $\frac{۶۵}{۳۵۰}$ ملاحظہ ہو (مترجم) ۳؎ خلوت صحیحہ کے مفہوم اور دیگر احکام کیمتعلق نمبر $\frac{۴}{۳۳۸}$ کا حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۴؎ محارم یعنی جن سے اس عورت کا نکاح حرام ہو۔ ایکے متعلق حکم نمبر $\frac{۳۳۷}{}$ تا $\frac{۳۴۷}{}$ ملاحظہ ہوں (مترجم) ۵؎ ذوی الارحام کے متعلق میراث کی متداول و مشہور کتاب الشریفیہ میں ہے کہ ذوی الارحام، ذوالرحم کی جمع ہے اور ذوالرحم لغت میں علی الاطلاق رشتہ دار کے معنی میں آتا ہے اور (احکام میراث کی) شرعی اصطلاح میں ذوالرحم سے مراد ہر ایسا رشتہ دار ہے جو نہ تو

دفعات/شق نمبر	پانچواں باب۔کفو ہونے کے احکام — کفو ہونے کے احکام کا بیان	حوالہ
-۴۵	اور ایک دوسرے کا وارث ہونے کے احکام ثابت ہوں گے لیکن عورت کے ولی لوگوں کو (اس نکاح پر) اعتراض کا حق ہوگا (ب) اور حسنؒ نے امام ابو حنیفہؒ سے روایت کیا ہے کہ وہ (یعنی عورت کا غیر کفو میں نکاح کرنا) منعقد نہ ہوگا اور ہمارے اکثر مشائخ رحمہم اللہ نے اسی حکم کو اختیار کیا ہے ؎۱	محیط
	(ب) اور (مذکورہ صورت میں) ہمارے زمانہ میں فتوی کے لئے مختار حکم حسنؒ کی (مذکورہ) روایت ہے اور شیخ امام شمس الائمہ السرخسیؒ کا قول ہے کہ حسنؒ کی روایت احتیاط کے زیادہ قریب ہے۔	قاضیخان
	(ج) اور (مذکورہ صورت کے متعلق) فتاوی بزازیہ میں ہے کہ برہان الائمہؒ نے ذکر کیا ہے کہ وہ عورت باکرہ ہو یا ثیبہ (مذکورہ صورت میں) امام اعظمؒ کے قول کے بموجب اس نکاح کے جواز پر فتوی ہے اور یہ مذکورہ احکام اس صورت میں ہیں کہ اس عورت کا ولی تھا اور اگر اس عورت کا ولی نہ تھا تو وہ نکاح بالاتفاق صحیح قرار پاتا ہے۔	نہر فائق
۴۷	اور (مذکورہ صورت میں یعنی جب کسی عورت نے اپنا نکاح غیر کفو میں کرلیا اور ولیوں نے اعتراض کیا تو اس عورت اور اس کے اس خاوند میں) علیحدگی قاضی (یعنی حاکم مجاز) کے ہاں ہی ہوگی اور قاضی کے فسخ کئے بغیر ان دونوں کے مابین وہ نکاح فسخ نہ ہوگا اور یہ علیحدگی بغیر طلاق کے ہوگی حتی کہ اگر اس خاوند نے اس عورت سے دخول نہ کیا تھا تو اس عورت کو حق مہر سے کچھ نہ ملے گا ؎۲	محیط
۴۸	اور اگر (مذکورہ صورت میں) اس خاوند نے اس عورت سے دخول کیا تھا یا اس سے خلوت صحیحہ کی تھی تو اس پر کل مقررہ حق مہر اور اس عورت کا نفقہ لازم ہوگا اور اس عورت پر عدت (بھی) لازم ہوگی ؎۳	سراج وہاج
۴۹	(الف) اور (مذکورہ صورت میں) قاضی (یعنی حاکم مجاز) کے ہاں وہ مقدمہ لے جانے کی ولایت کے حقدار محارم لوگ ہیں اور بعض کے ہاں اس میں محارم اور غیر محارم (ولی) سب برابر ہیں حتی کہ اس عورت کے چچا کے بیٹے کو اور جو اس کی مانند ہو اس مقدمہ کی ولایت حاصل ہوگی اور یہی صحیح ہے ؎۴	محیط
	(ب) اور یہ (مذکورہ) ولایت ذوی الارحام کے لئے ثابت نہ ہوگی البتہ عصبات کے لئے ثابت ہوگی ؎۵	خلاصہ
۵۰	جب کسی عورت نے غیر کفو میں نکاح کرلیا اور اس خاوند نے اس سے دخول کیا اور قاضی (یعنی حاکم مجاز) نے ولی کے استغاثہ کی بنا پر ان دونوں کے مابین علیحدگی کرادی اس نے اس خاوند پر حق مہر لازم کیا اور اس عورت پر عدت لازم کی پھر اس خاوند نے اس بیوی کی عدت میں اس سے اس کے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرلیا اور (ولی کی نالش پر) دخول سے قبل قاضی نے ان دونوں میں علیحدگی کرادی تو (اس صورت میں) اس خاوند پر اس عورت کیلئے دوسرا کامل حق مہر لازم ہوگا اور اس عورت پر از سر نو عدت لازم ہوگی یہ حکم امام ابوحنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے قول کے بموجب ہے	شرح مبسوط

ذوالفروض ہو یعنی میراث میں کتاب وسنت اور اجماع امت کی رو سے اسکا حصہ مقرر نہ ہو اور نہ وہ عصبہ ہو کہ تنہا ہونے کی صورت میں سبھی ترکہ کا وارث قرار پائے۔ مفہوم ماخوذ از شریفیہ مؤلفہ السید الشریف علی الجرجانیؒ شرح السراجیہ مؤلفہ محمد بن عبد الرشید السجاوندیؒ ص۹۵، ص۹۶۔ نیز حکم نمبر ۱/۲۴۲ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات شق نمبر	الباب الخامس - فی الاکفاء / الاکفاء	حوالہ
۳۵۰-۵۱	واذا زوجت نفسها من غیر کفء بغیر رضا الولی فقبض الولی مهرها وجهزها فهذا منه رضا وتسلیم ولو قبضه ولم یجهزها فقد اختلف المشائخ رح والصحیح انه یکون رضا وتسلیما للعقد واذا لم یقبض مهرها ولکن خاصم زوجها فی نفقتها وتقدیر مهرها علیه بوکالة منها کان ذلک منه رضا وتسلیما للعقد استحسانا وهذا اذا کان عدم الکفاءة ثابتا عند القاضی قبل مخاصمة الولی ایاه فی المهر والنفقة فاما اذا لم یکن عدم الکفاءة ثابتا قبل ذلک عند القاضی فلا یکون رضا بالنکاح قیاسا واستحسانا	کذا فی الذخیرة
۵۲	وسکوت الولی عن المطالبة بالتفریق لا یبطل حقه فی الفسخ وان طال الزمان حتی تلد	کذا فی شرح الجامع الصغیر لقاضیخان
	اما[1] اذا ولدت منه فلیس للاولیاء حق الفسخ لکن ذکر فی مبسوط شیخ الاسلام رح واذا زوجت نفسها من غیر کفء فعلم الولی بذلک فسکت حتی ولدت اولادا ثم بدا له ان یخاصم فی ذلک فله ان یفرق بینهما	کذا فی النهایة
۵۳	واذا زوجت نفسها من غیر کفء ورضی به احد الاولیاء لم یکن لهذا الولی ولا لمن مثله او دونه فی الولایة حق الفسخ ویکون ذلک لمن فوقه	کذا فی فتاوی قاضیخان
	وکذا[2] اذا زوجها احد الاولیاء برضاها	کذا فی المحیط

[1] اس کی نظیر کے متعلق حکم $\frac{۵۶، ۷۹، ۸۵، ۱۱۱}{۳۴۹}$ ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات شق نمبر	پانچواں باب۔ کفو ہونے کے احکام — کفو ہونے کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۵۰-۵۱	(ا) جب کسی عورت نے اپنا نکاح ولی کی رضامندی کے بغیر غیر کفو میں کرلیا تو ولی نے اس عورت کا حق مہر لے لیا اور اس کا جہیز تیار کیا تو ایسا کرنا اس ولی کی طرف سے اس نکاح کے لئے رضامندی اور اسے تسلیم کرنا ہے (ب) اور اگر اس ولی نے حق مہر لے لیا اور اس کا جہیز تیار نہ کیا تو اس (صورت میں اس کی رضامندی قرار پانے) کے متعلق مشائخؒ نے اختلاف کیا ہے اور صحیح حکم یہ ہے کہ ایسا کرنا (بھی اس ولی کی طرف سے) اس نکاح کے لئے رضامندی اور اسے تسلیم کرنا ہے (ج) اور اگر اس ولی نے اس عورت کا حق مہر نہ لیا لیکن اس نے اس عورت کی وکالت میں اس کے خاوند سے اس عورت کے نفقہ اور اس کے حق مہر کی متعلق میں نزاع کیا تو ایسا کرنا (بھی) از روئے استحسان اس ولی کی طرف سے اس نکاح کے لئے رضامندی اور اسے تسلیم کرنا ہے۔ اور یہ (مذکورہ) حکم اس صورت میں ہے کہ اس ولی کی طرف سے اس شوہر کے ساتھ حق مہر اور نفقہ میں نزاع کرنے سے پہلے اس نکاح کا غیر کفو میں ہونا قاضی (یعنی حاکم مجاز) کے ہاں ثابت ہوا اور اگر اس ولی کے (مذکورہ) نزاع کرنے سے پہلے اس نکاح کا غیر کفو میں ہونا قاضی کے ہاں ثابت نہ ہو تو ایسا کرنا از روئے قیاس و استحسان (اس ولی کی طرف سے) اس نکاح کے لئے رضامندی نہ قرار پائے گی	ذخیرہ
۵۲	(ا) اور (مذکورہ صورت میں یعنی عورت اپنا نکاح ولی کی رضامندی کے بغیر غیر کفو میں کر لینے کی صورت میں) ولی کا (اس خاوند اور بیوی کے مابین) علیحدگی کے مطالبہ سے چپ رہنا، اس نکاح کو فسخ کرانے میں اس کے حق کو باطل نہیں کرتا خواہ لمبا عرصہ گذر جائے تا وقتیکہ وہ عورت بچہ جنے	شرح جامع صغیر
	(ب) مگر جب (مذکورہ صورت میں) اس عورت نے اس خاوند سے بچہ جنا تو پھر اس عورت کے ولیوں کو وہ نکاح فسخ کرانے کا حق نہیں رہتا (ج) لیکن مبسوط شیخ الاسلامؒ میں مذکور ہے کہ جب کسی عورت نے اپنا نکاح غیر کفو میں کیا پھر اس عورت کے ولی کو پتہ چلا تو وہ چپ رہا حتیٰ کہ اس عورت نے اولاد جنی پھر اس ولی کو اس نکاح کے متعلق نزاع کا ارادہ ہوا تو اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ ان دونوں (یعنی اس خاوند و بیوی) میں علیحدگی کرا دے ؎	نہایہ
۵۳	(ا) جب کسی عورت نے غیر کفو میں نکاح کیا اور اس عورت کے) ولیوں میں سے کوئی ایک ولی (اس نکاح پر) راضی ہوگیا تو اس ولی کو اور اس کو جو ولی ہونے میں اس کے مرتبہ میں ہے یا اس سے کم درجہ پر ہے ان سب کو وہ نکاح فسخ کرانے کا حق نہ رہے گا البتہ جو شخص ولی ہونے میں اس سے اوپر کے درجہ کا ہے (یعنی اس سے اقرب ہے) اسے وہ نکاح فسخ کرانے کا حق ہوگا	قاضیخان
	(ب) اور اسی (مذکورہ حکم کی) طرح یہی حکم اس صورت میں ہے کہ جب اس عورت کا نکاح اس کے ولیوں میں سے کسی ایک ولی نے اس عورت کی رضامندی سے کیا (تو اس ولی کو اور اس کے مرتبہ کے ولی کو اور اس سے کم مرتبہ کے ولی کو وہ نکاح فسخ کرانے کا حق نہ رہے گا البتہ اس سے اوپر درجہ کے ولی کو یہ حق ہوگا)	محیط

دفعات و شق نمبر	الباب الخامس - فی الاکفاء — الاکفاء	حوالہ
۳۵۰-۵۴	وان زوجها الولی من غیر کفء فدخل بها ثم بانت من زوجها بالطلاق ثم زوجت نفسها هذا الزوج بغیر ولی کان للولی ان یفسخ	کذا فی فتاوی قاضیخان
	ولو طلقها طلاقا رجعیا وراجعها بغیر رضا الولی لا یکون للولی حق التفریق	کذا فی الخلاصة
۵۵	فی المنتقی ابن سماعة رح عن محمد رح امرأة تحت رجل هو لیس بکفء لها خاصم اخوها فی ذلک وابوها غائب عنها غیبة منقطعة او خاصمه ولی آخر وغیره اولی منه وهو غائب غیبة منقطعة فادعی الزوج ان الولی الاولی زوجه یؤمر باقامة البینة فان اقام بینة علی ذلک قبلت بینته واخذ به علی الولی الاولی والا فرق بینهما	هکذا فی الذخیرة
۵۶	فی المنتقی بشر رح عن ابی یوسف رح رجل زوج امة له وهی صغیرة من رجل ثم ادعی انها ابنته یثبت النسب والنکاح علی حاله ان کان الزوج کفأ فان لم یکن کفأ فهو فی القیاس لازم لانه هو الذی زوج وهو ولی ولو باعها من رجل ثم ادعی المشتری انها بنته فکذلک اذا کان الزوج کفأ وان کان الزوج غیر کفء فالقیاس کذلک لانه زوجها ولی مالک	کذا فی المحیط
۵۷	وفی نکاح الاصل عبد تزوج امرأة باذن مولاه ولم یخبر وقت العقد انه حر او عبد ولم تعلم المرأة ایضا ولا اولیاؤها انه حر او عبد ثم ظهر انه عبد فان کانت المرأة هی التی باشرت عقد النکاح فلا خیار لها ولکن للاولیاء الخیار وان کان الاولیاء هم الذین باشروا عقد	

دفعات شق نمبر	پانچواں باب۔ کفو ہونے کے احکام — کفو ہونے کے احکام کا بیان	حوالہ
۵۴-۳۵۰	(۱) اگر کسی عورت کا نکاح اس کے ولی نے غیر کفو میں کر دیا اس خاوند نے اس سے دخول کیا پھر اس نے اس عورت کو بائنہ طلاق دے دی پھر اس عورت نے اپنا نکاح اسی خاوند سے ولی کی رضامندی کے بغیر کر لیا تو اس ولی کو وہ نکاح فسخ کرانے کا حق ہوگا	قاضیخان
	(ب) اور اگر (مذکورہ صورت میں) اس خاوند نے اس عورت کو رجعی طلاق دیکر اس کے ولی کی رضامندی کے بغیر اس عورت پر رجوع کر لیا تو (اس صورت میں) اس ولی کو ان میں (یعنی اس خاوند اور بیوی میں) علیحدگی کرانے کا حق نہ ہوگا	خلاصہ
۵۵	منتقی ابن سماعہؒ میں امام محمدؒ سے مروی ہے کہ کوئی عورت ایسے مرد کی بیوی ہے جو اس کا کفو نہیں ہے تو اس عورت کے بھائی نے اس کے متعلق نزاع کیا اس عورت کا باپ غائب ہے اور اس کی غیبت، غیبت منقطعہ ہے یا اس عورت کے کسی اور ولی نے (اس نکاح کے فسخ کرانے کے لئے) نزاع کیا اور اس ولی کے علاوہ اس سے اونچے درجہ کا ولی بھی ہے اور وہ غائب ہے اس کی غیبت، غیبت منقطعہ ہے پس خاوند نے دعوی کیا کہ اونچے درجہ کے اس ولی نے (جو غائب ہے) اس سے (اس عورت کا) نکاح کر دیا ہے تو خاوند کو (اس پر) گواہی قائم کرنے کا حکم کیا جائے گا پس اگر اس نے اس پر گواہی قائم کر دی تو اس کی وہ گواہی قبول کی جائے گی اور اس کے متعلق اس اونچے درجہ کے ولی پر مؤاخذہ ہوگا ورنہ (یعنی اگر وہ خاوند مذکورہ گواہی قائم نہ کر سکا) تو ان دونوں (یعنی اس خاوند اور بیوی) میں علیحدگی کر دی جائے گی	ذخیرہ
۵۶	(۱) منتقی بشرؒ میں امام محمدؒ سے مروی ہے کہ کسی آدمی نے اپنی نابالغہ باندی کا نکاح ایک مرد سے کر دیا پھر اس آدمی نے یہ دعوی کیا کہ وہ اس کی بیٹی ہے تو (اس سے) اس کی نسب ثابت ہو گی اور وہ نکاح حسب حال رہے گا بشرطیکہ وہ خاوند (اس کی) کفو تھا اور اگر وہ خاوند اس کی کفو نہ تھا تو (بھی) از روئے قیاس نکاح لازم رہے گا اس لئے کہ وہ جس نے اس (نابالغہ) کا نکاح کر دیا ہے درانحالیکہ وہ ہی اس کا ولی ہے (ب) اور (اگر مذکورہ صورت میں) اس آدمی نے اس لڑکی کو (یعنی اپنی اس نابالغہ باندی کا نکاح کر دیا اور پھر اس کو) کسی مرد کے ہاتھ فروخت کر دیا پھر خریدنے والے نے یہ دعوی کیا کہ یہ میری بیٹی ہے تو بھی یہی حکم ہے (یعنی وہ نکاح حسب حال رہے گا) جبکہ وہ خاوند کفو تھا اور اگر وہ خاوند اس کی کفو نہ تھا تو (بھی) از روئے قیاس یہی حکم ہے اس لئے کہ اسے ولی مالک نے نکاح کر دیا ہے	محیط
۵۷	(۱) کتاب الاصل میں نکاح کی بحث میں مذکور ہے کہ کسی غلام نے اپنے آقا کی اجازت سے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس نے نکاح کے وقت یہ نہ بتایا کہ آزاد ہے یا غلام ہے اور اس عورت نے اور اس کے ولیوں نے بھی یہ نہ جانا کہ وہ آزاد ہے یا غلام ہے پھر (نکاح کے بعد) یہ ظاہر ہوا کہ وہ غلام ہے تو اس کے متعلق حکم یہ ہے کہ، اگر وہ عورت ہی اس نکاح کی مباشر تھی (یعنی اس عورت نے ہی وہ نکاح کیا تھا)، تو اسے (اس	

دفعات شق نمبر	الباب الخامس۔ فی الاکفاء — الاکفاء	حوالہ
۳۵۰-	النکاح علیہا وباقی المسئلۃ بحالہا فلا خیار للمرأۃ ولا للاولیاء وبمثلہ لو اخبر الزوج انہ حر وباقی المسئلۃ بحالہا کان لہم الخیار فھذہ المسئلۃ دلیل علی ان المرأۃ اذا زوجت نفسہا من رجل ولم تشترط الکفاءۃ ولم تعلم انہ کفؤ او غیر کفؤ ثم علمت انہ غیر کفؤ لا خیار لہا ولکن للاولیاء الخیار وان کان الاولیاء ھم الذین باشر واعقد النکاح برضاھا ولم یعلموا انہ کفؤ او غیر کفؤ فلا خیار لواحد منہما واما اذا شرط الکفاءۃ او اخبرھم بالکفاءۃ ثم ظہر انہ غیر کفؤ کان لہم الخیار	کذا فی المحیط
۵۸	وسئل شیخ الاسلام عن مجہول النسب ھل ھو کفؤ لامرأۃ معروفۃ النسب قال لا	کذا فی المحیط
۵۹	ولو انتسب الزوج لہا نسبا غیر نسبہ فان ظہر دونہ وھو لیس بکفؤ فحق الفسخ ثابت للکل وان کان کفأ فحق الفسخ لہا دون الاولیاء وان کان ما ظہر فوق ما اخبر فلا فسخ لاحد	کذا فی الظہیریۃ
۶۰	ولو کانت ھی التی غرت الزوج وانتسبت الی غیر نسبہا لا خیار للزوج وھی امرأتہ ان شاء امسکہا وان شاء طلقہا۔	کذا فی شرح الجامع الصغیر لقاضیخان
۶۱	ولو تزوج امرأۃ علی انہ فلان بن فلان فاذا ھو اخوہ لابیہ او عمہ لابیہ کان لہا حق الفسخ	کذا فی فتاوی قاضیخان

ﻟﮧ حکم نمبر $\frac{\text{۵۸ تا ۶۳}}{\text{۳۵۰}}$ اور $\frac{\text{۴}}{\text{۳۵۰}}$ مع حاشیہ ملاحظہ ہوں (مترجم) ۲ﻟﮧ حکم نمبر $\frac{\text{۱ تا ۳}}{\text{۳۵۰}}$ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

تعداد تشق نمبر	پانچواں باب۔ کفو ہونے کے احکام — کفو ہونے کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۵۰	نکاح کے فسخ کا) اختیار نہ ہوگا لیکن اس کے ولیوں کو اختیار ہوگا اور اگر اس عورت کے ولیوں نے خود اس عورت کا نکاح کر دیا تھا اور باقی صورت مسئلہ حسب حال تھی (یعنی وہ عورت بھی اس نکاح کی مباشر تھی) تو نہ اس عورت کو (اس نکاح کے فسخ کا) اختیار ہوگا اور نہ اس کے ولیوں کو اختیار ہوگا اور اسی طرح اگر (مذکورہ صورت میں) اس خاوند نے یہ بتایا کہ وہ آزاد ہے اور باقی صورت مسئلہ حسب حال تھی (یعنی وہ عورت اور اس کے ولی لوگ اس کے نکاح کے مباشر تھے) تو ان سب کو (یعنی اس عورت کو اور اس کے ولیوں کو وہ نکاح فسخ کرانے کا) اختیار ہوگا پس یہ مسئلہ اس امر کی دلیل ہے کہ جب کسی عورت نے اپنا نکاح کسی مرد سے کرلیا اور اس عورت نے کفو ہونے کی شرط نہ کی اور نہ اس نے یہ جانا کہ وہ مرد کفو ہے یا غیر کفو ہے پھر (نکاح کے بعد) اس عورت نے یہ جانا کہ وہ غیر کفو ہے تو اس عورت کو (وہ نکاح فسخ کرانے کا) اختیار نہ ہوگا لیکن اس کے ولیوں کو یہ اختیار ہوگا اور اگر اس عورت کے ولی لوگوں نے خود وہ نکاح اس عورت کی رضامندی سے کر دیا تھا اور انہوں نے یہ نہ جانا کہ وہ مرد کفو ہے یا غیر کفو ہے تو ان دونوں (یعنی عورت اور اس کے ولیوں) میں سے کسی ایک کو (اس نکاح کے فسخ کرانے کا) اختیار نہ ہوگا (ب) مگر جب (اس نکاح میں) کفو ہونا شرط کیا گیا یا خود اس نے انہیں یہ بتایا کہ وہ کفو ہے پھر (نکاح کے بعد) یہ ظاہر ہوا کہ وہ کفو نہیں ہے تو (اس صورت میں) ان سب کو (یعنی اس عورت کو اور اس کے ولیوں کو وہ نکاح فسخ کرانے کا) اختیار ہوگا	محیط
۵۸	شیخ الاسلامؒ سے ایک مجہول النسب مرد کے متعلق دریافت کیا گیا کہ کیا وہ (نکاح میں) معروفۃ النسب عورت کے لئے کفو پاتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ نہیں [۱]	محیط
۵۹	اگر (نکاح میں) خاوند نے اپنی نسب کے علاوہ نسب بیان کی تو (اس کے متعلق حکم یہ ہے کہ اگر اس کی نسب، اس کی بیان کردہ نسب سے کم درجہ کی ظاہر ہوئی اور وہ (اس عورت کے لئے) کفو نہیں قرار پاتا تو (اس نکاح کے) فسخ کرانے کا اختیار سبھی کو (یعنی اس عورت کو اور اس کے ولیوں کو) حاصل ہے اور اگر وہ اس عورت کا کفو قرار پاتا ہے تو (اس نکاح کے) فسخ کرانے کا اختیار اس عورت کو حاصل ہے اس کے ولیوں کو نہیں اور اگر اس کی نسب، اس کی بیان کردہ نسب سے اونچے درجہ کی ظاہر ہوئی تو کسی کو بھی (اس نکاح کے) فسخ کرانے کا اختیار نہیں	ظہیریہ
۶۰	اگر (نکاح میں نسب کے بیان میں) عورت نے خاوند کو دھوکا دیا اور اپنی نسب کے علاوہ نسب بیان کی تو اس خاوند کو (وہ نکاح فسخ کرانے کا) اختیار نہیں ہے اور وہ عورت اس کی بیوی ہے وہ خاوند چاہے تو اسے رکھے اور چاہے تو اسے طلاق دے [۲]	شرح جامع صغیر
۶۱	اگر کسی مرد نے کسی عورت سے یہ بیان کر کے نکاح کیا کہ وہ خاوند فلاں بن فلاں ہے پھر یہ ظاہر ہوا کہ وہ اس بیان کردہ کا باپ کی طرف سے بھائی ہے (یعنی وہ اس بیان کردہ خاوند کا علاتی بھائی ہے) یا وہ اس بیان کردہ کا اسکے باپ کی طرف سے چچا ہے (یعنی وہ اس بیان کردہ خاوند کے باپ کا علاتی بھائی ہے) تو اس عورت کو (وہ نکاح) فسخ کرانے کا حق ہوگا	قاضیخان

ت دفعات شق نمبر	الباب الخامس فی الاکفاء — الاکفاء	حوالہ
۳۵۰-۶۲	رجل تزوج امرأة مجهولة النسب ثم ادعاها رجل من بنی قریش واثبت القاضی نسبها منه وجعلها بنتاله وزوجها حجام فلهذا الاب ان یفرق بینها وبین زوجها ولو لم یکن کذلک لکن اقرت بالرق لرجل لم یکن لمولاها ان یبطل النکاح بینهما	کذا فی الذخیرة
۶۳	المرأة اذا زوجت نفسها من غیر کفؤ هل لها ان تمنع نفسها حتی یرضی الاولیاء افتی الفقیه ابو اللیث رح ان لها ذلک وان کان خلاف ظاهر الروایة وکثیر من مشایخنا افتوا بظاهر الروایة لیس لها ان تمنع	کذا فی الخلاصة
۶۴	ولو تزوجت المرأة ونقصت من مهر مثلها فللولی الاعتراض علیها حتی یتم لها مهرها او یفارقها واذا فارقها قبل الدخول فلا مهر لها وان فارقها بعده فلها المسمی وکذا اذا مات احدهما قبل التفریق وهذا عند ابی حنیفة رح وقالا رح لیس له الاعتراض	هکذا فی التبیین
۶۵	ولا تکون هذه الفرقة الا عند القاضی ومالم یقض القاضی بالفرقة بینهما فحکم الطلاق والظهار والایلاء والمیراث باق	کذا فی السراج الوهاج
۶۶	السلطان اذا اکره رجلا لیزوج مولیته من کفؤ باقل من مهر مثلها ورضیت المرأة بذلک ثم زال الاکراه فللولی حق الخصومة مع الزوج حتی یبلغ مهر مثلها او یفرق القاضی بینهما وعلی قول ابی یوسف رح ومحمد رح لاحق للولی فی ذلک کذا فی المحیط فیما یتصل بفصل معرفة الاولیاء	
۶۷	وکذلک فی مسئلة اذا کانت المرأة مکرهة ثم زال الاکراه علی قول ابی حنیفة رح حق الخصومة للمرأة مع الولی وعلی قولهما رح حق الخصومة للمرأة لا غیر کذا فی المحیط فیما یتصل بفصل معرفة الاولیاء	

۱؎ اور بالعموم آقا کو ایسا حق ہوتا ہے چنانچہ درمختار و رد المحتار میں ہے کہ غلام، باندی، مکاتب، مدبر اور ام ولد کا نکاح ان کے آقا کی اجازت پر موقوف ہے وہ اجازت دے تو نافذ قرار پاتا ہے وہ رد قرار دے تو باطل قرار پاتا ہے۔ مفہوم ماخوذ از درمختار و رد المحتار ۲ ص ۲۰۲ (مترجم) ۲؎ حکم نمبر ۶۲/۳۵۰ ملاحظہ ہو اور ظہار اور ایلاء کے متعلق حکم نمبر ۱/۳۴۸ کا حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

حاشیتی نمبر	پانچواں باب. کفو ہونے کے احکام کا بیان	حوالہ
۶۲-۳۵	(و) ایک مرد نے کسی مجہولۃ النسب عورت سے نکاح کیا پھر بنو قریش کے ایک آدمی نے اس عورت کا (اپنی نسب سے ہونے کا) دعوی کیا اور قاضی (یعنی حاکم مجاز) نے اس عورت کی نسب اس قریشی سے ثابت قرار دی اور اس عورت کو اس قریش کی بیٹی قرار دیا اور اس کا وہ خاوند حجام (یعنی پچھنے لگانے والا) ہے تو اس باپ کو یہ حق حاصل ہو گا کہ وہ اس عورت اور اس کے اس خاوند کے مابین علیحدگی کرا دے (ب) اور اگر یوں ثابت نہ ہوا لیکن اس عورت نے یہ اقرار کیا کہ وہ فلاں مرد کی باندی ہے تو اس کے اس آقا کو یہ حق نہ ہو گا کہ وہ ان دونوں میں اس نکاح کو باطل کرا دے [۱]	ذخیرہ
۶۳	کسی عورت نے جب اپنا نکاح غیر کفو میں کر لیا تو کیا اسے یہ اختیار ہو گا کہ وہ اپنے ولیوں کی رضامندی تک اپنے آپ سے (اس شوہر کو) منع کرے تو اس کے متعلق فقیہ ابو اللیث رح کا فتوی ہے کہ اسے یہ اختیار ہے اگرچہ یہ ظاہر روایت کے خلاف ہے اور ہمارے بہت سے مشائخ رح نے ظاہر روایت کے مطابق فتوی دیا ہے کہ اس عورت کو (مذکورہ) ممانعت کا اختیار نہیں ہے	خلاصہ
۶۴	(و) اگر کسی عورت نے نکاح کیا تو اس نے اپنا حق مہر، مہر مثل سے کم کر دیا تو اس کا ولی اس پر اعتراض کر سکتا ہے حتی کہ وہ خاوند، اس عورت کے لئے مہر مثل پورا کرے یا اسے علیحدہ کر دے۔ اور اس صورت میں جب اس نے اس عورت کو دخول سے پہلے علیحدہ کر دیا تو تو اس عورت کے لئے حق مہر نہ ہو گا۔ اور اگر اسے دخول کے بعد علیحدہ کیا تو اس عورت کو ذکر کردہ حق مہر ملے گا۔ اور یہی حکم اس صورت میں ہے جبکہ (ان دونوں میں) علیحدگی سے پہلے ان دونوں میں سے کسی ایک کی وفات ہو گئی یہ حکم امام ابو حنیفہ رح کے ہاں ہے (ب) اور صاحبین رح (یعنی امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح) کا قول یہ ہے کہ اس (ولی) کو اعتراض کا حق نہیں ہے	تبیین
۶۵	اور یہ (مذکورہ) علیحدگی (یعنی غیر کفو میں نکاح ہونے کی بنا پر علیحدگی) قاضی (یعنی حاکم مجاز) کے ہاں ہی ہو سکتی ہے اور جبتک قاضی ان دونوں میں علیحدگی کا فیصلہ نہ دے اس وقت تک (اس نکاح میں) طلاق، ظہار، ایلاء، اور وراثت کے احکام باقی ہوں گے [۲]	سراج وہاج
۶۶	(و) جب سلطان نے کسی مرد کو اس پر مجبور کیا کہ وہ فلاں عورت جس کا وہ ولی ہے اس کا نکاح مہر مثل سے کم پر کفو میں کر دے اور وہ عورت اس پر راضی ہو گئی پھر (نکاح کے بعد) سلطان کی طرف سے وہ جبر جاتا رہا تو اس ولی کو اس خاوند کے ساتھ نزاع کا حق حاصل ہے حتی کہ اس عورت کا حق مہر مہر مثل تک پہنچے یا قاضی (یعنی حاکم مجاز) ان دونوں (یعنی اس خاوند اور بیوی) کے مابین علیحدگی کرا دے (ب) اور امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح کے قول کے بموجب (اس صورت میں) اس کے ولی کو اس نزاع کا کوئی حق نہیں ہے [۳]	محیط
۶۷	اسی (مذکورہ حکم کی) طرح یہی حکم اس مسئلہ میں ہے کہ جب (مذکورہ صورت میں) وہ عورت (مہر مثل سے کم قبول کرنے پر) مجبور کی گئی تھی پھر (نکاح کے بعد) وہ جبر جاتا رہا تو امام ابو حنیفہ رح کے قول کے بموجب اس عورت کو اسکے ولی سمیت (مذکورہ) نزاع کا حق حاصل ہے اور صاحبین رح (یعنی امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح) کے قول کے بموجب اس عورت کو (مذکورہ) نزاع کا حق حاصل ہے کسی اور کو نہیں ہے [۴]	محیط

[۳] حکم نمبر ۶۶ تا ۶۹/۲۵۰ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، [۴] حکم نمبر ۶۶/۲۵۰ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات شق نمبر	الباب الخامس - فی الاکفاء الاکفاء	حوالہ
۳۵۰-۶۸	واذا اکرہت المرأۃ علی ان تزوج نفسها من کفء بمهر المثل ثم زال الاکراہ فلا خیار لها واما اذا اکرہت علی ان تزوج نفسها من غیر الکفء او باقل من مهر المثل ثم زال الاکراہ فلها الخیار	کذا فی المحیط
۶۹	واذا اکرہت المرأۃ علی النکاح نفعلت فانه یجوز العقد ولا ضمان علی المکرہ بحال ثم ینظر ان کان الزوج کفأ والمسمی اکثر من مهر المثل او مثله جاز وان کان اقل من مهر المثل وطلبت التبلیغ الی مهر مثلها یقال له اما ان تبلغ الیه والا فارقها فان بلغ فبها ونعمت وان فارقها قبل الدخول لا یلزمه شئ وان دخل بها وهی مکرهة فهذا رضا منه للتبلیغ الی مهر المثل وان دخل بها طائعة فهذا رضا منها بالمسمی الا ان للاولیاء الاعتراض علیها عند ابی حنیفة رح وعندهما لیس لهم ذلك هذا اذا کان الزوج کفأ اما اذا کان غیر کفء فللاولیاء ان یفرقوا بینهما فان دخل بها ان کانت مکرهة لزمه مهر المثل وحق الاعتراض لعدم الکفاءۃ باق وان دخل بها طائعة یلزمه المسمی ولا یزاد علیه ویکون هذا رضا منها بالنکاح لان تمکینها من نفسها اجازۃ للعقد کقولها رضیت ویسقط الخیاران الثابتان لها التفریق لعدم الکفاءۃ واتمام مهر المثل وبقی الخیار للاولیاء فی التفریق لعدم الکفاءۃ ولنقصان المهر عند ابی حنیفة رح وعندهما لهما الخیار لعدم الکفاءۃ	

ے حکم نمبر ۶۶/۳۵۰ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۲ے یعنی جب کسی عورت نے نکاح کے لئے ایجاب یا قبول خود کیا مگر اسے ایسا کرنے پر مجبور کیا گیا تو وہ نکاح بتفصیل مذکور جائز قرار پایا۔ جیساکہ رد المحتار میں ہے کہ اس کے متعلق فقہاء احناف کی تحقیق میں عبارات مطلق ہیں کہ وہ نکاح جو جبر سے ہو (بتفصیل مذکور) صحیح قرار پاتا ہے جیساکہ طلاق اور عتق کے متعلق حکم ہے اور یہ حکم مرد اور عورت دونوں کو شامل ہے الخ۔ مفہوم ماخوذ از ردالمحتار ج ۲ ص ۲۹۵۔ حکم نمبر ۶۲/۳۵۰ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات شق نمبر	پانچواں باب۔ کفو ہونے کے احکام — کفو ہونے کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۵۰- ۶۸	(ا) جب کوئی عورت اس پر مجبور کی گئی کہ وہ اپنا نکاح مہر مثل پر کفو میں کرے پھر (اس نکاح کے بعد) وہ جبر جاتا رہا تو (اس صورت میں) اس عورت کو (وہ نکاح فسخ کرانے کا) اختیار نہ ہوگا (ب) اور اگر وہ عورت اس پر مجبور کی گئی کہ وہ اپنا نکاح غیر کفو میں کرے یا مہر مثل سے کم پر کرے پھر (اس نکاح کے بعد) وہ جبر جاتا رہا تو اس عورت کو (وہ نکاح فسخ کرانے کا) اختیار ہوگا [1]	محیط
۶۹	(ا) جب کوئی عورت نکاح کرنے پر مجبور کی گئی تو اس نے ایسا کر دیا تو وہ نکاح جائز [2] قرار پائے گا اور (اس نکاح پر) جبر کرنے والے پر کوئی ضمان لازم نہ ہوگی پھر یہ دیکھا جائے کہ اگر وہ خاوند کفو قرار پاتا ہے اور مقررہ حق مہر، مہر مثل سے زائد یا اس جتنا ہے تو جائز ہے اور اگر مقررہ حق مہر، مہر مثل سے کم ہے اور اس عورت نے مہر مثل تک حق مہر پورا کرنے کا مطالبہ کیا تو اس خاوند سے کہا جائے گا کہ وہ اس عورت کا حق مہر پورا کرے یا اس عورت کو علیحدہ کر دے پس اگر اس نے حق مہر پورا کر دیا تو فبہا اور ٹھیک اور اگر اس نے اس عورت کو علیحدہ کر دیا تو قبل الدخول (علیحدہ کرنے) کی صورت میں اس خاوند پر حق مہر میں سے کچھ لازم نہ ہوگا اور اگر اس سے دخول کیا اور اس میں اس پر جبر کیا گیا تھا تو یہ (یعنی اس مرد کا اس پر جبر کر کے دخول کرنا) اس مرد کی طرف سے مہر مثل پورا کرنے کے رضامندی قرار پائے گی اور اگر اس نے اس سے دخول کیا اور وہ اس میں رضامند تھی تو یہ (یعنی اس عورت کا اس دخول پر رضامند ہونا) اس عورت کی طرف سے مقررہ حق مہر پر رضامندی قرار پائے گی لیکن اس عورت کے ولیوں کو اس پر اعتراض کا حق ہوگا یہ حکم امام ابوحنیفہؒ کے ہاں ہے اور صاحبینؒ (یعنی امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ) کے ہاں اس عورت کے ولیوں کو اس پر اعتراض کا حق نہ ہوگا یہ احکام اس صورت میں ہیں کہ وہ خاوند کفو تھا (ب) اگر (مذکورہ صورت میں) وہ خاوند کفو نہ تھا تو اس عورت کے ولیوں کو ان دونوں (یعنی اس عورت اور اس کے خاوند) میں علیحدگی کرانے کا حق ہوگا پس اگر اس نے اس سے دخول کیا تو اگر اس عورت پر (اس میں) جبر کیا گیا تھا تو اس خاوند پر مہر مثل لازم ہوگا اور کفو نہ ہونے کی وجہ سے اعتراض کا حق باقی رہے گا اور اگر اس نے اس سے دخول کیا اور وہ اس میں رضامند تھی تو اس خاوند پر مقررہ حق مہر لازم ہوگا اور اس پر اضافہ نہ کیا جائے گا اور یہ (یعنی اس عورت کا اس دخول پر رضامند ہونا) اس عورت کی طرف سے اس نکاح پر رضامندی قرار پائے گی اس لئے کہ اس عورت کا اپنے سے دخول پر قابو دینا اس نکاح کے لئے اجازت قرار پاتی ہے گویا کہ اس نے یوں کہا ہے کہ میں راضی ہوں اور (اس صورت میں) اس عورت کے لئے ثابت شدہ دونوں اختیار یعنی کفو نہ ہونے کی وجہ سے علیحدگی کا اختیار اور مہر مثل تک حق مہر پورا کرانے کی وجہ سے علیحدگی کرانے کا اختیار ساقط قرار پائیں گے اور اس عورت کے ولیوں کے لئے کفو نہ ہونے اور حق مہر میں کمی کی وجہ سے علیحدگی کرانے کا اختیار باقی رہے گا یہ حکم امام ابوحنیفہؒ کے ہاں ہے اور صاحبینؒ (یعنی امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ) کے ہاں ان دونوں (یعنی اس عورت اور اسکے ولیوں) کیلئے کفو نہ ہونے کی وجہ سے علیحدگی کرانے کا اختیار ہوگا اسکے علاوہ نہیں (یعنی صاحبینؒ کے ہاں حق مہر میں کمی کی وجہ سے علیحدگی کا اختیار نہ ہوگا) (ج) اور	

دفعات وشق نمبر	الباب الخامس - فی الاکفاء / الاکفاء	حـوالـه
۳۵۰ -	لا غیر ولو فرق بینهما قبل الدخول لا یلزمه شئ	کذا فی السراج الوهاج
۷۰	ولو زوج ولده الصغیر من غیر کفؤ بان زوج ابنه امة او ابنته عبدا او زوج بغبن فاحش بان زوج البنت ونقص من مهرها او زوج ابنه وزاد علی مهر امرأته جاز وهذا عند ابی حنیفة رح	فی کتاب الاکراه
		کذا فی التبیین
	وعندهما لا تجوز الزیادة والحط الا بما یتغابن الناس فیه قال بعضهم فاما اصل النکاح فصحیح والاصح ان النکاح باطل عندهما	هکذا فی الکافی
	والصحیح قول ابی حنیفة رح	کذا فی المضمرات
	واجمعوا علی انه لا یجوز ذلک من غیر الاب والجد ولا من القاضی	کذا فی فتاوی قاضیخان
	والخلاف فیما اذا لم یعرف سوء اختیار الاب مجانة او فسقا اما اذا عرف ذلک منه فالنکاح باطل اجماعا وکذا اذا کان سکران لا یصح تزویجه لها اجماعا	کذا فی السراج الوهاج
۷۱	وان کانت الزیادة والنقصان بحیث یتغابن الناس فی مثله یجوز بالاتفاق وکذلک الجواب فی غیر الاب والجد من سائر الاولیاء	کذا فی المحیط
۷۲	والذی یتغابن فیه الناس ما دون نصف المهر وقیل ما دون العشر	کذا فی السراج الوهاج

واللہ اعلم

---

۱ حکم نمبر ۴۵، ۴۶، ۴۷ / ۳۴۹ اور ۳۸ / ۳۵۰ مع حواشی ملاحظہ ہوں اور سکران کی صورت میں اسکی نظیر کے متعلق حکم نمبر ۲۴ / ۳۲۴ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات و شق نمبر	پانچواں باب۔ کفو ہونے کے احکام — کفو ہونے کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۵۰ -	(ق) اگر ان دونوں (یعنی اس عورت اور اسکے خاوند) میں علیحدگی قبل الدخول کرا دی گئی تو اس خاوند پر (حق مہر سے) کوئی شی لازم نہ ہوگی	سراج وہاج
۷۰	(ا) اگر آدمی نے اپنی چھوٹی (یعنی نابالغ) اولاد کا نکاح غیر کفو میں کر دیا مثلاً اس نے اپنے (نابالغ) بیٹے کا نکاح کسی باندی سے کر دیا یا اس نے اپنی (نابالغہ) بیٹی کا نکاح کسی غلام سے کر دیا یا اس نے غبن فاحش پر (یعنی ایسا کثیر خسارہ جو کسی ماہر کے اندازہ میں نہ ہو اس پر) نکاح کر دیا مثلاً اس نے اپنی (نابالغہ) بیٹی کا نکاح کر دیا اور اس کے مہر (مثل) سے کم دیا یا اس نے اپنے (نابالغ) بیٹے کا نکاح کیا تو اس کی بیوی کا حق مہر زیادہ کر دیا تو (ایسا کرنا) جائز قرار پائے گا یہ حکم امام ابوحنیفہؒ کے ہاں ہے	تبیین
	(ب) اور صاحبینؒ (یعنی امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ) کے ہاں (مذکورہ) کمی بیشی جائز نہیں ہے سوائے اسکے کہ وہ اتنا ہو کہ جتنا لوگ (عموماً) برداشت کر لیتے ہیں (ج) اور بعض کا قول یہ ہے کہ وہ اصل نکاح صحیح قرار پاتا ہے اور زیادہ صحیح حکم یہ ہے کہ ان دونوں (یعنی امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ) کے ہاں وہ نکاح باطل قرار پاتا ہے	کافی
	(د) اور (مذکورہ صورتوں کے احکام میں) صحیح قول امام ابوحنیفہؒ کا ہے	مضمرات
	(ر) اور اس پر اجماع ہے کہ یوں (یعنی مذکورہ ۷۰/۳۵۰) کرنا باپ اور دادا کے سوا کسی اور (ولی) کیلئے جائز نہیں ہے اور نہ قاضی (یعنی حاکم مجاز کے لئے ایسا کرنا جائز ہے	قاضیخان
	(س) اور (امام ابوحنیفہؒ اور صاحبینؒ کا مذکورہ) اختلاف اس صورت میں ہے جبکہ اس باپ کے اختیار کی برائی اسکی بےحیائی اور فسق کی وجہ سے جانی پہچانی نہ ہو اور جب اس کی وہ برائی جانی پہچانی ہو تو اسکا (اسطرح نکاح کر دینا بالاجماع باطل ہے اور اسیطرح جب وہ باپ نشہ میں (دھت) تھا تو اسکا اپنی بیٹی کا نکاح کر دینا بالاجماع صحیح نہ ہوگا	سراج وہاج
۷۱	(ا) اگر (مذکورہ صورت ۷۰/۳۵۰) میں وہ کمی بیشی اتنی ہو کہ لوگ اس کی مانند خسارہ برداشت کر لیتے ہیں تو (باپ کا وہ نکاح کر دینا) بالاتفاق جائز ہوگا (ب) اور اسی طرح باپ دادا کے علاوہ باقی ولیوں کے نکاح کر دینے کی صورت میں بھی یہی جواب ہے (یعنی بالاتفاق جائز ہوگا)	محیط
۷۲	(ا) اور (ان امور میں) لوگ جسقدر خسارہ برداشت کر لیتے ہیں وہ نصف حق مہر تک ہے (ب) بعض کا قول یہ ہے کہ وہ (حق مہر کے) دسویں حصہ سے کم ہے۔ واللہ اعلم	سراج وہاج

مترجم ابوالسعید محمد صادق مغل بن حافظؒ القادری

اللھم انا نسئلک الاخلاص فی القول والعمل وحسن الختام عند انتہاء الأجل والعون عند الاتمام

یاذاالجلال والاکرام والحمدللہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات. اللّھم تقبلہ واغفر لمؤلفہ

و لمترجمہ ولسامعہ و لمعانہ و لمحبہ. اللّھم اغفرلنا و لآبائنا ولامھاتنا ولاساتذتنا

و لمشائخنا ولعشائرنا ولقبائلنا ولاولادنا ولمن لہ حق علینا ولجمیع المؤمنین والمؤمنات

والمسلمین والمسلمات الاحیاء منھم والاموات ونسئل اللہ العافیۃ

فی الدنیا والآخرۃ ویرحم اللہ عبدا قال آمین

یاارحم الراحمین وصلی اللہ تعالی علی

سیدنا محمد وعلی آلہ

واصحابہ اجمعین آمین۔

حرفِ آخر

جلد ۶ ازکتاب النکاح بفضلہ تعالٰی اشاعت پذیر ہوئی وللہ الحمد

قارئین کرام

فتاوی ہذا کی اس اشاعت میں جملہ احکام بعینہ حسب سابق ہیں۔ اشاعت کا اسلوب جدید تعارفی کتاب میں ملاحظہ ہو۔ مجلس نے اس عظیم کام کی نزاکت۔ عظمت اور اہمیت کے پیش نظر بساط بھر کوشش کی ہے کہ عربی عبارت صحیح ہو۔ اردو میں اس کے مفہوم کی ترجمانی محتاط ہو۔ سابقہ متعین شدہ عنوانات اور انکی شقوں میں نکھار ہو۔ حوالہ جات میں وضاحت و موزونیت ہو کتابت کاغذ اور طباعت معیاری ہو۔ نیز استفادہ میں آسانی بہم پہنچانے کیلئے اہم مقامات میں علماء کرام و مفتی صاحبان سے مشورہ کے بعد حسب ضرورت [illegible] پر ایسے معلوماتی۔ تائیدی اور وضاحتی مستند نوٹ بھی دیئے گئے ہیں جن سے دوسرے نسخوں کی عبارت کی نشاندہی۔ مندرجہ حکم سے [illegible] جلتے دوسرے احکام کی طرف اشارہ۔ مذکورہ حکم کی مثال۔ اسکی نوعیت وحیثیت کی وضاحت میں مدد ملتی ہے اور اس محنت میں فتاوی ھذا کے دیگر نسخوں۔ فقہ و فتاوی کی کئی دوسری کتابوں۔ قدیم تراجم اور مستند عربی لغات سے بھی استفادہ بھی کیا گیا ہے۔

سیعرف قدر الترجمان وجهده   ومحنته من یبتلی ببلا ئها

اعتذار واستدعا

تاہم مجلسِ سہو وخطاسے مبرا نہیں ہے۔ ہمیں اپنی بے بضاعتی۔ تہی دستی اور علمی فرومائیگی کا احساس ہے۔ اہلِ علم حضرات اگر کہیں کوئی غلطی ملاحظہ فرمائیں تو درست فرماکر ممنون فرمائیں۔ اور اپنے زرین مشوروں سے سرفراز فرمانا چاہیں تو ناظم مجلس کو مطلع فرماکر عند اللہ ماجور ہوں۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم وتب علينا انك انت التواب الرحيم۔ ربنا لا تؤاخذنا ان نسينا او اخطأنا وكف عنه لسان المجادلين اللهم هذا منك ولك فتقبله واجعله ذخيرة لنجاتي و ثقلا في ميزاني واغفرلي ولوالدي ولجميع اساتذتي ومشائخي ومن سعى فيه [illegible] بحرمة سيدنا محمد صلى الله عليه [illegible] وعلى آله واصحابه اجمعين برحمتك يا ارحم [illegible] [illegible] آمين۔

بارگا[illegible] [illegible]ی میں بغایت عجز وانکسار [illegible] [illegible] قدا[illegible]

[illegible] کرام [illegible] اس گنہگار کیلئے۔ میرے [illegible] کیلئے [illegible] اور [illegible]

[illegible] کل بنی الدنیا[illegible]

[illegible] بلغ فی علم الشریعۃ مبلغ[illegible]

دعاجو! خادم اہل السنۃ [illegible]

[illegible] ملاحظہ ہوں اور سکران کی صورت میں اسکی نظیر کے متعلق حکم نمبر $\frac{24}{324}$ ملاحظہ ہو (مترجم)